TIGHT BINDING BOOK

brown book

TEXT CUT BOOKONLY

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222442

UNIVERSAL
LIBRARY

۱۹۱۴۴۳۱۶ ۷۳۴۷

بیگ ادوشن، مہر روشن علی

گلدستۂ گلستانِ ارم ۱۳۱۲ھ

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ب - ۸۹۱۵۴۴۱۲/ر Accession No. ۱۲۴۴۷

Author میر روشن علی روشن

Title گلدستۂ گلستان اردو سنہ ۱۳۲۱

This book should be returned on or before the date last marked below.

قال الصادق علیہ السلام من بکی علی الحسین او ابکی او تباکی وجبت لہ الجنۃ

Checked 1975

بعہد حکومت سراپا معدلت عالیجناب نواب میر محبوب علیخان فتح جنگ نظام الدولہ
نظام الملک آصفجاہ بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ بادشاہ دکن
و زمانہ وزارت جناب مہاراجہ کشن پرشاد بہادر یمین السلطنۃ مدارالمہام سرکار عالی

موسوم بہ

گلدستۂ گلستان ارم

۱۳۲۱ ہجری

من تصنیفات میر روشن علی صاحب متخلص روشن حیدرآبادی شاگرد
جناب مولانا مولوی سید اصغر حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی متخلص ناجی

باہتمام نیازمند سید منیر الدین مہتمم مطبع فخر نظامی حیدرآباد چھتہ بازار مطبوع گردید
اخراجات چھپائی وغیرہ ہرہ جانیکی وجہ سے قیمت فی جلد دس آنہ رکھی گئی ہے

ماہ ذی قعدہ ۱۳۲۱ھ

مطبوعہ فخر نظامی

تحفہ ہذا تاریخ ولادت باسعادت و شہادت جناب چہاردہ معصوم علیہم السلام از صحیح اقوال جناب مجلسی علیہ الرحمہ ہے

نشان سلسلہ	اسمائے مبارک	تاریخ ولادت	ماہ	تاریخ شہادت	ماہ	کس چیز سے
۱	جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ و آلہ	۱۷	ربیع الاول	۲۸	صفر	۰
۲	جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام	۱۳	رجب	۲۱	رمضان	تلوار زہر آلود
۳	جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام	۲۰	جمادی الثانی	۱۳/۱۴/۱۵	جمادی الاول	۰
۴	جناب امام حسن علیہ السلام	۱۰	رمضان	۲۸	صفر	زہر
۵	جناب امام حسین علیہ السلام	۳	شعبان	۱۰	محرم	جمیع آلات حرب زہر آلود
۶	جناب امام زین العابدین علیہ السلام	۵	شعبان	۲۵	محرم	زہر
۷	جناب امام محمد باقر علیہ السلام	غرہ	رجب	۷	ذیحجہ	زہر
۸	جناب امام جعفر صادق علیہ السلام	۱۷	ربیع الاول	۱۵	رجب	زہر
۹	جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	۷	صفر	۲۵	رجب	زہر
۱۰	جناب امام موسیٰ رضا علیہ السلام	۱۱	ربیع الاول	۱۷	صفر	زہر
۱۱	جناب امام محمد تقی علیہ السلام	۱۰	رجب	۶	ذیحجہ	زہر
۱۲	جناب امام علی نقی علیہ السلام	۵	رجب	۳	رجب	زہر
۱۳	جناب امام حسن عسکری علیہ السلام	۸	ربیع الثانی	۸	ربیع الاول	زہر
۱۴	جناب صاحب علیہ السلام	۱۵	شعبان	:	عجل اللہ فرجہ	۰
۱۵	جناب حضرت عباس علیہ السلام	۴	شعبان	۱۰	محرم	جمیع آلات حرب وغیرہ

زیارت جناب امام حسین علیہ السلام ؛ السلام علیک یا ابا عبداللہ السلام علیک یابن رسول اللہ السلام علیک یابن امیرالمومنین و ابن سید الوصیین السلام علیک یابن فاطمۃ الزہرا سیدۃ النساء العالمین السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ؛

زیارت جناب امام رضا علیہ السلام

السلام علیک یا مولائی و ابن مولائی السلام علیک یا غریب الغرباء السلام علیک یا سلطان ابوالحسن ؛ علی ابن موسیٰ رضا و رحمۃ اللہ و برکاتہ - +

در اوصاف [illegible] السلام [illegible] علی الحسن [illegible]

بعہد حکومت سراپا معدلت عالیجناب نواب میر محبوب علیخان فتح جنگ نظام الدولہ
نظام الملک آصفجاہ بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ بادشاہ دکن
و بزمانہ وزارت جناب مہاراجہ مہاراجہ کشن پرشاد بہادر یمین السلطنتہ مدار المہام سرکار عالی

موسوم بہ

گلدستہ گلستان ارم

۱۳۲۱ ہجری

من تصنیفات میر روشن علیصاحب المتخلص روشن حیدرآبادی شاگرد
جناب مولانا مولوی سید اصغر حسین صاحب قبلہ مد ظلہ العالی المتخلص بہ ناجی
باہتمام نیاز مند سید منیر الدین منیجر مطبع فخر نظامی حیدرآباد چھتہ بازار مطبوع گردید
اخراجات چھپائی وغیرہ بڑھ جانیکی وجہ سے قیمت فی جلد ... رکھی گئی ہے

دستخط

۱۳۲۱ میر روشن علی

مطبوعہ فخر نظامی

Checked 1969

یا علی مدد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ الطاہرین واصحابہ المکرمین

امابعد - کمترین بخیال سعادت دارین کتاب ہذا موسوم بہ **گلدستہ گلستان ارم** مین اپنی تصانیف کو چار حصون پر حسب تحریر ذیل تقسیم کیا ہے -

حصہ اول - مین رباعیات میلاد ورباعیات شہادت جناب چہاردہ معصوم علیہ السلام ورباعیات شہادت شہدائے کربلا ومصائب جناب امام زین العابد علیہ السلام واہلبیت علیہم السلام تحریر ہین

حصہ دوم - مین قصاید میلاد - ونوحہ جات شہادت جناب چہاردہ معصوم علیہم السلام وقصاید ولادت حضرت عباس علیہ السلام اور جناب امیر علیہ السلام کے حال شہادت مین مصائب شب ضربت سے تاریخ فاتحہ سوم تک سلسلہ وار نوحہ جات ورباعیات تحریر ہین -

حصہ سوم - مین مصائب شہادت شہدائے کربلا مین متفرق طور پر کئی سلام تحریر ہین -

حصہ چہارم مین خاص جناب امام حسین علیہ السلام واہلبیت کے حال مین - مدینہ سے مکہ معظمہ کو تشریف فرما ہونا اور جناب فاطمہ صغرا کے حال مصائب مین اور حضرت مسلم علیہ السلام وفرزندان جناب مسلم علیہم السلام کے حال شہادت مین اور تمام راہ کے مصائب مین خاص

کربلائے معلے مین غرۂ ماہ محرم سے دسوین تاریخ تک مصیبتین حضرت مع انصار و اقارب
شہید ہونیمین اور ہر ایک شہید کے حال شہادت مین کئی نوحہ جات جدا جدا اور ہر ایک
شہید کے تاریخ فاتحہ کے مصائب مین اور بعد شہادت جناب امام حسین علیہ السلام جناب امام
زین العابدین علیہ السلام و اہلبیت علیہم السلام پر کربلا مین جو جو مصائب گذرے
کربلا سے اسیر ہو کر کوفہ کو تشریف لیگئے وہان سے شام مین رونق افروز ہوے راہ کے
تمام مصائب کی کیفیت مین - حال دربار یزید و زندان کے مصائب مین جناب فاطمہ کبرا و جناب سکینہ
علیہم السلام کے حالات مین - یزید جواب دیکر جناب سید سجاد علیہ السلام کو مع اہلبیت علیہم السلام کے قید
محن سے رہا کرنے مین اور جناب امام زین العابدین علیہ السلام مع اہل حرم شام سے کربلا تشریف لا کے
لاشہائے شہدا کو دفن فرمانیکے مصائب مین اور کربلا سے مع اہلبیت علیہم السلام حضرت
امام زین العابدین علیہ السلام مدینہ منورہ مین تشریف لا کر ساکنان مدینہ کو خبر قتل جناب
امام حسین علیہ السلام اور اسیری اہلبیت علیہم السلام اور جملہ مصائب کے حالات سے مطلع
فرمانے مین - اور جناب زینب خاتون علیہ السلام اپنی جد بزرگوار کے لحد اطہر پر حاضر ہو کر
بعد وفات آن حضرت تاریخ ورود تک جو جو مصائب گذرے وہ سب عرض کرنے مین
پورے سلسلہ وار نوحہ جات تحریر ہین -

کیفیت

تصانیف تحریر ذیل سے خصوصاً سلام و نوحہ جات کے جو نہایت دلچسپ جگر خراش
مین اکثر سلام و نوحہ جات کے ردیفات ایسے نئے ہین جن ردیفات کو سلام و نوحہ جات
مین اب تک کسی مداح خوان نے استعمال نہین فرمایا اور نہ اس سلسلہ فضائل و مصائب
کے ساتھ کسی ثناخوان نے نظم کر کے دکن مین شایع کئے ہین - بعض سلام و نوحہ جات
کے اشعار بسبب طوالت کے کم کر کے طبع کئے گئے ہین - تصانیف ہذا مین سے بدون
رضامندی نیاز مند جز یا کل کوئی صاحب طبع نہ فرماوین - جس کتاب پر کمترین کی مہر

و دستخطانہ ہوا وسکو کوئی بزرگوار خرید نہ فرماوین - لیکن اب ذاکرین ہر نوحہ کے بحر کو سمجھکر پڑہنا اون کے کمال پر موقوف ہے - تصانیف کتاب ہذا کے سوا سال حال کے عرض کئے ہوے ایسے ہی سلسلہ وار کئی قصاید ولادت و نوحہ جات شہادت جناب چہاردہ معصوم علیہم السلام جسکے بحور نہایت عمدہ ہر ایک قصیدہ و نوحہ کی نئی ردیف ہے اور ہر قصیدہ و نوحہ مین نہایت مختصر احوال نثر بہی شریک ہے پس اگر نیازمند کی زندگی باقی رہی تو سال آئندہ یہہ بہی تصانیف مذکور بہی طبع کرا کر مومنین کی عالی خدمات مین گذرانونگا -

گذارش ضروری

نیازمند نے اپنی جملہ تصانیف کتاب ہذا کو بعد ملاحظہ اقدس عالیجناب استادی مولانا مولوی سید اصغر حسین صاحب قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی المتخلص ناجی صاحب حیدرآبادی خلف الصدق عالیجناب سید صلابت علی صاحب قبلہ علی اللہ مقامہ شاگرد رشید عالیجناب منشی سید تفضل حسین صاحب (عطا) مرحوم مغفور طبع کر کے شایع کیا ہے - ذاکرین و مومنین سے دست بستہ عرض پرداز ہون کہ جس محفل میلاد مین یا جس مجلس عزائے جناب چہاردہ معصوم علیہم السلام مین قصاید یا نوحہ جات وغیرہ کتاب ہذا مین سے پڑہین یا ملاحظہ فرماوین بخیال ہمدردی ضرور جناب ناجی صاحب قبلہ ممدوح کے لئے دعائے خیر اور اون کے آبا و اجداد کے ارواح پاک کو سورۂ فاتحہ کے ثواب سے فراموش نہ فرماوین - جناب میر مومن علیصاحب نور شاگرد رشید جناب استاد صاحب قبلہ موصوف نے اس کارخیر مین جو مدد دی ہے نیازمند اون کے اس سرفرازی کا نہایت درجہ ممنون ہے - چونکہ وہ سید مومن پاک ذاکر مداح در دوازدہ امام مین بہ این وجہ جناب نور صاحب بہی سلام کے مستحق ہین کہ آپ بزرگوار بہ نظر ثواب اون کے لئے بہی دعائے خیر فرماوین - کمترین بہی دست بستہ امیدوار دعائے خیر کا ہے -

خادم ازلی (میر روشن علی) روشن - حیدرآبادی - ساکن بازار نور الامراء روبرو مکان جناب مولوی سید احمد حسین صاحب قبلہ

فہرست تصانیف	رباعیات	قصاید	سلام	نوحہ جات	میزان صدر
	(۶۹)	(۱۶)	(۴۶)	(۱۲۵)	(۲۴۹)

رباعیات حصہ اول

پیدا ہوئے ہین آج محمدؐ جو جہان مین
مسرور خداوند دو عالم ہی ہے روشن
غل صل علی کا ہے بپا کون و مکان مین
ہر ایک نبی حد سے فزون جوش ہی چھائین

رباعی

کعبہ مین ہوا آج جو حیدرؑ پیدا
باب سبطین کا بازوئے نبیؐ ای روشن
غل ہے مکے مین ہوا دین کا رہبر پیدا
ہادئ دین ہوا اور شافع محشر پیدا

رباعی

بپا ہے آج ہر جا جشن جو میلاد زہراؑ کا
ملا ہے عطر کپڑو نین گلو نین ہار ہین پہنے
وقصیدے سنکے دل مسرور ہی ہر ایک شیعا کا
یہہ عالم ہے خوشی سی آج روشن اہل دنیا کا

رباعی

روز ولادت حسنؑ مجتبی ہے آج
روشن زمین سی چرخ تک عالم ہی نور کا
دونون جہان مین شور طرب جا بجا ہی آج
جلوہ نما زمانے مین نور خدا ہے آج

رباعی

غم سفر کر گیا حاصل ہوی راحت ہمکو
خلق دنیا مین ہوی آج حسینؑ سے روشن
شکر خالق کہ ملی دین کی دولت ہمکو
شکر حق اب نہ رہا خوف قیامت ہمکو

رباعی

ہوئے پیدا جناب سید سجادؑ دنیا مین
نہین اب دغدغہ ہمکو جہان کے غم کا ای روشن
ہوا غم دور دل سے مومنون کا شاد دنیا مین
علیؑ کا دلربا آیا ہے امداد دنیا مین

رباعی

جہان مین آج جو سجادؑ کا دلبر ہوا پیدا
بپا میلاد کی محفل ہی ہر اک جا پہ ای روشن
اثر شادی کا ہر دیندار کے دل پر ہوا پیدا
جہان مین آج اور اک شافع محشر ہوا پیدا

رباعی

جناب جعفر صادق ہوے جو پیدا آج
جہان مین خرم و خندان ہین سارے شیعہ آج
ملک فلک پہ ہین شاد اور خلد مین حورین
نہ کس طرح سے ہو خوش قلب روشن اپنا آج

رباعی

جہان مین موسی کاظم کی آج ہے میلاد
جناب جعفر صادق کا دل بہت ہی شاد
خوشی یہہ آج ہی روشن ہر ایک مومن کو
کہ ایک دوسرے کو دیتا ہے مبارکباد

رباعی

خوشی ہے یہہ میلاد پاک رضا کی
کہلے جاتے ہین باچھین شاہ و گدا کی
پڑہے جا رہے ہین قصیدے جو روشن
ہے اس بزم پر آج رحمت خدا کی

رباعی

جو ہے آج مولد جناب نقی کا
بپا جشن ہے آج ہر جا خوشی کا
جہان سارا پر نور ہی آج روشن
اثر ہی نہین ہے کہین تیرہ گی کا

رباعی

جہان مین میلاد کا نقی کی بپا جو جشن آج جا بجا ہے
خوشی سے خندان و شاد و مسرور آج ہر بندۂ خدا ہے
مکان اقدس کے ساری دیوار و در ہین پر نور آج روشن
مکان پاک نقی مین جلوہ نما جو فرزند مہ لقا ہے

رباعی

ہوی جو آج دنیا مین جناب عسکری پیدا
ہوی کونین مین ہر اک کے دل مین خوشی پیدا
نہ دنیا کا ہی کچہہ غم اور نہ محشر کا خطر روشن
ہوا ہی خلق مین یہہ حامی دین نبی پیدا

رباعی

آج دنیا مین شہ ہر دو سرا پیدا ہوا
رازدار کبریا و مصطفی پیدا ہوا
مہدی دین کے ہوا ہی نور سے روشن جہان
ہادی دین شافع روز جزا پیدا ہوا

رباعی

آج دنیا مین جو میلادِ علمبردار رہے
شاد احمد خوش ولی ایزدِ غفار رہے
فاطمہ مسرور ہین خرم ہین روشن مجتبا
خوش بہت قلبِ جناب حیدر کرار رہے

رباعی

کوچ دنیا سے جناب مصطفے کا ہوگیا
آب آب اس غم سے دل شیرِ خدا کا ہوگیا
روتے ہین سبطین اے روشن سر اپنا پیٹکر
آج گہر ماتم سرا خیر النسا کا ہوگیا

رباعی

کوچ دنیا سے جو افسوس پیمبر کا ہوا
دل دو پارہ الم و رنج سے حیدر کا ہوا
فاطمہ روتی ہین اور روتے ہین روشن شبیر
حال کس سے ہو رقم وہ جو کہ شبر کا ہوا

رباعی

آج دنیا سے جناب فاطمہ نے کی قضا
ابرِ غم دلپر جناب مرتضی کے چہا گیا
سینہ زن نوحہ کنان روشن ہین سبطین نبی
ہے سر و نپر زینب و کلثوم کے خاک عزا

رباعی

آج دنیا سے اوٹہین فاطمہ زہرا افسوس
آج سبطین ہوے بیکس و تنہا افسوس
ظلم اعدا سے ہوی شمع نبی گل روشن
آج گہر مین ہوا حیدر کی اندہیرا افسوس

رباعی

آج ہے ہات ہوا جان پیمبر زخمی
تیغ بیدین سے ہوا ساقی کوثر زخمی
شور دنیا مین ہی رونیکا ہر اک جا روشن
گہر مین خالق کے ہوا شافع محشر زخمی

رباعی

آج زخمی ہوا داماد پیمبر افسوس
بیٹکر سر پہ ہر اک کہتا ہی رو کر افسوس
تیغ ایسی جن ملجم نے لگائی روشن
خون سے فرق کی محراب ہوی تر افسوس

رباعی

بہت بیچین درد زخم سے جو آج ہین حیدر — فزون حد سے ہین غمگین و حزین شبیر و شبر
ہین کلثوم اور زینب بے قرار اک سمت ہے روشن — کہین ہیں بیٹی فضہ ہے روتی ہین کہین قنبر

رباعی

آج دنیا سے ہے رحلت حیدر کرار کی — ہے ردی حالت بہت ہر شیعہ دیندار کی
چل رہے ہین آندھیان روشن جہان تاریک ہے — گر پڑیگی جہت یقین ہے گنبد دوار کی

رباعی

اٹھ گئے آج جہان سے جو شہ والا آج — شش جہت مین ہے بپا رونیکا غل ہر جا آج
آل احمد مین قیامت ہے بپا اے روشن — وا علیا کی صدا عرش سے ہے پیدا آج

رباعی

ہو گئے بیجان جناب شاہ مردان آج ہائے — چل رہے ہین سب کے دل پر غم کی پیکان آج ہائے
کوچہ و بازار مین روشن ہین شیعہ سینہ زن — کوفہ مین ہے جا بجا محشر کا سامان آج ہائے

رباعی

ہو گیا مدفون لاشہ حیدر کرار کا — ہے پریشان حال ہر اک مومن دیندار کا
رو رہی ہین بیوین روشن بیٹے ہین یتیم — ہے نمونہ آج کوفہ حشر کے بازار کا

رباعی

مدفون جو ہوا لاشہ حیدر ہے ہات — ہر بیٹے سب کہتے ہین رو کر ہے ہات
سبطین پہ اب ہونگے ستم اے روشن — بیوالی ہوے آل پیمبر ہے ہات

رباعی

ہے مدینہ مین شور محشر آج — ہوے ہے ہے جناب شبر آج
رو رہے ہین محب سب اے روشن — لٹ گیا خانہ پیمبر آج

رباعی

حسن جو سوئے جنان بید مارے اٹہا کی رنج و محن جہا مین
حزین ہین سارے محب حیدر ہے شور گریہ ہراک مکا مین
ہی اہلبیت نبی ہین مضطر حسین گریان ہی آج روشن
نبی و حیدر ہین سینہ زن رو رہے ہین خیر النسا جنا مین

رباعی

جہان سے کوچ ہے ہے آج سجاد حزین کا ہے
نہایت شاد اور مسرور دل ہراک لعین کا ہے
ہراک دیندار رو رو کر یہی کہتا ہے اے روشن
زمانے سے سفر ہی ہی نبی کے جانشین کا ہے

رباعی

آج دنیا سے اٹھے حضرت باقر ہے ہے
رنج اعدا سے ہراک طرح کا پاکر ہے ہے
آج بے وارث و والی ہوے ہم اے روشن
بے پدر آج ہوے حضرت جعفر ہے ہے

رباعی

جہان سے جعفر صادق نے کہا کی رنج و غم
کیا ہے کوچ زمانے سے آہ سوے عدم
فلک پہ گریہ کنان ہین ملک بہی اے روشن
بپا ہی مومنون کی ہر مکا مین اک ماتم

رباعی

جہان سے موسیٰ کاظم کا ہے سفر افسوس
نہ کیون ہو شیعون کا مجروح دل جگر افسوس
ہوا ہی رنج یہہ حضرت کا آج اے روشن
سر اپنا پیٹکے کہتا ہے ہر بشر افسوس

رباعی

ہوا جو خاتمہ حضرت رضا کا
ہے ابتر حال ہراک با خدا کا
شفیع روز محشر کے الم مین
جہان مین شور ہی روشن بکا کا

رباعی

کوچ آج زمانے سے کیا ہے جو نقی نے
چاک اپنا گریبان کیا اس غم مین نبی نے
راحت نہ ملی آپکو اک آن بہی روشن
آزار دیا آپکو ہر ایک شقی نے

رباعی

اٹھا کے رنج و محن جہا مین جو کی جناب نقی نے رحلت
ہوا ہے اس درجہ غم ید. کا ہوئی ہے جسکی یہہ غیر حالت
خوشی ہر ایک دشمن خدا و رسول ہے بیحساب روشن
الم مین حضرت کی آج ہر اک محب کے گہر مین ہے اک قیامت

رباعی

حضرت عسکری کے الم مین
ہوش باقی نہین آج ہم مین
ہین ملک روتے گردون پہ روشن
مبتلا آج جن بہی ہین غم مین

رباعی

وہ ستم اعدائے دین نبی نے جہدے دین پر کیے
آخرش حضرت بحکم کبریا غائب ہوے
ہم بہی حضرت کی جلو مین ہون یہہ ہے خوشی دعا
منتظر ہین سب محب روشن ظہور شاہ کے

رباعی

صغرا سے ہو رہے ہین سردار دین جو رخصت
بسکی جدائی سے ہے صغرا کی غیر حالت
رونے پہ اوسکے روشن کہرام ہے حرم مین
صغرا کو دیرہے ہین ہر دم تشفی حضرت

رباعی

ہو کے رخصت شہ لحد سے احمد مختار کی
اور جدا ہو کر لحد سے مادر غمخوار کی
سوے کعبہ جا رہے ہین رو رہی ہین اہل بیت
غیر حالت ہے بہت روشن ہر اک بیدار کی

رباعی

پناہ اللہ کے گہر مین جو لی تہی شاہ والا نے
ارادہ قتل کا وان بہی کیا افسوس عدا نے
وہان سے کربلا جب پہونچے تو مارے گئے پیاسے
نہین پایا کہین بہی چین روشن ابن زہرا نے

رباعی

سوی صحرا شہ والا جو چلے جاتے ہین
سات حضرت کے غم و درد و الم اتے ہین
راہ مین حرم مع لشکر جو ملا اے روشن
شاہ محزون ہین حرم شاہ کے گہبراتے ہین

رباعی

جو پہونچا کربلا مین مضطر و حیران امام اپنا — کہا عباس سے بہیا یہین ہوگا مقام اپنا
کرو خیمے بپا اہل حرم کو بہی او تارو تم — اسی جنگل مین کٹ وایگا یہہ تشنہ کام اپنا

رباعی

صبح عاشور محرم سے جو ہونے لگی جنگ — خویش و یاور شہ دین کے ہوے رخصت سے تنگ
ظہر تک ہوگئی سب پیاس مین بیجان روشن — ہوگئی خون سے زمین آل نبی کی گل رنگ

رباعی

ہوگیا اصغر جو بیجان حرملہ کی تیر سے — ہوگئے آنسو روان چشم شہ دلگیر سے
خاک اوڑا کر کہنے ہین روشن یہی اہل حرم — چہٹ گئے ام رباب آج اصغر بے شیر سے

رباعی

لائے اصغر کو جو شاہ کربلا میدان مین — دیکہکر بچے کو سب نے رو دیا میدان مین
رحم اے روشن نہین آیا ان کاملوں کو ہائے — تیر سے اصغر کو مارا بیخطا میدان مین

رباعی

لڑکے ایسا ہوا ہمشکل پیمبر زخمی — دست و پا زخمی تہے اور تہا سر انور زخمی
خون تن بہگیا سب زخموں سے جب اے روشن — گر گئے گہوڑے سے ہو کر علی اکبر زخمی

رباعی

بیٹے سر لاش پر آ کر کے آئی ہین حسین — غم مین نور عین کے آنسو بہائے ہین حسین
شہ کی حالت دیکہکر روتی ہین اے روشن عدو — خاک پر گر کے پچہاڑین ایسے کہائی ہین حسین

رباعی

باندہکر سہرا جب آیا ابن شبر دشت مین — دیکہکر رونے لگا ہر بانئے شر دشت مین
ابن سعد بیحیا کے حکم سے وا حسرتا — کر دیا نوشہ کو روشن سب نے بے سر دشت مین

رباعی

قتل جب ہوگیا سقائے حرم دریا پر — کوہ غم ٹوٹ پڑا آل شہ بطحا پر

خاک پر بیٹھ گئے روتے ہوئے اے روشن — صدمہ سو درجہ ہوا قلب شہ والا پر

رباعی

ہوا مقتول دریا پر جو عباس دلاور ہائے — خبر یہ سنکے تڑپے سرور بیکس کی دختر ہائے

چچا کو روتی تھی سر پیٹکر اس درد سے روشن — ہوئی بیچین اوسکو دیکھکر ناموس سرور ہائے

رباعی

ہوگیا مقتول پیاسا ابن زہرا ہائے ہائے — شاد ہی حد سے فزون سب فوج اعدا ہائے ہائے

گھر جلا زر لٹ گیا روشن حرم قیدی ہوئے — آل احمد پر ستم کیا کیا نہ گزرا ہائے ہائے

رباعی

جاتے ہین کوفہ کو سید اپنا بیدل ہے ہے — ظلم اعدا سے ہر اک لحظہ ہین بیکل ہے ہے

دیکھکر روتے ہین مان بہنونکو سجاد حزین — دل پہ چھایا ہوا ہے رنج کا بادل ہے ہے

رباعی

سوئے کوفہ جا رہی ہین جو برا اہلبیت — راہ کی سختی سے ہو جاتی ہین مضطر اہلبیت

باز جو آتی نہین روشن جفا سے اشقیا — دیکھکر گردون کو رہجاتی ہین روکر اہلبیت

رباعی

ہین کئی دن سے گرفتار رسن اہل حرم — سہ رہے ہین سیکڑون رنج و محن اہل حرم

وارثون کے غم مین ہے روشن صباح و شام آہ — پہرتے ہین صحرا بہ صحرا الغرض اہل حرم

رباعی

مع اہل حرم جو آئے ہین سجاد کوفہ مین — ہے بیدار و نہین شور نالہ و فریاد کوفہ مین

مقید دیکھکر سید انہون کو ہائے اے روشن — فزون حد سے ہی خوش ہر بانی بیداد کوفہ مین

رباعی

آئے ہین دربار کوفہ مین حرم شبیر کے
غیظ سے ہی تن مین رعشہ عابد دلگیر کے
تخت پر ابن زیاد شوم ہے بیٹھا ہوا
سر برہنہ سب کھڑی ہین سامنے بے پیر کے

رباعی

قتل شہ کی یہہ خوشی ہی آج ہی شام مین
ہر شقی مصروف ہے تزئین قصر و بام مین
بیٹھے ہین سب مرد و زن روشن تماشے کیلئے
سر کیلئے آل پیمبر ہے ہجوم عام مین

رباعی

عابد کو ملا داغ شہ تشنہ دہن کا
صدمہ سہا سیدانیون نے طوق و رسن کا
نیچے سر سردار زمن تخت پہ بیدین
یہ تفرقہ روشن ہے نیا چرخ کہن کا

رباعی

ہین حرم شاہ کے زندان مین جو مضطر دن رات
خلد مین مضطر و نالان ہین پیمبر دن رات
ہین علی صرف بکا فاطمہ گریان روشن
قبر مین روتے ہین سر پیٹکے شبر دن رات

رباعی

قید خانہ مین جو روتے ہین حرم شبیر کے
ہین طبق چکر مین سارے آسمان پیر کے
دکھہ مین ہے آل پیمبر سال بھر سے بیخبر
ظلم کم ہوتے نہین ہین ظالم بے پیر کے

رباعی

مر گئی ہے قید خانہ مین جو دختر شاہ کی
ہے ردی حالت نہایت عابد ذیجاہ کی
دیکھنے والون کی دل مثل کتان روشن ہی چاک
روتی ہین سیدانیان جو لاش پر اوس ماہ کی

رباعی

مر گئی بالی سکینہ جو پدر کی یاد مین
پڑ گیا ناسور اور آل اب دل سجاد مین
لاشۂ معصوم ای روشن پڑا ہے بیکفن
بی بیان مصروف ہین سب نالہ و فریاد مین

رباعی

جب کہ زندان سے حرم آئے لعین کے سامنے
سر جہکایا اپنا زین العابدین کے سامنے
جائیے سوئے وطن اب کہیکے روشن اونے یہہ
رکہدیا سر شہ کا سجاد حزین کے سامنے

رباعی

گئے جب ہین قبر شہ پہ ناموس پیمبر نے
بہت روئے برہنہ سر کیا سجاد مضطر نے
یہی کہتی تہی زینب بیٹہکر سر اپنا اے روشن
اوٹہائے رنج بیحد شام مین حضرت کی خواہر نے

رباعی

کہہ رہے ہین روکے عابد مرقد شبیر پر
شام مین جو ظلم گذری زینب دلگیر پر
ہو رہے ہین عابدین رخصت جو روشن قبر سے
غش ہے طاری حضرت شبیر کی ہمشیر پر

رباعی

دفن لاشا کشتۂ رنج والم کا ہو گیا
شور گریہ مرقد شہ پر حرم کا ہو گیا
خوب رولے تو بہی روشن سر اپنا پیٹکر
ختم ماتم آج سردار امم کا ہو گیا

رباعی

چلے ہین دشت بلا سے حرم جو سوئے وطن
ہین ساتہہ عابد مضطر بجائے شاہ زمن
حرم ہین صرف فغان وغم و محن روشن
سر اپنا پیٹتی ہے یاد شہ مین شہ کی بہن

رباعی

مدینہ مین حرم دشت بلا سے شہ کی آئے ہین
بیان کرتے ہین قبر مصطفے پر دکہہ جو پائی ہین
نہ اکبر ہین نہ قاسم ہین نہ اصغر ہین نہ ہین حضرت
جگر کے داغ اے روشن برائے نذر لائی ہین

رباعی

یارب دم نزع رہے دل آل عبا مین
زہرا و علی و حسن سبز قبا مین
پرسش نہین اوس جا پہ یہ روشن کی دعا ہے
مدفون کرے مجکو خدا کرب و بلا مین

قصائد حصہ دوم

قصائد میلاد و نوحہ جات شہادت جناب چہاردہ معصوم علیہم السلام

پڑھیں درود محبت کے ہو کے خوش باہم — ہوے ہیں خلق جہاں میں رسول عرش حشم
ہر اک رسول ہے خوش آج ہر نبی خرم — حبیب حق پہ فدا ہوتے ہیں ملک ہر دم
جناں میں آج فرح ناک پھرتے ہیں باہم — خلیل و حضرت داؤد و حضرت آدم
ہیں شاد حور و ملک جن و انس ہیں خنداں — ولی خدا کے ہیں شاد اصفیا ہیں خوش باہم

ق

تولد شہ لولاک کا میں لکھتا ہوں حال — ہوا ہے شامل احوال پھر سے حق کا کرم
سیاہی دیدۂ حوران خلد کا کاجل — ورق ہو مہر کا طوبی کی شاخ کا ہو قلم
خوشی یہ ہی ہے نبی پاک کے ولادت کی — ہے آج فرش زمین عرش خالق عالم
خدا کا نور جو ہی آج ہے ظہور اوسکا — زمین مکے کی کچھ عرش سے نہیں ہے کم
ثنا و رہم عرفان حق کی آمد ہے — ہے آج فرط مسرت سے جوش زمزم
دکن کے شاہ کا اقبال ہو فزوں یارب — رہے سدا سر اہل جہان پہ اسکا قدم

قصیدہ — نمبر (۲)

عجب حسین ہے پسر آمنہ کا اے روشن
بلائیں لیتے ہیں آکے ہاجرہ و مریم

یہہ پہلا ہے شرف شیر خدا کا — بنا مولد مکان رب ہدا کا
ہوا دل خوش حبیب کبریا کا — جو دیکھا روئے انور مرتضی کا
یہہ ہے پہلا امام ماسواللہ — یہہ ہے بھائی حبیب کبریا کا
پیا تب تک نہ شہ نے شیر مادر — نہ دیکھا جب تلک رخ مصطفی کا
پدر سبطین کا زہرا کا شوہر — ولی حق کا وصی ہے مصطفی کا

شہیرون کے نہ کیونکر سرنگون ہون
مٹا نام آج دنیا سے جفا کا

وہ پائینگے ریاض خلد بیشک
جو دم بہرتے ہین حیدر کی ولا کا

بنا قرطاس ہیرا رشک خورشید
لکہا جو وصف روئے مرتضی کا

قسیم نار و جنت میر کوثر
معین پیدا ہوا روز جزا کا

علی آفاق مین پیدا ہوے ہین
ہر اک جا شور ہے صل علی کا

قصیدہ — نمبر (۳)

دعا کر خالق کون و مکان سے
یہہ ہے ہنگام اے روشن دعا کا

کیا ہے سرفراز احمد کو خالق نے جو دختر سے
مبارکباد کو آئے ملک ہین چرخ اخضر سے

جناب خضر و الیاس آج بحر و بر سے آ آ کر
مبارک ہو یہہ دختر عرض کرتے ہین پیمبر سے

خدا نے مصطفے کو دی ہی ایسی مہ لقا دختر
خجل خورشید تابندہ ہے جسکے روئے انور سے

نبی خوش حال ہین زہرا کی صورت دیکہکر ہر دم
نہایت شاد و خرم ہین خدیجہ اپنی دختر سے

برائے تہنیت خدمت مین سردار دو عالم کی
چلا آتا ہر اک عبد خدا آج اپنے ہی گہر سے

ق
نبی ہوتی ہین خوش کہتی ہین جبریل امین جسدم
برائے غسل دختر آب لایا ہون مین کوثر سے

لباس استبرق و سندس کا حاضر ہے یہہ اے سرور
فرین کیجے زہرا کو اس پوشاک بہتر سے

مین پہونچاؤن یہہ تحفہ آپکی خدمت مین اے آقا
ہوا ہے حکم مجکو جانب خلاق اکبر سے

نبی کہتے ہین اس سے ہوینگے گیارہ پسر پیدا
مری امت کو بخشائینگے یہہ خلاق اکبر سے

اذان فرما کے سیدھے کان مین شہ نے اقامت کو
لگائے اپنے لب گوش چپ زہرائے اطہر سے

قصیدہ — نمبر (۴)

اوٹہیگا سرخ رو تربت سے وہ محشر مین اے روشن
تعلق جسکو ہے آفاق مین آل پیمبر سے

فاطمہ کا آج پہلا گلبدن پیدا ہوا
مہر طلعت ماہ رو غنچہ دہن پیدا ہوا

مصطفے مین شاد اور حیدر بہت خوش حال ہین
فاطمہ خوش ہو کے کہتے ہین حسن پیدا ہوا

مصطفیٰ فرماتے ہیں چہرا حسن کا دیکھکر — گلشن عالم میں یہہ رشک چمن پیدا ہوا
کہتے ہیں حوریں بصد شادی یہی جنت میں آج — یوسف مصری شہ خیبر شکن پیدا ہوا
بلبلان گلشن عالم فدا ہونے لگے — جب رسول حق کا یہہ گل پیرہن پیدا ہوا
کہتے ہیں مردان و نسوان عرب خوش ہوکے آج — شکر حق مشکلکشا ہے مرد و زن پیدا ہوا
دیکھکر چہرے کی ضو کو ہوگیا شرمندہ بدر — جب جناب فاطمہ کا سیمتن پیدا ہوا
عاشق خلاق عالم رہنمائے انس و جان — ہادئے دین رسول ذوالمنن پیدا ہوا
نونہال مرتضیٰ و نو گل خیر النسا — احمد مختار کا سرو چمن پیدا ہوا
حظ اٹھا کر اسکے بانو نکا یہہ کہتے ہیں شبر — سرور شیرین لب و شیرین دہن پیدا ہوا

قصیدہ — نمبر (۵)

مجھکو ای روشن ہے نصرت عنبر کی تعریف سے
مین جہاں میں یہہ مدح پنجتن پیدا ہوا

آل احمد سے جسے بغض اک ذرا پیدا ہوا — واسطے اوس کے سقر میں اژدہا پیدا ہوا
زیب کرسی زینت عرش علا پیدا ہوا — ذی وقار و ذی شرف ذی مرتبا پیدا ہوا
مصطفیٰ کہتے تھے زہرا سے کہ ای نورنگار — رشک یوسف یہہ پسر صل علی پیدا ہوا
بلبلیں کہتی ہیں یہہ پسمیں ہوکر باغ باغ — گلبدن گل پیرہن گلگون قبا پیدا ہوا
سبط اصغر احمد مختار کا دنیا میں آج — خوش جمال و مہر طلعت مہ لقا پیدا ہوا
قاسم تسنیم و کوثر مالک نار و جنان — عاصیوں کا حامئے روز جزا پیدا ہوا
سید والا حسب عالی نسب میر عرب — فخر آدم مرسلوں کا پیشوا پیدا ہوا
آبروئے زمزم و میزاب رحمت نور حق — قبلۂ دین کعبۂ صدق و صفا پیدا ہوا
گوہر دریائے شوکت مہر گردون وقار — ابر رحمت مجمع جود و سخا پیدا ہوا
عرشیوں میں قدسیوں میں شور و غلغل ہے بپا — آج قاسم خلد کے گلزار کا پیدا ہوا
جب سے میں پیدا ہوا وصف ہوا شبیر کا — شوق یہہ مین مرے سب سے جدا پیدا ہوا

قصیدہ — نمبر (۶)

آسمان روشن زمین روشن ہی روشن قصر وبام
غیرت مہ روشن ابن مرتضی پیدا ہوا

یہہ ہے دنت و در سے صدا آج پیدا
امام چہارم ہوا آج پیدا

جناب رسول خدا کا جہان مین
یہہ جو تہا خلیفہ ہوا آج پیدا

حسن شاد ہو کر یہہ فرما رہی ہین
ہوا ہے بہتیجا مرا آج پیدا

ریاض جنا مین ہے غل چار سو یہ
ہوا شاہ ارض و سما آج پیدا

نہ کیونکر ہون خوش رب جنا مین ہوا ہے
سرور دل مصطفی آج پیدا

جو گمراہ ہین راہ پر آئین گے وہ
ہوا ہے امام ہدا آج پیدا

ریاض جہان مین خدا نے ہمارا
چہٹا یہہ وسیلہ کیا آج پیدا

مریض گنہ ہو کے خوش کہہ رہے ہین
ہوی اس مرض کی دوا آج پیدا

منور نہ کیونکر زمانہ ہو سارا
علی کا ہوا مہ لقا آج پیدا

نہین اپنی کشتی کو اب خوف طوفان
جہا مین ہوا نا خدا آج پیدا

قصیدہ — نمبر (۷)

یہہ رحمت حق کا روشن جہان مین
ہوا گوہر بے بہا آج پیدا

آج دنیا مین ہوا پانچوان رہبر پیدا
نو گل گلشن سجاد فلک فر پیدا

ہوا صد شکر دل و جان پیمبر پیدا
جگر فاطمہ ساقی کوثر پیدا

خلق ان کے لئے فرمایا زمین کو حق نے
واسطے ان کے کیا گنبد اخضر پیدا

شش جہت مین ہے یہی غل کہ ہوا شکر اللہ
حضرت سید سجاد کا دلبر پیدا

بحر عالم مین یہی شور سحر سے ہے آج
کشتی دین خدا کا ہوا لنگر پیدا

قلزم غم سے ہمین پار جو فرماویگا
آج دنیا مین ہوا ہے وہ شناور پیدا

جانشین نبی ہادی مخلوق جو ہے
ہوا آفاق مین وہ بندہ داور پیدا

جسیہ سو جان سے ہے بلبل سدرہ شیدا — باغ عالم مین ہوا ہے وہ گل تر پیدا
شعر گوئی مین ہین بیمثل دکن مین ناجی — کوئی ہوگا نہ ہوا انکے برابر پیدا
جوش پر انکا ہے دریاے طبیعت دایم — سیکڑون شام و سحر ہوتے ہین گوہر پیدا

ق

قصیدہ

یہی فکر انکو رہے ہے یہہ دعا روشن کی
دوسری فکر نہ ہو لے مرے داور پیدا

نمبر (۸)

گل باقر کی آمد ہے جو دنیا کی گلستا مین — فزون ہی آج نکہت مومنون کی نور ایما نمین
خدا مداح ہی انکا نبی ہین نہ دان انکے — کرہی انکی ثنا ایسی کہان قدرت ہی انسا نمین
ہوا ہی آفتاب حضرت خیر البشر پیدا — ضیا پیدا ہوی ہی دین مین ور نور ایما نمین
محمد کا جگر حیدر کا دل خیر النسا کی جان — نہین ہی لعل ایسا کوئی باقر کے بدخشا نمین
جناب باقر بیجاہ خندان ہین بشکل گل — کہلا ہے آج جو اک گل محمد کے گلستا نمین
قیامت مین رہونگا سایہ انکی سایہ بن ہی — بہری ہی الفت صادق مری دل مین گ جا بنین
محب خوشنود ہین اس سے عدو ہین خایف و ترسان — ہے خلق مصطفی زور علی اس شاہ ذیشا نمین
نکلتے ہین دہن سے میری ہر دم گوہر مضمون — کہان یہہ بات پیدا ہے بہلا باران نیسا نمین
حبیب حق کی دل مین جا ہے جعفر کی محبون کی — عدوی آل احمد کا مکان ہی قلب شیطا نمین
نبی کے آل کے ہمرہ رہین ہم حشر مین یارب — ہمین مشہور کر تو شیعیان شاہ مردا نمین

قصیدہ

ہر اک ماہ علی کا تو ہے واصف دلسی ای روشن
زیادہ نور ہی مہر مبین سے تیرے ایما نین

نمبر (۸)

تولد سا تو ان جو یہہ ہوا ہی آج امام اپنا — شفیع حشر ہے رہبر ہی یہہ ہی لا کلام اپنا
جناب موسی کاظم کی الفت کا یہ ثمرہ ہے — جہان سی کوچ کرتی ہی جنا نمین ہی مقام اپنا
جناب موسی کاظم کے ہم واصف ازل سی ہین — رخ و گیسو کی مدحت کام ہی یہہ صبح و شام اپنا
فزون آفاق مین ہی اوسکی عزت بادشا ہو سی — جسے سمجہین جناب موسی کاظم غلام اپنا

صباح و شام مدح حضرت صادق بزبان ہی
ہر اک لحظہ ثنائے موسیٰ کاظم ہی کام اپنا

دہان و روے کاظم کے ثنا کرتے ہین ہم دایم
ہی کوثر اپنا حق کی فضل سے دار السلام اپنا

ہمین کیا ڈر ہی مرقد کا ہمین کیا خوف محشر کا
معین ہی نونہال گلشن خیر الانام اپنا

ہماری دل مین الفت ہے بھری موسیٰ کاظم کی
نہین خالی کبھی ہتا بہ فضل حق یہ جام اپنا

جناب چاردہ معصوم کے یارب زیارت سے
مشرف جلد تو کر دے تو ہی مطلب تمام اپنا

ہمین شاگرد ناجی کا کیا ہے رب عالم نے
رہیگا آل احمد کے ثنا خوانو مین نام اپنا

ہوی مقبول حق ہی آل احمد کی ثنا خوانی
ہر اک کے دل کو خوش کرتا ہی اے روشن کلام اپنا

قصیدہ نمبر (۱۰)

سات جبکے ہے خدا وہ باخدا پیدا ہوا
راز دار مصطفے و مرتضی پیدا ہوا

خلق ساری خوش ہی اور ہی ہفت کشور مین یہ دہوم
آٹھوان نایب رسول پاک کا پیدا ہوا

عالم علم لدنی واقف اسرار حق
پردہ دار خلق رب دوسرا پیدا ہوا

بدر اور خورشید عالم تاب ہے جس سے خجل
آج عالم مین وہ نور کبریا پیدا ہوا

موسیٰ کاظم یہی فرما رہے ہین ہو کے خوش
حامیٔ دین خدا میر رضا پیدا ہوا

دیکھکر حسن رضا کو ماہ کنعان بار بار
کہتا ہے مجھسے حسین یہہ مہ لقا پیدا ہوا

دیکھکر صورت رضا کی کہتے ہین یہہ خضر آج
یہہ پسر شاہ قمر وصل علی پیدا ہوا

دستگیر بیکسان و بے نوایان جہان
رہبر دین خدا شاہ ہدا پیدا ہوا

خیرگی کرتی ہی موسیٰ کی نظر جس نور سے
گلشن عالم مین وہ نور خدا پیدا ہوا

جو کریگا خاک کو زر اور پارس سنگ کو
شکر ایزد وہ شہ معجز نما پیدا ہوا

قصیدہ

کیون نہ ہی روشن ہمارا شادمان ہو آج دل
آٹھوان اپنا امام و پیشوا پیدا ہوا

نمبر (۱۱)

ہین عالم نوان نائب مصطفے آج پیدا ہوا آج پیدا
نونہال ریاض جناب رضا آج پیدا ہوا آج پیدا ہوا

ذی حسب ذی نسب عابد و پارسا آج پیدا ہوا آج پیدا ہوا | رکن دین نبی سرور و سرور آج پیدا ہوا آج پیدا ہوا

حوریں فردوس میں کہتی ہیں ہر گھڑی تہنیت احمد مختار کو دیتی ہیں | ہیں جہاں میں نقی لاڈلا آپکا آج پیدا ہوا آج پیدا ہوا

ہو گی خوش آج سارے غلام نقی ملکے آپس میں کہتے ہیں ہر دم یہی | ہم سبھوں کا نوا ہادی و پیشوا آج پیدا ہوا آج پیدا ہوا

دور اپنے دلوں سے نہ کیوں ہو الم کیوں نہ حیدر سے فرزند شاد ہوں آج ہم | جان احمد و دلبر دل مرتضی آج پیدا ہوا آج پیدا ہوا

حشر میں جام کوثر کی ہم پائینگے خلد میں اسکی باعث سے ہم جائینگے | یہ جو اللہ کا بندۂ بے ریا آج پیدا ہوا آج پیدا ہوا

جو کہ ہے بادشاہ زمین و فلک جسکی الفت کا دم بھرتے ہیں سب ملک | ہیں آفاق وہ عبد خاص خدا آج پیدا ہوا آج پیدا ہوا

کیوں نہ دلکو ہمارے ہو حاصل خوشی کیوں نہ سجدے کریں شکر کی ہر گھڑی | راحت قلب و جان نبی الورا آج پیدا ہوا آج پیدا ہوا

ہو گی خوش کہہ رہے ہیں یہی خاص و عام کیوں نہ ہم خوش ہوں یہ خوشی کا مقام | بندۂ خاص درگاہ رب العلا آج پیدا ہوا آج پیدا ہوا

شیعیان نسیم ریاض جناں شاد ما ہو کے یہہ کر رہی ہیں بیاں | بندگان الہی کا حاجت روا آج پیدا ہوا آج پیدا ہوا

قصیده — نمبر (۱۲)

شاد ہو روشن مدح گوی نقی کر ادا سجدۂ شکر رب غنی
دافع درد و اندوہ و رنج و بلا آج پیدا ہوا آج پیدا ہوا

ہے خوش زمانہ ہوا ہے دسواں امام جن و بشر جو پیدا | نقی نہایت ہیں شاد و خرم ہوا ہی نور نظر جو پیدا

زمیں ہے روشن فلک ہے روشن نقی کی آنکھیں ہیں آج روشن | نقی کا ہی قصر پاک روشن ہوا ہے رشک قمر جو پیدا

زبس ہیں مسرور و شاد و فرحاں محب جناب امیر کے آج | ہوا نقی فلک حشم کا ہی قلب و جان و جگر جو پیدا

طبق جواہر کی کر رہی ہیں نثار لا لا کے ساری حوریں | کیا ہی بحر جناں میں رب نے ایسا گہر جو پیدا

فدا ہیں سکے یہہ کہہ رہا ہی ریاض جنت میں آج طوبی | ہوا ہی باغ رسول مختار میں یہہ تازہ شجر جو پیدا

دریچہ ہائی جناں سے نظارہ کر رہی ہیں تمام حوریں | ہوا ہی شہر علوم دیں کا جہاں میں دسواں یہہ در جو پیدا

مشام پینا گل ریاض جناں کے نکہت سے ہے معطر | محبت آل مصطفی کا کیا ہی ہمنے ثمر جو پیدا

ہمارے ہیں یہہ مکان سارے صلے میں یہ مدح حسنت نقی کے | کئے ہیں خالق نے باغ فردوس میں جواہر کے گھر جو پیدا

ازل سے ہو مومنیں غلام انکا سب غلامی کا ہی یہہ سہارا | کیا ہی آل نبی کی الفت نے میرے دل میں اثر جو پیدا

خدا کی فضل و کرم سے اب ہیں ہمارے بارہ امام حامی | نہ بچنے محشر کے معرکوں سے نہ ہوتی یہہ راہبر جو پیدا

قصیدہ

کبہی ہوتی زمین پیدا نہ ہوتے افلاک خلق روشن
نہ ہوتی دنیا کے گلستان مین جناب خیر البشر جو پیدا

نمبر (۱۳)

ہوا پیدا امام اب گیا روان اپنا زمانہ مین
بپا میلاد کی محفل ہے ہر اک جا زمانہ مین

غلامان جناب عسکری خوش ہو کے کہتے ہین
ہوا پیدا ہمارا گیا روان آقا زمانہ مین

خدایا تو نہین ملتا ہے کوئی سہرہ لگاتا ہے
خوشی شیعون نہین ہر جا آج ہی کیا کیا زمانہ مین

لباس فاخرہ بر مین ہے لب پر ہے ہنسی ہر دم
یہہ خوش ہے آج حضرت کا ہر اک شیدا زمانہ مین

خدا کا خاص بندہ حامی و حاجت روا ہے خلق
نہین جسکا نظیر اب وہ ہوا پیدا زمانہ مین

نہین بعد نقی جسکا دو عالم مین کوئی ہمتا
ہوا پیدا وہ حق کا بندۂ یکتا زمانہ مین

محبت آل احمد کی نہ ہو جسکو برا ہے وہ
کسی باعث سے گر کہلائے لاکہہ اچہا زمانہ مین

یقین ہے حشر مین زیر لوائے حمد ہم ہونگے
غلامی کا علی کے ہے ہمین دعوی زمانہ مین

زمین کی خلد مین راحت سے ہم در عیش و عشرت سے
اگر تکلیف ہو تو کیا ہمین پروا زمانے مین

مجہے ہے تیری رحمت کا بہروسا حشر مین یارب
گنہگار اور کوئی مجہسا نہین ہوگا زمانہ مین

قصیدہ

ہمیشہ تو جگر بند نقی کا ہے ثنا گستر
ہر اک دلمین نہ کیون روشن تری ہو جا زمانہ مین

نمبر (۱۴)

ہوا تولد امام آخر بفضل رب زمن ہمارا
خوشی سے دل شاد ہی ہمارا ہے دور رنج و محن ہمارا

ثنائے دندان و لب مین شاہ امم کی ہم شعر پڑہ رہے ہین
خزینہ لعل و گہر کا گویا کہ بنگیا ہے دہن ہمارا

جناب مہدی دین کی میلاد کا جو ہم ذکر کر رہے ہین
ہر اک سخندان سن رہا ہے بشوق و رغبت سخن ہمارا

نبی کے گلشن کے بارہوین گل کا وصف تحریر ہے جو ہمنے
اسی سبب سے بنا ہے کاغذ تمام رشک چمن ہمارا

جناب مہدی ہادی دین ہمارے حامی ہین دو جہان مین
نہین ہین ڈر اگر عدو ہو گیا ہے چرخ کہن ہمارا

ہوا ہے دنیا مین آج پیدا وہ مہر زہرا وہ ماہ حیدر
رہیگا جسکے ولا سے پر نور قلب بین کفن ہمارا

بپا ہے میلاد مہدی دین کا جشن ہر اک محب کے گہر مین
نہ کیون ہو رشک ریاض فردوس آج ملک دکن ہمارا

ب کے چہرہ کو دیکھکر عسکری یہہ شاد کرہی ہین
کرے گا دین نبی کی جھگڑا ونکو طی یہہ گلگون بدن ہمارا

رسول و آل رسول کے ہی زیارتونکا یہہ شوق دیتین
کہ ایک پل بہی نہین خوش آتا ہی انہو ہمکو وطن ہمارا

رسول و آل رسول کی پیروی زمانہ مین کرتی ہین ہم
کرے نہ کیونکر پسند خلاف دو جہان یہ چلن ہمارا

فرا اٹھاتے ہین قند کا ترشرو بھی سنکر کلام روشن
ہوا یہ وصف قسم نہر لبن سے شیرین سخن ہمارا

قصیدہ نمبر (۱۵)

جو ہے پیرو ہمیشہ دلبر ساقی کوثر کا
بلا شک خاص بندہ ہے وہی خلاق اکبر کا

ادا کسطرح ہوے شکر ہمسے رب داور کا
کیا مداح و واصف ہمکو عباس دلاور کا

ہین فضل حق سے واصف ہون علی کے ماہ انور کا
ستارا اوج پر کیونکر نہ ہو میری مقدر کا

لب شبیر ابن مرتضی کی مدح لکھی ہے
مزا میرے سخن مین کیون نہ ہو قند مکرر کا

قطعہ

دم تحریر وصف ابن حیدر دل یہ کہتا ہی
سیاہی کے عوض مین آب ہو تسنیم و کوثر کا

میسر ہو ورق خورشید کا قرطاس کے بدلے
قلم ہو شاخ طوبی کا و یا جبریل کے پر کا

نہ کیونکر غیرت چین و خطا ہو صفحہ کاغذ
لکھا ہی وصف مین نے آپکے زلف معنبر کا

بیان مدح و ثنا کیا نور عین مرتضی کی ہو
علم بردار ہے شبیر کا بازو ہے شبر کا

تولد کی علم بردار شہ کی آج شادی ہے
پیمبر شاد ہین بشاش دل ہی میر کوثر کا

غلامان شہ خیبر کشا آپس مین خندان ہین
ہے دل بشاش بے حد بوذر و سلمان و قنبر کا

لباس فاخرہ ہر اک لشکر کی آج بر مین ہے
چمن ہی باغ جنت کا یہہ عالم ہے ہر اک گھر کا

خوشی سے باغ مین ہر شاخ پر بلبل غزلخوان ہے
نہین پہولون سماتا حال ایسا ہی گل تر کا

مہ حیدر کی چہرہ مین خدا نے وہ ضیا دی ہے
کہ جھپکے رشک سے ہے زرد رخ مہر منور کا

زیادہ فکر کیون کرتا ہی لا حاصل ہے اے روشن
پہونچتا ہے وہی جتنا کہ لکھا ہے مقدر کا

قصیدہ نمبر (۱۶)

گھر مین جو علی کے خوشی راحت جان ہے
خرم ہین ملک شاد ہر اک حور و جنان ہے

گردون سے کہین اسکی فزون رفعت و شان ہے
یہہ روضۂ فرزند امیر دو جہان ہے

ابن شہ مردان کی ثنا ورد زبان ہے
دریاے روان ہی کہ مری طبع روان ہے

ہے لب پہ ثنای پسر ساقی کوثر
شستہ مری تسنیم کے پانی سے زبان ہے

ہر بات مین ہے ذایقۂ قند مکرر
مدح لب عباس سے شیرین وہ بیان ہے

ہون مست مئے حب بن ساقی کوثر
کہتے ہین جسے خلد برین میری دکان ہے

فکر اپنی پہنچ جاے گی تا عرش معلیٰ
شبدیز صبا فضل خدا سے تہہ ران ہے

ہی شادئ میلاد یداللہ کے گھر مین
دور آج محبون سے غم و رنج و فغان ہے

ہے گھر مین علی کے گل تازہ کا ورود آج
غیرت دہ گلزار جنان صحن مکان ہے

ہے آج شہ دین کی علمدار کی میلاد
ہر رخ سے عیان بہجت و عشرت کا نشان ہے

رشک مہ نو ابروے عباس علی ہین
ہے پرتو رخ مہر نہین اسمین گمان ہے

ہے ناخن مہر شہ مردان کہ مہ نو
تلوے ہین منور کہ قمر نور فشان ہی

روشن نہو کس طرح سے دل اپنا منور
شمع اسد اللہ سے پرنور جہان ہے

نوحہ جات

واشہ احمد پہ شبیر و شبر پیٹکر سر یہہ کہتی ہین رو کر
تنگ جینی سی اب ہین دن ہم سہنی ہمکو پڑینگی بڑی غم
ظلم جو چاہین وہ کرینگے امن ہمکو کوئی دم دینگے

کر گئی رحلت آپ ہمیں چھوڑا ہمکو کہو کسکی اوپر
دیکھئے جو رہونگی ستمگر دیکھین کیا گزریگی بابا ہمپر
آپکی وجہ سی بانی شہر کرنے پاتی نہ تھی ظلم ہمپر

آپکے بعد اے شاہ والا ؛ لطف اب کچھ نہیں زندگی کا
ہونگے اب سیکڑوں جور ہمپر ؛ ہوگی بدی پیر اک ہائے شمر

ہوں گرفتار آفت اگر ہم ؛ کرنا امداد یا شاہ عالم
بھول جانا نہیں بہر داور ؛ بعد مرنے رہی لطف ہمپر

آپکی لاش کو ہمنے دیکھا ؛ چھوٹے سینے پہ بار رنج اٹھایا
ہم بلا آپکی ہائے لیکر ؛ مرگئے کیوں نہ دونوں برادر

ایسے کیوں ہو خفا آج ہمسے ؛ بات تک بھی نہیں آپ کرتے
ہیں جو خاموش آپ ایسے ؛ غم سے دم ہی ہمارا لبوں پر

بیٹھکر سر کو ہم رو رہے ہیں ؛ آپ اوڑھے عبا سو رہے ہیں
دو تشفی ہمیں جلد اٹھکر ؛ دل ہمارے نہایت ہیں مضطر

آرزو ہی یہہ آنکھوں کو کھولو ؛ پہلوؤں میں ہمیں اب بٹھالو
کہا رہی ہیں پچھاڑیں زمیں پر ؛ ہیں بہت دیر سے خاک پر

دیکھیے حال کیا ہی ہمارا ؛ سر کھلے ہیں گریبان ہی پارا
آپکا ہی الم ہی دلوں پر ؛ تھمتے آنسو نہیں ہیں دم بھر

نمبر (۲)	روتی روشن ہیں احمد کے پیاری ؛ سر کھلے ہیں نبی زادیوں کی شور ہی یہہ بپا ہے گھر گھر ؛ ہوگئے ہائے بیجان ہمپر	نوحہ

لاشہ احمد پہ زہرا واویلا ؛ کرتی تھی رو کر یہہ نوحہ واویلا
چھوڑ کر ہمکو رنج و بلا میں ؛ ابکے ہارے ہی بابا واویلا

سیکڑوں ہوگئے رنج و الم واویلا ؛ آپکی جب خبر پہنچی ہم واویلا
آپکے کینہ کے دشمن جان اور خون کے پیاسے ہیں عدو واویلا

آپکی مت اب ہمپر واویلا ؛ ظلم کرینگی شام و سحر واویلا
کوئی گھڑی اب چین نہیں دنیا میں ہمیں دینگے اصلا واویلا

آپکے آگے ہی سر و واویلا ؛ کیوں نہ ہوئی یہہ خستہ جگر واویلا
ہائے غضب زندہ رہے دکھیا دیکھنے حضرت کا لاشا واویلا

اٹھتا ہی سر موں دھواں واویلا ؛ اشک ہیں گرم انکھوں سے رواں واویلا
آپکے غم میں صورت مجمر ہائی بنا ہے سینہ مرا واویلا

آپ ہیں نظروں میں مرے واویلا ؛ تیرہ ہی یہہ دنیا ساری
دیکھونگی اب ہر شب میں کہاں یہہ چاند سا حضرت کا چہرا واویلا

کرتی تھی جو مجھپر حضرت واویلا ؛ ہر گھڑی ہر لحظہ شفقت واویلا
روتے رہینگے زیست تلک ہی یاد وہی کر کر زہرا واویلا

کب سے ہیں ہو نگریاں و حزیں واویلا ؛ بیٹھی ہی لاش کی قرین واویلا
چشم کرو وا مجھسے کہو کچھ یہہ خواب آیا ہے کیسا واویلا

دل یہہ نہیں قابو میں ہی واویلا ؛ آنسو نہیں میرے تھمتے واویلا
آپکے غم میں آب ہوا جاتا ہی جگر ہر دم میرا واویلا

جاتی ہو بابا آپ جہاں واویلا ؛ مجکو بھی بلوا لیجئے وہاں واویلا
آپکے بعد اس دار محن میں میرا نہیں بسنا اچھا واویلا

نمبر (۳)	اہل حرم میں تہا کہرام واویلا ؛ روتی تھی زہرا خاص و عام واویلا کہتے تھی رو کر ہی روشن جو لاشہ احمد پر زہرا واویلا۔	نوحہ

لحد میں ہے مضطر رسول خدا ∴ ہی بیتاب و محزون دل مرتضیٰ
یہی بنت حیدر کا ہر دم بیان ∴ مری کم سخن ہای اماں بجان
فدک کا اٹھایا الم آپنے ∴ سہا دلپہ محسن کا غم آپنے
جو دلکو تھا اثر خیال پدر ∴ موئیں آخرش تم ہمیں چھوڑ کر
نہ رکھتا ہے ہمسے محبت کوئی ∴ تمنا لعینوں کی پوری ہوئی
ستم ہمپہ اعدائے دین کا جو ہو ∴ ہماری خبر کون لیگا کہو
پڑی ہو جو خاموش تم اس گھڑی ∴ مری جان پر ہے مصیبت بڑی
الم میں تمہارے ہیں گریہ کناں ∴ ہیں سب خاک بر فرق سینہ زناں
گرا بطن قدسی پہ دروازہ آہ ∴ قضا بہائی محسن نے کی دم ما
نہ دنیا کی حشمت کا تھا کچھ خیال ∴ محبت پدر کی تھی تمکو کمال

کھلے سر میں سبطین با صد بکا ∴ صد افسوس ہر اک کی تھی قضا
نہ سمجھا کوئی مرتبہ آپکا ∴ رہے درپئے جور سب بیحیا
میں ہوں آپکی بیکسی پر فدا ∴ موئیں آپ سے کیا کیا جفا
میں گریہ کناں لاش پر مجتبیٰ ∴ نہیں ہوش شبیر کو مطلقا
کئی دن سے جو تھی پدر سے جدا ∴ گئے تم جہاں سے سوئے مصطفیٰ
ہمارا عدو ہے ہر اک بیحیا ∴ نہ پاس نبی ہے نہ خوف خدا
تڑپتا ہی دل میں ہر دم مرا ∴ ذرا آنکھیں کھولو پئے کبریا
نہیں ہوش ہمکو بیجا میں ذرا ∴ تڑپتی ہوں اور کچھ نہیں سوجھتا
جہاں سے گئے جب حبیب خدا ∴ ستم اونکی بیٹی پہ کیا کیا ہوا
کیا تمنے فاقہ پہ فاقہ سدا ∴ رہے عمر بھر تم پہ ذکر خدا

نوحہ

جہاں چشم عالم میں اندھیر ہے ∴ ہر اک عبد حق زیست سے سیر ہے
چراغ مزار نبی گل ہوا ∴ چلی ایسی یثرب میں روشن ہوا

نمبر (۴)

دفن بقیع میں جو محبوبا تشنہ زہرا ہوتا ہے
کہتے ہیں سر کو پیٹ کے اپنے اہل مدینہ گر کے بکا
لاش کی ہیں ہمراہ کھلے سر برہنہ پا شبیر و حسن
زینب مضطر کا ہے بیان یہ جاتے ہو گھر سے اماں
ہے یہ فغاں کلثوم کی ہر دم سوئے جناں تم جاتی ہو
کہتی ہے فضہ پیٹ کے سر تابوت کے آگے رو رو کر
دیکھ کے جام فدک کی پچھاڑیں کھاتی ہیں ہر دم حسنین
بیٹیاں روتی ہیں کھڑے ہو ہو کے بیکسی جو ہیں پردے کی دن
پیٹ کے سر فرماتے ہیں حیدر رکھ کے لحد میں لاش کو ہائے

آج نیا غم دل پہ رسول پاک کے پیدا ہوتا ہے
بنت رسول پاک کا پنہاں خاک میں چہرہ ہوتا ہے
دیکھتی جو ہیں خون دل اغ کا ٹکڑے کلیجا ہوتا ہے
آپکے غم میں سینہ میں دل پیرا تھو یالا ہوتا ہے
میں رہی زندہ ہائے جنازہ اٹھتا تمہارا ہوتا ہے
زیر زمیں افسوس ہے میری بی بی کا چہرہ ہوتا ہے
سینہ زن و مصروف بکا ہر ایک کا شیدا ہوتا ہے
تحفہ تازہ اہل ریاض خلد میں برپا ہوتا ہے
دل میں جگر میں درد ہمیں ہر دم ہے زہرا ہوتا ہے

ہوگئی دفن افسوس ہے میت بنت رسول اللہ کی	دیکھہ کے تربت چاک جگر ابنان علی کا ہوتا ہے

نوحہ :	فضل خدا سے اوسکی جگہ ہی خلد برین مین اے مومن ماتم زہرا مین جو کوئی روئے یہ مہیا ہوتا ہے	نمبر (۵)

شہر یثرب لٹ گیا برباد بطحا ہو گیا	مسجد کوفہ مین زخمی زوجہ زہرا ہو گیا
کس غضب کی تیغ کین تھی کس بلا کا وار تھا	مرتضی کے سر سے جاری خون نکا دریا ہو گیا
فرق حیدر پر جو شمشیر بن ملجم لگی	تیغ غم سے دل محمد کا دو پارا ہو گیا
کہتے ہین جبریل سر کو پیٹکر با شور و شین	طاعت خالق مین زخمی میرا مولا ہو گیا
دیکھکر شق تا بہ ابرو فرق پاک مرتضی	پیٹکر سر اپنے سب کہتے ہین یہہ کیا ہو گیا
خون مین تر دیکھے جو ریش پاک داماد رسول	ہر محب کو صورت آئینہ سکتا ہو گیا
لائے سبطین نبی حیدر کو جو مین گلیم	اہلبیت مصطفے مین حشر برپا ہو گیا
بیٹیان خیر النسا کی روکے کرتی ہین بیان	قتل بے جرم و خطا بابا ہمارا ہو گیا
حیدر کرار کا اللہ رے رنج و ملال	فاطمہ کے دلمین یکتا شور پیدا ہو گیا
حیدر کرار کا احوال غم جس نے سنا	اوسکے آنکھون سے روان اشکون کا دریا ہو گیا

نوحہ	شمع قندیل امامت ہو گئی خاموش آج محفل عالم مین اے روشن اندھیر ہو گیا	نمبر (۶)

سر اپنا پیٹکر کہتی ہے یہہ خلق خدا ہے	ہوا مسجد مین زخمی جانشین مصطفے ہے
بہا ہے اسقدر سر سے لہو عمامہ ہے گلگون	ہوئی ہے خون مین تر ڈوب حضرت کی قبا ہے
لہو بہنے سے ہے یہہ ناتوانی جسم اطہر مین	وہ غش مین ہین نہین ہوتا افاقہ کم ذرا ہے
یہہ فرماتے ہین حضرت شبر و شبیر سے رو کر	اٹھاؤ جی بڑی دکھہ ہو گئے تم مجھسے جدا ہے
کہا زینب نے رو کر دیکھکر حضرت کو خون مین تر	نہ یہہ دن دیکھتی آتی نہ کیون میری قضا ہے
پئے افطار قاتل جس نے جام شیر بھجوایا	جہان سے جاتا ہے وہ منبع فیض و عطا ہے

ورم پاؤن پہ بڑہتا جا رہا ہے زرد ہین رخسار
نہین مولا کے جینے کا بھروسا مطلقا ہی ہی

عیان ہین موت کی آثار حضرت کو ہی بیچینی
ہین آتے ہچکیان ٹھنڈی ہین نبضکے دبے پا ہی ہی

پسینہ مونہکا حضرت کی چہرے پر جو آیا ہے
حرم کہتے ہین سر کو پیٹ کر یا مرتضی ہے ہی

کیا بن بابکا سبطین کو کلثوم و زینب کو
کیا قتل ابن ملجم نے علی کو بیخطا ہے ہے

نوحہ	ابن ملجم نے ماری تیغ زہر آلود ای **روشن** اثر سے زہر کے ہے سبز جسم مرتضی ہے ہے	نمبر (۷)

دلگیر ہے فردوس مین ہر ایک پیمبر بیمار ہین حیدر
روتی ہی جنان مین نبی پاک کی دختر بیمار ہین حیدر

محزون ہے حسن اور ہین شبیر مکدر بیمار ہین حیدر
کلثوم ہی بیتاب حزین زینب مضطر بیمار ہین حیدر

فرماتی ہین ہر وقت مسیحا بہی رو کر بیمار ہین حیدر
ہی آج بپا بزم عزا جو تہی فلک پر بیمار ہین حیدر

کوفہ مین کوئی جا نہین لوگون سے ہی خالی ہین جمع موالی
بیٹی ہین کہتے ہین سب اشک بہا کر بیمار ہین حیدر

کہتے ہین یہی رو کے آپس مین ہماری کوفی و حجازی
اجڑی ہوے محراب ہے بے نور ہے ممبر بیمار ہین حیدر

آئی ہین عیادت کیلئے کوفی کے دیندار با دیدہ خونبار
بیونکا یتیمونکا ہی شور ہی در پر بیمار ہین حیدر

زخم سر اطہر سے رس خون ہے جاری اک ضعف ہے طاری
اور سبز اثر زہر سے ہے جسم سراسر بیمار ہین حیدر

ہوتا نہین اب ایک دوا سے بہی فاقہ بیہوش ہین مولا
آتا ہی عرق ضعف سے ہر بار جبین پر بیمار ہین حیدر

خون جاری ہی زخم سر پر نور سے سر درد غش آتی ہین پیہم
آیا ہی ورم پاؤنپہ ہی ضعف سراسر بیمار ہین حیدر

راضی ہون بلا جان پہ میری یہ اگر آئی والی مرا بچ جائے
سب بیٹیکے کہتی ہی یہ عباس کی مادر بیمار ہین حیدر

فضہ یہ دعا کرتی ہی ہر دم یہ دل زار جلد اچھے ہون سرکار
مصروف بکا صرف مناجات ہی قنبر بیمار ہین حیدر

ہوتا جگر و دل مین ہے دیندارون کے اک درد ہو جاتی ہین رخ زرد
بیتابی سی عباس جو فرماتی ہین رو کر بیمار ہین حیدر

نوحہ	سبطین کی نظرون مین سیاہ ہوتا ہی عالم ای روشن پر غم سب بیٹیکی فرماتی ہین جب زینب مضطر بیمار ہین حیدر	نمبر (۸)

حسن سے فرماتے ہین حیدر مین آج مہمان ہون کوئی دم کا
کوئی گہڑی مین ہی تمکو صدمہ اوٹہانا دلبر ہمارے غم کا

امام دین میری بعد تم ہو رہ رضا سے قدم تم سر کے
رہیگا ہر وقت سامنا تمکو ناریوں سے غم و الم کا

ستم وہ ہوگا حسین پر کربلا مین فوج یزید سی آہ
نہ ہوگا بار اکسیکو جور و جفائے اشرار کے رقم کا

نہ رو و حق سی دعا کرو تم ہو جبکہ پہ سختئے مرگ آسان
ہر اک شبیر پہ وقت ہوتا ہے جد سے ابد غم و الم کا

تمہارے رونے سی پھر دلیر عجیب رنج و خلق ہی بیٹا
حسین رونے نہ پائے ہرگز خیال رکھنا تم اوسکے غم کا

مری جنازہ کی پیچھی رونے ہوے نہ آجائے کوئی بی بی
قیامت آجائیگی جو ہوئیگا سر برہنہ کہین حرم کا

نہ شامیانہ ہو میری تابوت پر نہ مرقد پہ ہو تکلف
شہید راہ خدا مین ہون بہہ ترک سے ہر ایک دہی حشم کا

رہیگا ہمراہ میری تابوت کے لحد تک ہر اک پیمبر
مرے جنازہ پہ شامیانہ رہیگا اللہ کے کرم کا

نہ رہنا شیعون سے میری غافل کوئی دم یہ جان مصطفیٰ ہم
تمہین خدا کے حوالہ کرتا ہون مین ارادہ ہے اب عدم کا

پسینہ آیا ہی مونہ کا رخ پہ ہو رہا ہی بدن بہی ٹھنڈا
زبان پہ کلمہ ہی جاری اب ہے یہ وقت آخر شاہ امم کا

ہوی جدا ان سی روح اطہر ہوی ہین افسوس بند آنکھین
جہان سے ہیہات ہوگیا ہے سفیر پیمبر کے ابن عم کا

حرم مین محشر ہی اور شیعہ ہین سینہ زن ساتھ خاک بر سر
روانہ سوے لحد ہے روشن جنازہ شاہ ملک خدم کا

نوحہ نمبر (۹)

ہوگیا ہیجان قسیم خلد و کوثر ہائے ہائے
ہوگئی بن باپ کے شبیر و شبر ہائے ہائے

ہوگئی ہے رحلت ضرغام داور ہائے ہائے
ہے نبی کی آل مین اک شور محشر ہائے ہائے

اوٹھ گیا سایہ پدر کا ہوگئے ہین ہم یتیم
زینب و کلثوم کہتے ہین یہہ رو کر ہائے ہائے

کہتی ہے فضہ کہ ہی ہے چل بسے مولا مرے
رکھہ کے سر دہلیز پر کہتا ہے قنبر ہائے ہائے

روتے ہین حیدر کے غم مین حاملان عرش پاک
خلد مین بے چین ہی روح پیمبر ہائے ہائے

سب سرونپر خاک اوڑا کر کہہ رہے ہین مومنین
ہادی خلق خدا اے میر کوثر ہائے ہائے

دے رہے ہین غسل حیدر کو جو زہرا کے پسر
رو رہے ہین خلد مین کہکر پیمبر ہائے ہائے

کر رہے ہین قطع جو سبطین رو رو کر کفن
مومنین سر پیٹکر کہتے ہین در پر ہائے ہائے

آرہی ہی آج کوفہ کے ہر اک گہر سے صدا
جانشین مصطفیٰ ای دین کے رہبر ہائے ہائے

روتے ہین سب یتیم و بیوگان کوفہ آج
کہتے ہین دیکھکر تابوت حیدر ہائے ہائے

کون لیگا اب خبر ہم بیکسونکی بہوک مین
پرورش اب ہوے گی ہم نادار کیونکر ہائی ہائے

نوحہ — نمبر (۱۰)

ماتم و شیون کا روشن شور ہوتا تھا بپا
کہتے تھے رو رو کے جب سبط پیمبر ہائے ہائے

بے جرم ہوا قتل امام زمن ہائے
بہچین ہین فردوس مین محبوب خدا ہائے

سر پیٹتی ہین بیٹیان خاتون جنان کے
گہر مین نبی پاک کے محشر ہے بپا ہائے

سبطین نبی کہتے ہین ای سرور کونین
ہم زندہ ہین کی آپنے دنیا سے قضا ہائے

بیتاب ہین شبیر حزین زینب و کلثوم
کہاتے ہین پچھاڑین حسن سبز قبا ہائے

سر پیٹتے جبریل یہہ کہتے ہین فلک پر
مارا گیا تلوار سے اوستاد مرا ہائے

سر حور جنان پیٹ رہے ہین سر و سینہ
جنت مین جو ہین خیر النسا صرف بکا ہائے

سر پیٹتے ہین ہائے علی کہہ کے نمازی
اصحاب مین ہے شور شہ ارض و سما ہائے

یکحشر گہرونمین ہے محبان علی کے
ہر اک کی زبان پر ہے شہ عقدہ کشا ہائے

سر ننگے جو سبطین ہین تابوت کے ہمراہ
مرقد مین ہے بیتاب دل خیر النسا ہائے

یہہ رو رہے ہے وہ رو رہے افلاک و زمین سے
آتی ہے صدا ہائے شہ ارض و سما ہائے

نوحہ — نمبر (۱۱)

روشن تھی کوفہ مین ہر اک جا ہے بپا شور
بیجان ہوا فریادرس خلق خدا ہائے

کہتے ہین رو کے پیر و جوان مرتضی علی
بن آپکے ہی تیرہ جہان مرتضی علے

کہتے ہین ہو بہو ہائے غضب قتل ہو گیا
ہم بیکسونکا فیض رسان مرتضی علے

تہی لاش شہ پہ مادر عباس کے یہہ بین
پاؤن گی آپکو مین کہان مرتضی علے

زہرا کے بیٹیان تہی کہتے ہین لاش پر
راہی ہوے یہ سوئے جنان مرتضی علے

یہہ روتے پاک ہمکو کہان آئیگا نظر
ہوتے ہین زیر خاک نہان مرتضی علے

گریان نبی ہین خلد مین رہرا ہے اشکبار
ہین سر کے خون مین جو تپان مرتضی علی

ہمراہ لاش کے یہ یتیمون کی ہے فغان
ہم پر ہے زیست اپنی گران مرتضی علی

کیونکر نہ کہوین آپکے غم مین ہم اپنی جان
تم سا امام پائے کہان مرتضی علی

کوفہ کے ہر مکان سے آتی ہے یہہ صدا
ہے ہے امام کون و مکان مرتضی علی

جن و ملک بیان یہ کرتے ہین ہائے ہائے
مارا گیا امام زمان مرتضی علی

نمبر (۱۲)	روشن تو مدح خوان ہے پیمبر کی آل کا تجکو عطا کرینگے جنان مرتضی علی	نوحہ

روتے ہین سارے دیندار ہر جا دفن ہوتا ہی حیدر کا لاشا
آج کوفہ مین محشر ہی برپا دفن ہوتا ہی حیدر کا لاشا

روتے ہین مسجدون مین نمازی مرگیا پادشاہ حجازی
ہی شیعون مین ہے شور برپا دفن ہوتا ہی حیدر کا لاشا

ہے یتیمون کا یہہ شیون شین ہوین کرتی ہین بیکس بین
ہائے ہم ہوگئے بے سہارا دفن ہوتا ہی حیدر کا لاشا

بیٹھی ہین ملایک بصد غم اور نبی جا نمین برپا ہی ماتم
ہی جہانمین یہہ ہر رو کا نوحہ دفن ہوتا ہے حیدر کا لاشا

سر پہ تصویر کی خون ہے جاری کر رہی ہین ملک آہ و زاری
یک تزلزل مین ہی عرش علی دفن ہوتا ہی حیدر کا لاشا

پہلو سنا دگریان ہین جبریل اپنا سر پیٹتی ہین سرافیل
حال ابتر ہر اک ہی ملک کا دفن ہوتا ہے حیدر کا لاشا

بین کر کر کوئی رو رہا ہی جان اپنی کوئی کہو رہا ہے
کوٹتا ہی کوئی اپنا سینا دفن ہوتا ہے حیدر کا لاشا

دختران علی کے ہین یہہ بین بعد اماں کے بابا سے تہا چین
نا رہا اب تو وہ بھی سہارا دفن ہوتا ہے حیدر کا لاشا

شیعہ سب آگئے ہین پیٹتے سر اونکے پیچھے ہے تابوت سرور
رو کے یک دوسرے سے ہی کہتا دفن ہوتا ہی حیدر کا لاشا

کہہ رہے ہین یہ عباس مضطر ساتھ تابوت کی خاک اڑا کر
کس کو اب ہم پکارینگے بابا دفن ہوتا ہی حیدر کا لاشا

نمبر (۱۳)	رکھہ مرقد مین حیدر کو شبر بولے ہر اک سے روشن یہ رو کر ملتے وہ ہوئے جسکو کہ ملنا دفن ہوتا ہی حیدر کا لاشا	نوحہ

رکھکے لحد مین لاش پدر واویلا رو رو کے کہتے ہین شبر واویلا
چہرہ حیدر دیکھنا ہو جس شخص کو وہ دیکھے آکر واویلا

دیکھہ لین سب شبہ کی صورت واویلا بند مین ہون کرتا تربت واویلا
شفقت و الفت بابا کی تم سب یاد کروگے تا محشر واویلا

سنکے یہ ارشاد شہ دین وا ویلا آنکی سب مرقد کے قریں وا ویلا ۔ دیکھکے روضۂ پاک علی وہ کہتے ہیں ہر دم روکر وا ویلا
ہونگی حرم میں یہ بین وا ویلا قبر پہ باصد شیون و شین وا ویلا ۔ دفن علی ہوتے ہوئے ہم دیکھ رہی ہیں اے داور وا ویلا
بیٹیاں کہتی ہیں بیبیو وا ویلا اے شہ عالم کدھر گئے سرور وا ویلا ۔ دیکھیں گے اب ہم آپکا کس جا چہرۂ انور اے حیدر وا ویلا
فاطمہ سر کرتی ہیں بین وا ویلا چاک گریباں ہیں حسنین وا ویلا ۔ گرد لحد کے کہہ رہی ہیں سر پیٹکے سارے پیغمبر وا ویلا
بند ہوئی جب قبر علی وا ویلا روئے خدا کے سارے ولی وا ویلا ۔ فاتحہ پڑھ کے سارے موالی کہتے تھے رو کر مرقد پر وا ویلا
عرش سے تا فرش ہوا وا ویلا لاشۂ حیدر دفن ہوا وا ویلا ۔ پیٹو سر کو آج محبو خاک اڑا کے یہ کہکر وا ویلا
مرد و زن آل پیمبر کو وا ویلا پڑ رہی ہیں بیار رو رو وا ویلا ۔ ہائے علی کا شور ہے دولتخانہ کے اندر اور باہر وا ویلا
حادثے جو لائے ہیں عجب وا ویلا دیکھکے ہیں بیٹیوں کو تعب وا ویلا ۔ بیٹیاں کہتی ہیں یہ در و دیوار سے سر کو ٹکرا کر وا ویلا

نوحہ	آل نبی پر ظلم و ستم وا ویلا کرتی رہیں گی اب ظلم وا ویلا اوٹھ گیا روشن آج جہاں سے داغ ظلم و جور و ستم وا ویلا	نمبر ۱۴

دفن بھی ہو گیا اب لاشۂ حیدر ہے ہے ۔ کہتے ہیں رو رو کے سب قبر کے اوپر ہے ہے
روتے ہیں اہل عزا آج یہ کہکر ہے ہے ۔ ہو گیا خاک میں پنہاں شہ صفدر ہے ہے
خلد میں روتے ہیں سر پیٹکے زہرا و نبی ۔ کہتے ہیں رو رو کے جب قبر پہ شبر ہے ہے
روتی ہیں حور و ملک دیکھکے شبیر کا حال ۔ پا برہنہ ہیں کھلا آپکا ہے سر ہے ہے
دیکھکر زینب و کلثوم کی بیتابی کو ۔ عورتیں کوفی کی کہتی ہیں یہ رو کر ہے ہے
زینب ہیں خاک بسر قبر پہ روتے ہیں یتیم ۔ فضہ سر پیٹتی ہیں کہتے ہیں قنبر ہے ہے
قبر حیدر پہ ہے اک شور قیامت برپا ۔ سر کھلے روتے ہیں اصحاب جو کہکر ہے ہے
آرہی ہے در و دیوار سے رونیکی صدا ۔ آج کوفہ میں ہر اک کہتا ہے گھر گھر ہے ہے

نوحہ	عرش جنبش میں ہے روتی ہیں ملک اے روشن کہتی ہے خلق خدا آج جو رو کر ہے ہے	نمبر (۱۵)

اے ولی خدا الوداع الوداع ۔ بازوئے مصطفے الوداع الوداع

سا کنان زمین و فلک کہتے ہین — ہائے مشکلکشا الوداع الوداع
رو کے کہتے ہین ہردم نمازی یہی — دین کے پیشوا الوداع الوداع
آپ پر دست اعدا سے دنیا مین ہائے — ہوی کیا کیا جفا الوداع الوداع
بین ہین یہہ یتیمون کے لاشے کیسا تہہ — مرگیا با خدا الوداع الوداع
بیبوین کہتی ہین سر پیٹ کے لاش پر — ہائے اے مرتضی الوداع الوداع
اب ہماری خبر کون لیگا یہان — سب کے حاجت روا الوداع الوداع
اب کہان دیکہونگا باباجان آپکو — کہتے ہین مجتبی الوداع الوداع
بیٹیان رو کے کہتے ہین اب آپکا — ہے نگہبان خدا الوداع الوداع
رکہہ کے مرقد مین لاشے کو شبیر نے — دی یہ رو کر صدا الوداع الوداع

نوحہ	رو کے روشن یہی کہتے ہین مومنین شاہ ہر دو سرا الوداع الوداع	**نمبر (۱۶)**

آج سوم ہی گہر مین پیمبر کے جو شفیع محشر کا — آج غم حیدر مین دگرگون حال ہی چرخ اخضر کا
پڑہ رہی ہین قرآن لحد پر ساری موالی رو رو کر — بیٹہے ہین سب سینہ و سرمان ہی لحد پر محشر کا
کہہ رہی ہین ہر ہر درو دیوار سی ٹکرا کر سبطین — ہم رہی زندہ کرنی سوم افسوس جناب حیدر کا
قبر علی پر ساری یتیم اور بیوین یہی کرتی ہین بیان — کیون نہ موی ہم آج ہی سوم کون و مکان کے سرور کا
پہرو بہ فرزندان علی کی دیکہکے خاک راہ نجف — پیٹ رہی ہین شیعہ سر اپنی قلب ہے مضطر منبر کا
ہین جو سیاہ عمامی سر و منبر ہائی علی کے لالونکے — دیکہکے دل مضطر ہے جنابنین بنت حیدر دلاور کا
بیٹیان زہرا کی ہین یہہ کہتی پیٹکے اپنی سینہ و سر — ہائی ہماری بخت مین غم تہا فاتح بدر و خیبر کا
کوہ مصیبت سر پہ گری چاک گریبان ہین عباس — سر ہی کہلا عباس کی مادر کا نہین ہوش کچہہ [illegible]
خالی مصلا دیکہکے شہ کا رو کے نمازی کہتے ہین — ہوگئی سونی مسجد کوفہ مر گیا وارث منبر کا
نوحہ کنان ہی سارے فرشتے جن و بشر سب خاک بسر — آج بپا ماتم ہی ہر اک جا ساقی حوض کوثر کا

نوحہ — نمبر (۱۷)

کیون نہ ہو تیرہ آج جہان نظر و نین ہر اک کی ہی روشن
ہو گیا ہی آج سوم بہی نفس رسول داور کا

عصر سے زہر کے ہے سبز جسم مجتبی ہے ہے
لہو روتی ہین چشمان شہ گلگون قبا ہی ہے

عرق چہرے پہ ہر دم آرہا ہے مونہ کو آتا ہے ہے
ہے مہمان کوئی دم کا دلبر مشکلکشا ہی ہے

جدا نہین آج مضطر ہی دل شیر خدا ہے ہے
حسن کے غم مین ہی عریان سر خیر النسا ہے ہے

کسی کو تاب نہین اب بیدی حضرت کے جینے کی
اترتا ہی نہ پانی حلق سے اور نہ دوا ہی ہے

تڑپتے ہین کسی پہلو نہین آرام ہے دم بہر
یہ صدمہ ہی شہ والا کو دل کے درد کا ہی ہے

جگر کی ٹکڑے گرتے ہین دہن سی ہر گھڑی آہ رن
دوا کوئی کری کیا یہہ مرض ہے لا دوا ہی ہے

نبی کی آل مین اک شور غل ہے آج رونیکا
بہت خوش حال ہین اس واقعی سی اشقیا ہی ہے

اڑا کر خاک سر پر رو رہے ہین زوجہ حضرت
کیا قاسم نے چاک اپنا گریبان قبا ہی ہے

پچہاڑین خاک پر کہاتی ہین ہر دم زینب و کلثوم
یہ رو کر کہتے ہین ای رابع آل عبا ہی ہے

وصیت کر رہے ہین مجتبی اشبیر سے ہین
رسول اللہ کی ہے آل مین محشر بپا ہی ہے

نوحہ — نمبر (۱۸)

جہان ہی تیرہ و تاریک سارا آج ای روشن
چراغ قصر دین مصطفے گل ہو گیا ہی ہے

گہر سے اٹہتا ہی جنازہ مجتبی کا ہای ہاے
ابن حیدر کشتہ زہر دغا کا ہای ہاے

خاک برسر ہین حرم اور ہین کنیزین بیحواس
دل ہے خون ہر ساکن دولت سرا کا ہای ہاے

پیٹتے ہین سینہ و سر سب رفیقان حسن
دل ہی محزون خامس آل عبا کا ہای ہاے

دیکہکر شیعون کو گریان و حزین لاشی کیا تہہ
آج خوش ہی دل ہر اک اہل جفا کا ہای ہاے

لاش کے ہمراہ محزون ہین مدینہ کے شریف
دل دوپارہ ہی ہر اک اہل وفا کا ہای ہاے

سر کہلا ہے خاک اڑاتے ساتہہ ہین تابوت کے
حال یہہ ہی قاسم گلگون قبا کا ہای ہاے

روتے ہین اہل مدینہ پیٹتی ہین سر حسین
دیکہکر تابوت امام مجتبےٰ کا ہای ہاے

آپ کے تابوت پر تیرون کی اک بوچھار ہے
بعد مردن بہی ستم ہے اشقیا کا ہائی ہائے

ظلم اعدا سے نہ مدفون ہونے پائے نزد جد
اس لئے ہے دور روضہ مجتبیٰ کا ہائے ہائے

جب نواسے سے سلوک ایسا کرین اعدائے دین
حال کیا ہوگا لحد مین مصطفےٰ کا ہائی ہائے

نوحہ — نمبر (۱۹)

زندہ درگور آج ہے روشن نبی کی آل پاک
کیا بیان ہو حال شبر کی قضا کا ہائی ہائے

سجاد حزین اوٹھ گئے افسوس جہان سے
آتی ہے صدا رو رہنکی ہر ایک مکان سے

دشمن رہے تا زیست لعین جان کے ہے
ملنا شہ ذیجاہ کو آرام کہان سے

محزون و حزین بیٹھے سر لاش کے اوپر
زہرا و علی و حسن آئے ہین جنان سے

تا زیست سہے حضرت عابد نے جو صدمے
کس منہ سے بیان ہو وے وہ خارج ہین بیان سے

کیا صبر تہا سجاد کا ہر رنج و بلا مین
جز شکر کہ کچھہ اور نہ کہتے تہے زبان سے

دیندار مدینہ کے یہی کہتے ہین رو کر
اب ہمکو امام ایسا میسر ہو کہان سے

روتی ہے ہر اک منہ پر پیٹکے اپنا
مضطر ہے جو دل بیوہ حضرت کی بیان سے

ہے خانۂ حضرت مین بپا شیون و ماتم
اک حشر مدینے مین ہے باقر کی بیان سے

نوحہ — نمبر (۲۰)

کیون کر نہ مدد حشر مین تیری یہ کرین گے
تو مدح سرا شہ کا ہے روشن دل و جان سے

چلے باغ جہان سے باقر گردون نشین ہے ہے
فغان کرتے ہین سر کو پیٹکر روح الامین ہے ہے

دیا ہے زہر حضرت کو ہشام بیحیا نے وہ
کہ جس سے ہین بہت مضطر شہ گردون نشین ہے ہے

کبھی ہین صحن مین آتے کبھی دالان مین جاتے
نہین تسکین ہے حضرت کو کوئی دم کہین ہے ہے

بدلتے جا رہے ہین کروٹین شاہ زمن ہردم
قرار آتا ہے حضرت کو کسی پہلو نہین ہے ہے

دہن سے گر رہے ہین دم بدم ٹکڑے کلیجے کے
ہوا ہے آپ کے مرنیکا اب سبکو یقین ہے ہے

پسینہ آ رہا ہے مونہ کا ایسا ہر اک لحظہ
ہوی جاتی ہے ہردم تر شہ کی جبین ہے ہے

کہا خادم نے جا کر جب شہادت پائی حضرت نے	بہت خرم ہوا سنکر ہشام بد یقین ہے ہے
یہ رونیکا ہے غل دولت سرا مین آپکے ہر دم	ملک گریان ہین رو کر کہتے ہین اہل زمین ہے ہے

نوحہ — بپا ہے چار سو غل ماتم شیونکا ای **روشن**
ہوا جو خاک مین پنہان شہ گردون نشین ہی ہے — **نمبر (٢١)**

کہتا ہے یہی رو رو کے ہر اک اہل عزا آج	افسوس ہے کے حضرت صادق نے قضا آج
چلتی ہین سیہ آندھیان حضرت کے الم مین	بدلی ہوی بیحد ہے زمانیکی ہوا آج
بیہ تخت سلیمان کا ہر اک دشت مین ہی غم	حیوانون کے فریاد کی آتی ہی صدا آج
جن روتے ہین سر پیٹکے غمگین ہین ملایک	ہین ماہی و مرغان ہوا صرف بکا آج
بلبل ہین حزین اڑ رہی ہے خاک چمن مین	ہر گل غم صادق مین ہی مرجھایا ہوا آج
زہر آپکو دیکر کیا ہو جہ شہید آہ	کی حضرت صادق پہ لعین نے یہ جفا آج
اک شور قیامت ہے بپا آپکے گھر مین	ہین خاک بسر لاش پہ سب اہل وفا آج
سر کھولے ہوی روتے ہین بیوہ حضرت	پاؤن مین نہ نعلین نہ سیر پر ہے ردا آج

نوحہ — سر پیٹکے روتے ہین محب **روشن** محزون
بیجان جو چھٹا ہو گیا شاہ دوسرا آج — **نمبر (٢٢)**

جناب حضرت کاظم کا غم ہے آج ہر گھر مین	سیہ پوشاک ہے حضرت کے ہر غمخوار کے بر مین
بپا ہے آپکے غم کی ہر اک جا مجلس ماتم	ہر اک شیعہ ہے گریان خاک غم ڈالے ہوے سر مین
ہر اک بندار کو بغداد کے ہے آپکا دہ غم	برہنہ پا ہے ننگے سر ہے مضطر ہی جگر مین
کیا حضرت کو بیجان دیکے سم ہارون بے دین نے	پڑا اس غم سے اک وزن دل محبوب داور مین
کھلے ہین بال زہرا کے الم مین ابن جعفر کے	قیامت کا سمان ہے مرقد نفس پیمبر مین
غم موسی کاظم مین ہے بلبل نعرہ زن ہر دم	الم مین آپکے بالکل نہین ہی بو گل تر مین
بیان کرتی ہے رو کر پیٹکر سر بیوہ حضرت	رہون زندہ مین بیوہ ہوکے تنہا کیا مقدر مین

جناب موسے کاظم کے غم مین آج ہر لحظہ ۔۔۔ زمین کو ہے تزلزل آسمان ہر دم ہے چکر مین

نوحہ ۔ نمبر (۲۳)

جو ہے واصف جناب موسی کاظم اے روشن
وہ پائیگا خدا سے کوثر و فردوس محشر مین

ابتر اثر زہر سے ہے حال رضا کا ۔۔۔ بالکل نہین ہوتا ہے اثر کچھہ بھی دوا کا
سر پیٹتے ہین دیکھہ کے احباب و اقارب ۔۔۔ نیلا ہے جو رنگ آپکے ہر اک کف پا کا
رخ زرد ہے نیلا ہے بدن ضعف ہے کاری ۔۔۔ حضرت کو ہوا ہے یہہ اثر زہر دغا کا
بیچین بہت آپ ہین جو درد جگر سے ۔۔۔ بیتاب ہے دل دیکھکے یہہ اہل عزا کا
ماموں شقی و ستم آرا کے ستم سے ۔۔۔ سامان ہوا دلبر جعفر کی قضا کا
کی شاہ خراسان نے زمانے سے جو رحلت ۔۔۔ بیتاب ہے دل حضرت محبوب خدا کا
لاشے پہ نہین ہی جو کوئی آپکے گریان ۔۔۔ فردوس مین اک شور ہے حورونکی بکا کا
سر کھولے ہوے ساتھہ ہین لاشے کے ملایک ۔۔۔ اٹھا ہے جو تابوت امام دوسرا کا

نوحہ ۔ نمبر ۲۴

روشن یہہ ہے سب حضرت ناجی کی عنایت
شہرہ ہے ہر اک جا جو تری طبع رسا کا

مر گئے آج تقی شہ ذیشان افسوس ۔۔۔ حورین سر پیٹتی ہین کرتے ہین غلمان افسوس
آپ زندہ رہے جب تک سہے اعدا کے وہ جور ۔۔۔ جسکی کچھہ حد ہے نہ کچھہ جسکا ہے پایان افسوس
معتصم نے دیا بے جرم و خطا سم ایسا ۔۔۔ جس سے بیجان ہوی فور اشہ ذیشان افسوس
بیٹھکر روتے ہین سب خویش و موالی ہر دم ۔۔۔ چاک اس غم سے ہر اک کا ہے گریبان افسوس
غم نبی کو ہے حزین فاطمہ زہرا ہے آج ۔۔۔ کرتے ہر دم ہین جناب شہ مردان افسوس
دیکھکر آپکے تابوت کو روتے ہین محب ۔۔۔ سر کو ٹکراتے ہین کہہ کہہ کے مسلمان افسوس
سر برہنہ ہین جو تابوت کے ہمراہ نقی ۔۔۔ دیکھکر آپکو خندان ہین بد ایمان افسوس
کرکے مدفون امام دوجہان کی میت ۔۔۔ کہتے سب لوگ ہین باحال پریشان افسوس

نوحہ — نمبر (۲۵)

قبر پر کہتے ہین رو رو کے نقی اے روشن
ہو گئی لاش پدر خاکمین پنہان افسوس

ہے پریشان حال جو ابن تقی کا ہائے ہائے
غم سے دل ٹکڑے ہے ہر اک متقی کا ہائے ہائے

آپکی حالت ہر اک لحظہ ہوی جاتی ہے غیر
کیا اثر دکہلا رہا ہے سم شقی کا ہائے ہائے

سر سے پا تک نیلگون ہے تن اثر سے زہر کے
حال ابتر اب تقی کے ہے وصی کا ہائے ہائے

آج جو فخر سلیمان کا ہوا ہے انتقال
سر کہلا ہے قاف مین ہر اک پری کا ہائے ہائے

دیکے سم ابن تقی کو یہ خطا بے پیر نے
دل دکہایا فاطمہ کا اور علی کا ہائے ہائے

خاک اوڑائین کیون نہ سر پر آج سارے دوستدار
سر برہنہ ہے جناب عسکری کا ہائے ہائے

ہو گئے بن باپ کے ہے ہے جناب عسکری
خاتمہ اب ہو گیا حق کے ولی کا ہائے ہائے

نور عین احمد مرسل نے جو کی ہے قضا
کہہ رہا ہے قلب مضطر ہر نبی کا ہائے ہائے

نوحہ — نمبر (۲۶)

کیون نہ دنیا مین اندہیرا ہو کہ اے روشن چراغ
ہو گیا گل قبر زہرا و نبی کا ہائے ہائے

جناب عسکری کو جو شقی نے سم دیا ہے ہے
بدن اوسکے اثر سے ہو گیا ہے سب ہرا ہے ہے

جگر کے دلکے ٹکڑے گر رہے مین منہ سے ہر لحظہ
ہوا جاتا ہے پانی خون سارے جسم کا ہے ہے

بڑہا جاتا ہے ہر لحظہ ورم پاؤن کا ہاتونکا
ہر اک پل ہو رہا ہے سبز چہرہ آپکا ہے ہے

کیا بیدرد اوپر نہین صحبت ہوی حاصل
دیا بیدین نے ایسا آپکو زہر دغا ہے ہے

کوئی دم آپکو راحت نہین لینے دی اعدا نے
سہے تا زیست حضرت نے جفا و ستم جفا ہے ہے

نہ کرتے تھے گلا اعدائے دینکے ظلم کا حضرت
رہے تا زیست امت کیلئے صرف دعا ہے ہے

نبی کے بعد اونکی آل پر اعدا نے ہر لحظہ
ستم ایسے کئے دیکہا کسی نے نا سنا ہے ہے

تڑپتا ہے نہین قابو مین دل فرزند زہرا کا
تشنج ہے ہوی جاتے ہین ٹہنڈے دست و پا ہے ہے

ستم بیحد عدوے دین کے سہ کر آج اے روشن
موا ہے گیارہوان ہے شافع روز جزا ہے ہے

نوحہ نمبر (۲۸) سدا تھہری کونہی مرغوب اطاعت رب داور کی ٭ تمنا تھی نہ دلین آنکی آرام و بستر کی

حصۂ سوم

سلام نمبر (۱)

ہے رشک قمر چہرۂ تابان محمدؐ
دُر جس سے خجل ہین وہ ہین دندان محمدؐ

سو جان سے ہم کیون نہون قربان محمدؐ
ہمپر ہے سدا مجرئی احسان محمدؐ

عالم کے شہنشاہ ہین دربان محمدؐ
ای مجرئی قدسی ہین غلامان محمدؐ

ہین اشرف جم تابع فرمان محمدؐ
عالم کے ہین سرتاج گدایان محمدؐ

پیاسے موے دریا پہ عزیزان محمدؐ
صحرا مین لٹا مجرئی سامان محمدؐ

افسوس صد افسوس کہ غلطان ہی لہو مین
دریا کے کنارے دُرِ غلطان محمدؐ

اکدن مین ہزار ہا لعینوں کے جفا سے
برباد ہوا کٹ گیا بستان محمدؐ

اندھیر زمانہ ہوا اختر و دردا
جب ہو گئی گل شمع شبستان محمدؐ

سرسبز ہوا پھر نہ کبھی باغ جہان مین
ایسا ہوا برباد گلستان محمدؐ

ماتم مین شب و روز جگر بند علی کے
فردوس مین ہے چاک گریبان محمدؐ

تاریک رہے گی نہ کبھی قبر ہماری
آئیگا ہمیشہ مہ کنعان محمدؐ

کیا خوف ہی **روشن** تجھے میزان کا دم حشر
جب پلے پہ ہو مہر درخشان محمدؐ

سلام نمبر ۲

رات دن ہی میرے لب پر یا امیرالمومنین
یا علی یا شیر داور یا امیرالمومنین

تیری ہاتوں کے تصدق ای شہ عرش احتشام
دو ہوا جھولے مین اژدر یا امیرالمومنین

مہر و ماہ دونو ہین تیری بندۂ حلقہ بگوش
حکم ہی ہے کون باہر یا امیرالمومنین

بعد شہ کہتے تھے بانو کرکے موںہہ سوئے نجف
ہے غم و آفات مجھپر یا امیرالمومنین

[illegible]

باغیون نے باغ زہرا کردیے پامال ہائے
لٹ گیا میرا بھرا گھر یا امیر المومنین

غم سے شک سینہ ہی میرا خون ہوتا ہے جگر
یاد آتا ہے جب اصغر یا امیر المومنین

روؤن اکبر کیلئے یا روؤن اصغر کے لئے
یا پئے سبط پیمبر یا امیر المومنین

اہل بیت مصطفی کہتے تھے راہ شام مین
ہم ہین بلوے مین کھلے سر یا امیر المومنین

کیجئے یاد اپنی روشن کو ضریح پاک پر
از پئے سبط پیمبر یا امیر المومنین

سلام نمبر (۳)

قبر مین کیونکر نہ اوس مومن کی آئے بوتراب
ای سلامی جو کہ ہو دلسے فدائے بوتراب

دیکھکر حیران ہے حاتم سخائے بوتراب
فخر شاہان زمانہ ہے گدائے بوتراب

خلق دنیا مین ہوئے حیدر برائے فاطمہ
فاطمہ زہرا ہوین پیدا برائے بوتراب

خود خدا مداح ہے اور مصطفی ہین زبدان
کس زبان سے ہم کرین وصف وثنائے بوتراب

کرسئ و عرش برین خلد کی کیا اصل ہے
دلمین محبوب الہی کے ہی جائے بوتراب

ہے ملایک سے وہ بہتر عزت و توقیر مین
جس بشر کے دلمین ہو مہر و ولائے بوتراب

اقتدار اس سے فزون ہی کیا عجب اسکا اگر
مار کر دم مین نصاری کو جلائے بوتراب

بے رضاؤ اذن کوئی کام کرسکتے نہ تھے
تھے رسولان سلف ہم عقل و رائے بوتراب

دی نہ یک بوند آب کی ہی کسی بے پیر نے
مر گئے دریا پہ پیاسے دلربائے بوتراب

خشک لب بیجان جو خنجر سے ہوا ابن بتول
آج تک اس غم سے ہی تر چشم ہائے بوتراب

گر پڑی لاشہ پہ شہ کے زینب خستہ جگر
دل خراش و جان گزا اسکی صدائے بوتراب

ذاکر و مداح روشن تو جو سرور کا ہوا
ہے قسم حق کی یہہ ہی فیض عطائے بوتراب

سلام نمبر (۴)

روح زہرا و علی سے ہے محبت ہمکو
ہو ئیگی قبر مین اے مجرئی راحت ہمکو

راحت و عیش جہان سے ہے کراہت ہمکو
غم شبیر سے ہے مجرئی الفت ہمکو

زیر طوبا وہ ملی مجرئی راحت ہمکو
یاد کچھہ آئی نہ دنیا کی مصیبت ہمکو

اپنے محتاج ہین دنیا مین شہنشاہ و وزیر
مدح سرور سے ملی دین کی دولت ہمکو

عین دین ہی یہی اور یہی عین ایمان
نور عینین نبی سے ہی جو الفت ہمکو

چمن گلشن عالم سے ہوا جبکہ صفر
لیگئی خلد مین شبیر کی الفت ہمکو

شافع روز جزا ختم رسل ہین بخدا
ہو ی کسواسطے پھر خوف قیامت ہمکو

خنجر رنج والم قلب پہ چل جاتا ہے
یاد جب آتی ہی آقا کی مصیبت ہمکو

تیر بدکیش لگاتے تھے جو کہتے تھے حسین
خلق خالق نے کیا بہر ہدایت ہمکو

کٹگیا سر تو سر شہ سے یہ آئی آواز
ہو گئی اب غم دنیا سے فراغت ہمکو

قہر خالق سے ڈرو کہتے تھے عدا سے حرم
کیون ستاتے ہو تم اے اہل شقاوت ہمکو

نور سے ہوئیگی معمور لحد اے **روشن**
شہ دین اپنی جو دکھلائیگی صورت ہمکو

سلام نمبر (۵)

مجرئی شاہ کا دربان مین ہون
مونس و ہمدم رضوان مین ہون

مجرئی شہ کا ثنا خوان مین ہون
فخر قاآنی و خاقان مین ہون

قول ہے یہہ مرے ہر مطلع کا
مطلع مہر درخشان مین ہون

پنجتن کی ہے محبت دل مین
شکر حق صاحب ایمان مین ہون

رشک رضوان جنا ہون بے شک
گل زہرا کا ثنا خوان مین ہون

لٹگیا جامۂ تن سرور کا
مضطر و چاک گریبان مین ہون

ق

یون رجز خوان تھی شہ کرب و بلا
عرش کا فرش کا سلطان مین ہون

تم ہوا سے ناریو کافر بیشک　　قبلہ کعبۂ ایمان مین ہون
ورنہ نہین تمکو ہے میرا مطلق　　نجدا جامع قرآن مین ہون
مان مری فاطمہ ہے باپ علی　　فخر الیاس و سلیمان مین ہون
تجہپہ کیون ظلم و ستم کرتے ہو　　میہمان ہون ارے مہمان مین ہون

سلام　　یا علی سب کیجیے روشن کی مدد
اندنون مضطر و حیران مین ہون　　نمبر (۶)

ہمبر پہ ہین اللہ رے توقیر ہماری　　کیا اوج پہ ہے مجہر کی تقدیر ہماری
واصف ہین خوشا فکرت و تدبیر ہماری　　خو ہو گئی اب مدحت شبیر ہماری
ہم باغ رسول عربی کے ہین غزلخوان　　بلبل بہی اڑالی وہ ہے تقریر ہماری
فاقون مین یہہ کہتے تہے جوانان حسینی　　افسوس یہہ قدر اے فلک پیر ہماری
کیون اسکو مٹاتے ہو یہی کہتے تہے رو کر　　اے ظالمون اکبر تو ہے تصویر ہماری
کہتی تہی یہہ زینب نہ ردا چہین تو سر سے　　اے شمر ہے مان صاحب تطہیر ہماری
کہتے تہے یہہ عابد کے قدم اوٹہہ نہین سکتے　　اللہ بہت بہاری ہے زنجیر ہماری
ق
زینب پہ ہوا شبہ و شک ہند کو جسدم　　دی شہ نے صدا ہے یہی ہمشیر ہماری
کہتی تہی یزید ستم آرا سے یہہ زینب　　شہرون مین ہوئی شہرت و تشہیر ہماری
افسوس ہے افسوس ہے کی تو نے نہ ثابت　　تقصیر کچہہ اے حاکم بے پیر ہماری
کتا تہا سر سبط نبی تن سے دم دفن　　نیزہ پہ ہے بندہی زلف گرہ گیر ہماری

سلام　　روشن بخدا ہر الم و رنج و بلا مین
تائید پہ ہین سرور دلگیر ہماری　　نمبر (۷)

الم مین شہ کے جو رونا مجہے کمال آیا　　ہر اک کو نوح کے طوفان کا خیال آیا
علی کے وصف کا ہمکو مدام شوق رہا　　کبہی نہ غیر کی تعریف کا خیال آیا

علی کا نام گرامی جو اسپہ ہے کندہ — نگین دلمین ہمارے کبھی نہ بال آیا
سرور دلکو ہوا غم سے نبی ہیرے کو نچ کیا — مدد کو جبکہ لحد مین علی کا لال آیا
اجل سے بچکے کہان جاینگے جو ظالم ہین — مفر نہ ہوگا جو صیاد دیکے جال آیا
ہر اک بشر کو ہے لازم کہ راہ حق مین لٹا — کسی کے کام نہ بعد از وفات مال آیا
عزاے شاہ مین روتا ہون اور رلاتا ہون — سواے اس کے نہین اور کچھہ کمال آیا
جہان مین پہر ہوا تازہ علی کے ماہ کا غم — نظر فلک پہ محرم کا جب ہلال آیا
زمین لرزگئی ہر اک عدو ہوا ششدر — ہوے جدا علی کا جو نو نہال آیا
ہزار حیف کیا شمر نے حسین کو قتل — نہ خوف رب نبی کا اوسے خیال آیا
ہر ایک ماہ علی خونمین غرق ہوگیا ہاے — نبی کی آل پہ تا ظہر کیا زوال آیا
سلام گوئی مین اوستاد عصر مین ناجی — نہ زندہ آتش و ناسخ کو یہہ کمال آیا

سلام — صدا ہے باغ سخن کی بہار اے روشن نہ حسن فکر پہ اپنے کبھی زوال آیا — نمبر (۸)

دکھہ ظالمون سی ہر دم زینب جو پارہی ہی — ہر بار جان مضطر ہونٹھو پہ آرہی ہے
راحت وطن مین پائی نہ کعبہ مین امان بہی — فوج یزید شہ کو ہر جا ستارہی ہے
پیاسے ہین تین دنکے لاشے بہی ہین اٹہائے — تقدیر رنج کیا کیا شہ کو دکہا رہی ہے
نرغے مین اشقیا کے شبیر ہین جو پیاسے — ہر دم صداے گریہ زہرا کی آرہی ہے
پانی نہ ہے میسر نا دود ہے برابر — اصغر کی جان ہے ہے ہونٹھو پہ آرہی ہے
کھائے طمانچے منہ پر چھینے گئے ہین گوہر — واحسرتا سکینہ کیا دکہہ اٹہا رہی ہے
مارے گئے ہین سرور افسوس بنت حیدر — بی بی کے خون دلکا غم شہ کا کہا رہی ہے
سردار بحر و بر کے دن رات آہ غم سے — اشکو نکا اپنے زینب دریا بہا رہی ہے
ہین سعونے دیتے اعدا نا رونے دیتے اعدا — بعد حسین عترت کیا رنج اٹہا رہی ہے

مرنے سے تیرے بہیا بیکس ہوی بہہ دکہیا — بہہ لاش شہ پہ زینب رو رو کر سنا رہی ہے
مقتل سے سوئے کوفہ اونٹو پہ سر برہنہ — عترت رسول حق کی افسوس جا رہی ہے

سلام — نمبر (۹)

خیمے جلے لٹا مال روشن لکھو وہ کیا حال
اشرار کی شرارت دلکو جلا رہی ہے

طلب جو خدا سے کیا آجنگ — ملا مجکو اوس سے سوا آجنگ
ثنائے کف پائے سرور سے ہے — دماغ آسمان پر مرا آجنگ
ہمیشہ ہے جبریل واصف مرا — جو کی مین نے شہ کی ثنا آجنگ
زہے قبۂ ماہ زہرا کی ضو — کہ مہر مبین ہے فدا آجنگ
علی کے سوا کوئی آفاق مین — نہ ذی رتبہ ایسا ہوا آجنگ
نہین ہے غم شہ سے ایکدم فراغ — پیمبر ہین صرف بکا آجنگ
نبی و علی و بتول و حسن — غم شہ مین ہین مبتلا آجنگ
تلاطم ہے دریا کو لرزان ہے کوہ — اثر ہے غم شاہ کا آجنگ

سلام — نمبر (۱۰)

در شہ پہ پہونچون شتاب اے کریم
یہ روشن کی ہے التجا آجنگ

لگائی آگ ہزارون کے آشیانونکو — ملائے خاک مین اعدا باغبانون کو
فدا ہین گنبد پر نور ماہ زہرا پر — عبث نہین ہی جو گردش ہی آسمانونکو
جنا نہین پائین گے وہ لوگ گہر جواہر کے — جنہون نے لعل علی پر دیا ہے جانونکو
عزائے شاہ مین نالے جو ہین مرے لب پر — زمین کو لرزہ تزلزل ہے آسمانونکو
تڑپتے ریت پہ ہین دست بازوی سرور — کیا ہے قطع لعینون نے دونو شانونکو
ق
نہ تار مو کوئی ٹوٹے یہہ چاہتے ہین بتول — جو کرتے گیسو نہین دلبرون کی شانون کو
ملا یا خاک مین ہے ہے بصد جفا و ستم — سپہر نے اسد اللہ کے نشانون کو

یتیم ہون مین سکینہ نے شمر سے یہہ کہا — گہر کیو اسطے زخمی نکر تو کا نو نکو

سلام — نمبر (۱۱)

ملا نہ خاک بہی سے خیمے مین شہ کی ای روشن
گمان سیم و طلا کا تہا بد گمانون کو

جو صرف غم سبط پیمبر نہین ہوتا — اے مجرئی خلد اوسکو میسر نہین ہوتا
مدح دہن شاہ سے شیرین و سخن ہے — ایسا مزۂ قند مکرر نہین ہوتا
گریان پسر ساقی کوثر کے مین غم مین — دریا مری آنکہون کے برابر نہین ہوتا
مین آئینہ روی علی کا ہون ثنا خوان — میرا کبہی ہم رتبہ سکندر نہین ہوتا
ہون پادشہ دین کا گدا فضل خدا سے — سلطان کوئی میرا کبہی ہمسر نہین ہوتا
ہے قصد کہ جاؤن نجف و کرب بلا کو — پر حیف مقدر مرا رہبر نہین ہوتا
شہ کہتے تہے کیونکر نہ مین رونکو فراموش — دل سے غم عباس دلاور نہین ہوتا
فرماتے تہے شہ داغ ہے بیٹے کا قیامت — اس رنج سے غم کوئی بہی بڑہکر نہین ہوتا
ق
غم مین علی اصغر کے یہی مان کا بیان تہا — پہلو مین جو نوای مری دلبر نہین ہوتا
سر پیٹتی ہون ہوتی ہے حالت مری تغیر — دلکو مرے چین اے مہ انور نہین ہوتا

سلام — نمبر (۱۲)

روشن جو ہے واصف نبی و آل نبی کا
اوسکو خطر مرقد و محشر نہین ہوتا

مصروف ہے مدح شہنشاہ زمن مین — اس کام کو گویا ہے زبان میری دہن مین
شبیر کی مدحت کا زہے فیض کہ ہم کو — کامل کیا خالق نے سخن گوئی کے فن مین
ہون مدح سرا ے گل گلزار پیمبر — سکتا مری نغمون سے ہی بلبل کو چمن مین
کرتے ہین ثنا عارض و زلف شہ دین کی — ساکن ہین حلب مین کبہی ہم گاہ ختن مین
دنیا کیلئے دشمن جان ہوگئے اعدا — رہنے نہ دیا سید والا کو وطن مین
سر کٹ گیا تن سے پسر شبر خدا کا — باجون کا ہے اک غل سپہ عہد شکن مین

دنیا مین سیہ آندہیان چلنے لگین اکبار — خورشید نبی ظلم کے جب آیا گہن مین
شہ پر پس مردن یہہ لعینون نے کیا ظلم — باقی نہ رکہا جامۂ کہنہ بہی بدن مین
سر کہول دیا فاطمہ نے خلد مین اپنا — دیکہا جو بندہے بازوئے زینب کو رسن مین
دربار مین زینب جو رسن بستہ کہڑی ہے — گریان سر سردار دو عالم ہی لگن مین

سلام — نمبر (۱۳)

روشن بخدا تاجی کا یہہ فیض ہی سارا
ہر جا جو سخن گوئی کا چرچا ہے دکن مین

رنج اکبر کا دل نالان مین ہے — نشتر غم مجرئی شریان مین ہے
کیا ذقن اکبر کا ہے پر نور واہ — شرم سے یوسف چہ کنعان مین ہے
اہل دنیا کی ستایش ہے عبث — لطف بس مدح شہ ذیشان مین ہے
سلک دُر کیونکر نہ نظرون سے گرے — گوہر اشک اپنی ہر مژگان مین ہے
جو ہے حصہ کا وہ ملتا ہے دلا — کس لئے تو فکر آب و نان مین ہے
نہر پر پیاسا موا سبط نبی — شور آب کوثر و عمان مین ہے

سلام — نمبر (۱۴)

سنکے سنگین دل بہی ہین روشن حزین
کیا اثر ذکر شہ ذیشان مین ہے

ہر ایک بزم مین اک شورش بکا ہو جائے — بیان جو مجرئی احوال شاہ کا ہو جائے
چلے ہین حضرت عباس جانب دریا — نہیب وہ ہے کہ دل آب شبر کا ہو جائے
کہا حسین نے اکبر مرا جئے یارب — سنان سے زخمی جگر یا تن یا پکا ہو جائے
سنے جو لعل ید اللہ کے قتل کا احوال — کلیجہ موم کے مانند سنگ کا ہو جائے
لباس شاہ کے لینے کا گر سنے احوال — کتان کی طرح جگر چاک ماہ کا ہو جائے
جہان ہو تیرہ و تاریک چشم مردم مین — بیان جو حال چراغان شام کا ہو جائے
ابو تراب جو آئے مدد کو اے روشن — فرار قلب سے دہڑکا فشار ہو جائے

سلام نمبر (۱۵)

مری زبان ہے بدحت سرور کیواسطے — ممبر مرے لئے ہے ہین ممبر کیواسطے

سینہ ہین ہی جگر غم اکبر کیواسطے — پہلو مین دل ہے ماتم اصغر کیواسطے

تہا سم جناب حضرت شبیر کیواسطے — خنجر تہا بوسہ گاہ پیمبر کے واسطے

ق

جہڑتے تہے ہائے ساتہہ تیغین ہزار ہا — مظلوم کے غریب کے یک سر کیواسطے

ہاتون پہ لیکے اصغر معصوم کو حسین — دیتی تہی رنین خالق اکبر کیواسطے

کہتے تہے اشقیاسے یہہ مرتا ہے بے آب — پانی پلاؤ اسکو پیمبر کیواسطے

ق

بولا یہہ سنکے حرملا ے شاہ مشرقین — پانی کے بدلے تیر ہے اصغر کیواسطے

زینب یہ روکے کہتی تہی سرور کی لاش پر — کیا کیا الم ہین آپکی خواہر کیواسطے

بلوا ہے شامیونکا نہین کوئی سرپرست — محتاج ہوگئی ہون مین چادر کیواسطے

موت آئے کسطرح مجہے دنیائے زشت مین — تہی رنج وغم یہہ زینب مضطر کیواسطے

کرب وبلاسے شام تلک اہلبیت کی — تہی ساربانی عابد مضطر کیواسطے

قید الم مین آپکا روشن ہے یا حسین — دیجے نجات خالق اکبر کیواسطے

سلام نمبر (۱۶)

سینہ پہ ہے فاطمہ کے شمر لعین ہے — خورشید کو لرزہ ہے تزلزل مین زمین ہے

خولی کی سنا پر جو سر سرور دین ہے — روتے ہین ملک کانپ رہا عرش برین ہے

جو راکب دوش نبی رب ہدا تہا — سر اوسکا کہین ہے تن صد چاک کہین ہے

جس حلق مبارک کے نبی لیتے تہے بوسے — اوس حلق پہ قاتل کا روان خنجر کین ہے

روتی ہین نبی زادیان بلوہ مین کہلے سر — ہنستے ہین لعین کوئی خدا ترس نہین ہے

سر دیکہہ کے اکبر کا یہی کہتے تہے رہرو — کیا چاند مہ فاطمہ زہرا کا حسین ہے

نیچے سر سرور رہے اور تخت پہ حاکم — اے چرخ ترے دور مین انصاف یہی ہے

حیدر کے حرم بستۂ زنجیر کھڑے ہین ۔ افسوس کہ منحوس لعین تخت نشین ہے

سلام نمبر (۱۷)

ہے تجکو نکر بین کا ڈر کس لئے روشن
مرقد مین حسین ابن علی زیر زمین ہے

کام کیا مجکو زر و جاگیر سے ۔ ہے غنی دل مدحت شبیر سے
عازم جنت ہوئے جب مجتبا ۔ بہر گیا سارا جہان شبیر سے
روئے سب اہل حرم اکبر نے ہائے ۔ لی جو رخصت سرور دلگیر سے
ف
کہتے تھے شہ حرملہ سے ای لعین ۔ کیا ہوا جرم اصغر بے شیر سے
اسکی مادر سے کہون کیا جا کے مین ۔ کیا ملا تجکو جو مارا تیر سے
تین دن کی پیاس مین شمر لعین ۔ کاٹ ڈالا حلق شہ شمشیر سے
بعد مردن اشقیا نے ہائے ہائے ۔ لے لیا جامہ تن شبیر سے
شام کے رونے تھے سارے اہل کین ۔ عابدین کے نالۂ شبگیر سے
بولے عابد ظالمو کیونکر چلون ۔ پاؤن زخمی ہین مری زنجیر سے
اہلبیت مصطفی رونے لگے ۔ جبکہ شہ رخصت ہوئے شبیر سے

سلام نمبر (۱۸)

تنگ ہے روشن تمہارا یا حسین
ظلم و جور و آسمان پیر سے

غم سے اکبر کے پھوپی کا شیشۂ دل چور ہے ۔ مضطرب ماں ہے جگر مین باپ کے ناسور ہے
تخت کے اوپر سلامی حاکم معزول ہے ۔ زیر تخت افسوس سرور کا رخ پرنور ہے
اللہ اللہ کیا مصیبت ہے شہ دلگیر کی ۔ حیدر صفدر ہین محزون فاطمہ رنجور ہے
کشتۂ راہ خدا ہونگا مین کہتے تھے حسین ۔ احتیاج غسل کیا کیا حاجت کافور ہے
تیز کرکے تیغ کین کہتا تھا یہ شمر لعین ۔ خون بہانا آل احمد کا مجھی منظور ہے
حلق پر خنجر روان ہے پر نہین مطلق خبر ۔ عشق حق مین فاطمہ کا لعل ایسا چور ہے

ہین کھڑی سجاد بیکس پر نظر کرتا نہین
کسقدر ابن زیاد بیحیا مغرور ہے

چشم شہ اکبر کے ماتم مین ہی اتبک اشکبار
کس قیامت کا یہہ رنج وغم ہی کیا ناسور ہے

روضۂ سبط پیمبر کی ہی فرقت مجھپہ شاق
کیون نہ مین نالے کرون بلبل چمن سے دور ہے

سو طرح سے ایک مضمونکو سدا باندھا کیا
حیدر کرار کا وصف نہین مجبور ہے

سلام — نمبر (۱۹)

مدح خوانون مین جناب حیدر کرار کے
نام روشن کا ازل کے روز سی مشہور ہے

خق کو پسند مجرئی اوسکا کلام ہے
حب مئے ولائے علی جو مدام ہے

آمادہ قتل شاہ پہ جو فوج شام ہے
بیتاب خلد مین دل خیر الانام ہے

درکار ہے قلم ہمین طوبیٰ کی شاخ کا
منظور مدح سرور عالی مقام ہے

سنگ غم حسین سے شیشہ ہے دلکا چور
اشکون سے میری چشم کا لبریز جام ہے

گہ وا حسن زبان پہ ہے گہ وا حسین
زہرا حزین جنا نمین سدا صبح و شام ہے

بے اذن جسکے گھر مین نہ آئے کبھی ملک
بلوبین آل اوسیکی غضب کا مقام ہے

گھر جل گیا اسیر ہوے آہ بکسی کی
بنت علی پہ صبر کا بس اختتام ہے

بے محمل اہلبیت روانہ ہین سوے شام
عابد کے ہاتہین شترونکی زمام ہے

ناظم ہون ملک نظم کا فضل اللہ سے
میری سخن سے صاف عیان انتظام ہے

سلام — نمبر (۲۰)

قصر گہر بہشت مین روشن تو پائیگا
مداح نعل حیدر عالی مقام ہے

شرمندہ مہر ہے رخ انور کے سامنے
سنبل خجل ہے زلف معنبر کے سامنے

شبیر زیر تیغ ہین خواہر کے سامنے
خواہر تڑپ رہی ہے برادر کے سامنے

خفا نہین ہی تخت سلیمانکی کچھہ بساط
رتبہ ہے پست رفعت ممبر کے سامنے

سنکر مصائب شہ والا جو روتے ہین
وہ سرخرو ہین خالق اکبر کے سامنے

دو ٹکڑے ایک وار مین فی الفور ہو گیا
مرحب تہا کیا درندہ اژدر کے سامنے

ق

ہوش اوڑ گئے لعینون کی حیدر نے جس گہڑی
گاڑا علم کو قلعہ خیبر کے سامنے

نعرہ کیا وصی جناب رسول نے
دعوی ہو جسکو آئے وہ حیدر کے سامنے

روباہ سان سپاہ فراری ہوی تمام
آیا نہ کوئی حق کے غضنفر کے سامنے

کہتی تہی کبرا چین سے سوتی مزار مین
ہوتا جہان کو بنج جو شوہر کے سامنے

آل نبی بندی ہوی رسی سے ہائے ہائے
استادہ ہین یزید ستمگر کے سامنے

سلام	روشن ہے کیا ضیاء مہ و مہر آسمان شمع مزار حیدر صفدر کے سامنے	نمبر ۲۱

کیا انقلاب ہے فلک بے مدار کا
نیزے پہ سر ہے دوش نبی کی سوار کا

کیا خوف ہے صراط کا کیا ڈر ہے نار کا
بندہ ہون مین غلام شہ ذوالفقار کا

تاریک میری قبر رہے گی نہ زینہار
داغ جگر چراغ بنیگا مزار کا

پرسان حال کوئی نہین کربلا مین ہائے
ہے ظلم شاہ پر سے پہنا پکار کا

جو بوسہ گاہ حضرت خیر الانام ہو
خنجر ہو اوسپہ حیف روان ناپکار کا

پامال اوسکا جسم کرین گہوڑون سے عدو
پروردہ ہو جو بنت نبی کے کنار کا

پیوند خاک سب ہوے پر جلتی ریت پر
لاشہ رہا امام غریب الدیار کا

سن سن کے سورہ کہف کا کہتے تہی راہ رو
زیب سنان یہ سر ہے کسی دیندار کا

ق

عابد پہونچے سے راہ مین کہتے تہی بار بار
راحت ہے مجکو ٹوٹنا تلوئین خار کا

راضی ہون مین رضائے خدائے کریم پر
شکوا دوا کا ہے نہ گلا ہے بخار کا

سلام	روشن ہر ایک دیدہ تر اپنا بہر شاہ لاریب و شک جواب ابر بہار کا	نمبر (۲۲)

مطلع ہمارا رشک دہ آفتاب ہے
فضل خدا سے شعر ہر اک انتخاب ہے

ممدوح میرا وہ شہ گردون جناب ہے — نقش قدم سے جسکے خجل آفتاب ہے
لب پر مرے جو منقبت بوتراب ہے — دل حاسدون کا مجرئی جلکر کباب ہے
احوال حشر سے مجھے کیون اضطراب ہے — روشن رسول حق کا کرم بے حساب ہے
بے گور لاشہ پسر بوتراب ہے — بلوے مین فاطمہ کی بہو بے نقاب ہے
ایسا غم حسین مین روتا ہون روز و شب — دریا ہے منفعل متحیر سحاب ہے
اکبر کے غم مین ماتم اصغر مین ہی یہ حال — تسکین جگر کو ہے نہ مرے دلکو تاب ہے
کہتے تھے شاہ سینہ کو ناشاد بانہ شمر — دم گھٹ رہا ہے دلکو مری اضطراب ہے
تکلیف سہ رہے ہین دم قتل شاہ دین — تر ہے گلوئے پاک نہ خنجر مین آب ہے

سلام	روشن ترے کلام مین فضل الہٰی وہ درد ہے کہ چشم زمانہ پر آب ہے	نمبر (۲۳)

جو بین نے جبہ سائی کی در سلطان والا پر — دماغ اسے مجرئی پہونچا مرا عرش معلی پر
مصیبت کب پڑی اسطرح کی ایوب و یحییٰ پر — ہوی ظلم و ستم ای مجرئی جو جان زہرا پر
لہو دل ہو گیا صدمہ ہوا یہہ شاہ والا پر — سلامی کٹ گئے جب بازوی عباس یاور پر
خطا صدحیف ثابت ایک بھی کرتا نہین کوئی — ہزارون تیر چلتے ہین تن فرزند زہرا پر
امام دوجہان کہتے تھے رنج و غم کی کیا پروا — ہماری ہی نظر خوشنودئے خلاق یکتا پر
بنی بیوہ دلہن اک کا دولہا مر گیا ہے ہے — گرا کوہ الم وا حسرتا غربت مین کبرا پر
موے یکدم نہین دو بہائی چچا کو باپکو روئے — ہوئے جو تھے بر بین یہہ ستم بالی سکینہ پر
گلا کاٹا گیا سرور کا بے چادر ہوی بانو — ستم وہ فخر آدم پر ہوا یہہ فخر حوا پر
پھرائے دربدر باندہی رسن زینب کے شانون مین — نہ آیا رحم بے دینون کو کچھ بھی فخر سالا پر

سلام	مزار و حشر کا خوف و خطر کیا تجکو ای روشن شہنشاہ دو عالم کام آئینگے ہر اک جا پر	نمبر ۲۴

جو مدح خوان آل رسول کبار ہے — وہ مورد عنایت پروردگار ہے
شہ کی عزا مین چشم مری اشکبار ہے — ٹکڑے جگر ہین مجرئی سینہ فگار ہے
کیا نیک کام میری زبان نے کیا پسند — ہر وقت مدحت اسد کردگار ہے
بعد فنا کریگا وہ باغ جنا کی سیر — روح علی و فاطمہ پر جو نثار ہے
جاتا اگر خدانے تو ہم لوگ روز حشر — اوسکی جلو مین ہونگے جو دلدل سوار ہے
اسوار جو کہ ہوتا نہا دوش رسول پر — سر اوسکا ہاے نوک سنان پر سوار ہے
کشتے سپاہ شام کے مدفون ہوا ئے فلک — لاش حسین بے کفن و بے مزار ہے
کیونکر چلون لعینون سے سجاد کہتے تھے — زنجیر پاؤن مین ہے بدن مین بخار ہے
بلوے مین سر کھلا ہوا زینب کا دیکھکر — نوک سنان پہ شاہ کا سر بیقرار ہے
روشن پل صراط کا ہمکو خطر نہین — حامی ہمارا یاد شہ ذوالفقار ہے

سلام نمبر (۲۵)

وارد جو کربلا مین امام زمن ہوے — دشمن ستم شعار بصد مکر و فن ہوے
دنیا مین جو کہ راہ رو مامومن ہوے — وہ مبتلائے آفت چرخ کہن ہوے
فضل خدا سے شامل احوال ہو گیا — اہل زبان معرف اہل دکن ہوے
قطرے عرق کے روئے شہ دین سے جب گرے — خجلت سے آب در ثمین عدن ہوے
لعل علی جو ہو گیا دریائے خون غرق — خون غم سے قلب لعل و عقیق یمن ہوے
جسوقت شاہ عرش نشین قتل ہو گئے — دریائے دیدہ ہای ملک جوشزن ہوے
شبیر قتل ہو گئے گھر ہو گیا تباہ — ناموس شبیر حق کے اسیر محن ہوے
گھر جلگیا اسیر ہوے آہ تک نہ کی — زینب پہ ختم بنت نبی کے چلن ہوے

سلام نمبر (۲۶)

روشن بکا کا شور نہ تب تک ہوا بلند
جب تک نبی نہ زیب دہ انجمن ہوے

زمین پیدا ہوی پہلے نہ اور چرخ کہن سے پہلے
خدا کے بعد ہین سب سے سلامی پنجتن پہلے

علی و فاطمہ سے کوثر و گلزار جنت لین
غم سرور مین روکر خوب اہل انجمن پہلے

جہان بزم عزائے شاہ والا ہوتی ہی برپا
وہان تشریف لاتے ہین رسول ذوالمنن پہلے

ہزار افسوس موت آئی نہ مجکو مان یہہ کہتی تہی
قضا تم کر گئے اے اصغر غنچہ دہن سے پہلے

یہہ غل تہا بعد قتل شہ ابہی دم لو نہ ای یارو
کرو پامال گہوڑون سے شہ دین کا بدن پہلے

بیان کرتی تہی لاش شہ پہ زینب اے برادر جان
نہ یہہ دن دیکہتی ای کاش مرتی یہہ بہن پہلے

عوض کنگنے کی رسّی دست کبرا مین بندہی ہے
ہوی ہوگی نہ دنیا مین کوئی ایسی دلہن پہلے

بہت سا شمر کا فر کو دیا انعام حاکم نے
برائے نظر لایا جب سر شاہ زمن پہلے

کہا وقت رہائی رو کے عابد سے سکینہ نے
سکینہ کے گلے سے کہولدو بہیا رسن پہلے

بہ فضل حق ہین اب محسوب شہ کے مدح خوانون مین
نہ آتا تہا ہمین بالکل سخن گوئی کا فن پہلے

نمبر (۲۷)	ہر اک بزم عزائے شہ مین نوحہ پڑہ کے ای روشن دعا کر پہر طول عمر سلطان زمن سے پہلے	سلام

بہرتے ہین شہ دین کے محبت کا جو دم ہم
خالی نہین یہہ پائین گے طوبی و ارم ہم

رہتی ہین شب و روز جو بادیدۂ نم ہم
کرتے ہین دل احمد مختار کا غم ہم

پیاسے موی امت کے لئے گہر بہی لٹایا
سر پیٹین نہ کیون پہر شہنشاہ امم ہم

فرماتے ہین عباس کہ اسکا ہے بڑا غم
پیاسے رہین سب اور ہون سقای حرم ہم

پامال کرینگے تن شہ کہتے تہے اعدا
کچہہ شمر سے یہہ ظلم کرینگے نہین کم ہم

ق

رستے مین سر شاہ سے کہتے تہی یہہ عابد
کب تک سہین بیڑیون کی بار یہہ ستم ہم

آہستہ چلو کہتے تہے اعدا سے یہ عابد
یہہ ضعف سے گر پڑتے ہین ہر ایک قدم ہم

ہین بیڑیون کے رگڑون سی جو پنڈلیان زخمی
چل سکتے نہین راستہ خالق کی قسم ہم

روشن در حیدر کے گدا ہم ہین ازل سے
کیونکر نہ ہو دنیا مین بہلا اشرف جم ہم

سلام نمبر (۲۸)

ترک سرور نے مدینہ کو کیا ہے جب سے / چین مرقد میں محمد کو نہیں ہے تب سے
آئے ہیں کعبہ میں سلطان دو عالم جب سے / در پئے قتل ہیں واں بھی ستم آرا تب سے
ہوئے وارد شہ دیں کرب و بلا میں جب سے / ظلم اعدا سے نہایت ہیں مکدر تب سے
روک کر شاہ کو حر تھا جو نہایت نادم / اسلئے شہ پہ فدا ہو گیا پہلے سب سے

قطعہ

مر گیا تیر سے اصغر تو کہا سرور نے / ایسے لعینو نہیں میں چاہونگا پانی اب سے
مرے بچوں کو تلک قتل کیا ہے تم نے / پاؤگے اسکی سزا حشر میں تم سب رب سے

روز عاشور کو سب تشنہ دہن ہو گئے قتل / آرزو تھی جو شہادت کی ہر اک کو شب سے
مرے شیعوں کو دو عالم میں تو خرم رکھنا / زیر خنجر بھی یہ سرور کی دعا تھی رب سے
صبر دے بالی سکینہ کو الم میں مری تو / سر شہ نیزہ پہ کرتا ہے دعا یہ رب سے
دہن شاہ کو غنچہ نہ کہوں گا ہرگز / برگ گل کو نہ کبھی دونگا میں نسبت لب سے

سلام نمبر ۲۹

یا علی بہر خدا بہر جناب احمد / کیجے امداد پریشان ہی یہ روشن کب سے

فریاد لب پہ اور جگر پر محن رہے / دل میں اگر رہے تو غم پنجتن رہے
یارب یہ آرزو ہے کہ ہنگام انتقال / میری زباں پہ نام حسین و حسن رہے
خوف فشار و خوف نکیرین کیا مجھے / کرب و بلا کا جب مری تن میں کفن رہے
سیراب ہوں فرات سے حیوان تک اے فلک / عترت رسول پاک کی تشنہ دہن رہے
اے وائے حلہ پوش جو عالی وقار ہو / تن میں نہ اونکے بعد فنا پیرہن رہے
کشتے سپاہ شام کے مدفون ہوئے سپہر / بے سر زمیں پہ لاش امام زمن رہے
پہونچے جو مقتل شہدا میں تو دیر تک / لاشوں پہ اہل بیت نبی سینہ زن رہے
کیا ہو بیاں جو بنت ید اللہ نے دکھ اٹھائے / تا مرگ بازوں پہ نشان رسن رہے

غم مین پدر کے سید سجاد نامدار — چالیس سال مورد رنج و محن رہے
زینب یہہ کہتی تہی کہ قضا آئی ای کریم — تا چند قید خانہ مین یہ خستہ تن رہے
آسودہ ہین وضیع و شریف انکی ذات سے — بے رنج اے کریم یہہ شاہ دکن رہے

روشن علیؔ ہین بہر مدد کچہہ خطر نہین
درپے جفا کے لاکہہ یہہ چرخ کہن رہے

سلام — نمبر ۳۰

تیغ عریان ہے دست حیدر مین — ڈر سے رعشہ ہے جسم عنتر مین
جان لیتی ہے آتش غم شاہ — ایسی سوزش کہان ہے اخگر مین
آگ سینہ مین ہے غم شہ کی — جل رہا ہے دل اپنا مجمر مین
خوبیان فضل حق ہین سو سو — مری تیغ زبان کی جوہر مین
بعد مردن ملا لحد مین وہ چین — تہا مین گویا کنار مادر مین
تیز پروازی ہے ہما سے فزون — شہ کے گنبد کے ہر کبوتر مین
یاد اکبر مین کہتی تہی بانوؔ — دل مرا بیقرار ہے بر مین
رکتا تہا بار بار خنجر کین — خشکی ایسی تہی شہ کے حنجر مین
چلگیا حلق شاہ پر خنجر — تفرقہ ہو گیا تن و سر مین
فیض شبیر سے سلام اکثر — کرلیا مین نے نظم دم بہر مین

یہہ سلام اپنا چل کے ای روشنؔ
پڑہ تو شہ کے ضریح انور مین

سلام — نمبر (۳۱)

آفاق مین مجرائی محرم ہے ہمیشہ — ہر سال نیا شاہ کا ماتم ہے ہمیشہ
دو روز بہار چمن باغ جہان ہے — گل ہے نہ سدا اور نہ شبنم ہے ہمیشہ
یاد غم شبیر نہ ہو جائے فراموش — اسواسطے دنیا مین محرم ہے ہمیشہ
غم شاہ زمن کا ہے سرور دل مومن — تقریب خوشی مین بہی مقدم ہی ہمیشہ

۱۷۳۴۷

ہے یہہ سبب غسل پیمبر کے جہان مین — ذی قدر و شرف چشمۂ زمزم ہے ہمیشہ
جنت سے نکلتے نہ وہ ہم کاہکو ہوتے — ہمپر کرم حضرت آدم ہے ہمیشہ
چشم نبی و فاطمہ و حیدر و شبر — غم مین شہ ابرار کے پرنم ہے ہمیشہ
تا عرش جناب احدی فرش سے لیکر — سبط نبی پاک کا ماتم ہے ہمیشہ
قسمت سے کہتے ہین کہ فردوس برین مین — حر حضرت شبیر کا ہمدم ہے ہمیشہ
دل چاک ہے غم سے جگر خیر النسا کے — مجروح مرا دیدہ پرنم ہے ہمیشہ

سلام — نمبر (۳۲)

ہے دافع ہر غم غم سلطان دو عالم
روشن تجھے دنیا کا عبث غم ہی ہمیشہ

تہا غسل کو شبیر کے خون بدن افسوس — اور گرد بیابان تہی بجائے کفن افسوس
ہر وقت نیا ظلم تہا ہر دم تہا نیا جور — دشمن شہ بیکس کا تہا چرخ کہن افسوس
قاسم کو کیا قتل ستمگارون نے رن مین — روتے رہے مرقد مین جناب حسن افسوس
مان کہتی تہی لاش علی اکبر پہ یہہ روکر — کیا مجکو دغا دیگئے ای گلبدن افسوس

ق

جب شام کے زندان مین سکینہ نے قضا کی — سر پیٹتی تہی بانوئے شاہ زمن افسوس
لب پر یہہ فغان تہی کہ مجہے موت نہ آئی — راہی ہوی جنت کو مری کم سخن افسوس
زندان سے تا زیست نہین پائی رہائی — بی بی کے گلے مین رہی تنگ رسن افسوس
پہنی ہوی تہی رخت نیا ہند کی بیٹی — تہا جسم سکینہ مین لباس کہن افسوس
ہر بار چمن مین یہی کہتے ہین عنادل — سرسبز لٹا شاہ کا سارا چمن افسوس

سلام — نمبر ۳۳

کیا بد ہے مقدر ترا ای روشن نالان
دیکھا نہین اب تک در شاہ زمن افسوس

مضمون آتے ہین مری لب پہ نئے نئے — تیغ زبان دکہاتی ہی جوہر نئے نئے
آتا ہے جب خیال گلوئے حسین کا — چلتے ہین میری قلب پہ خنجر نئے نئے

روتا ہون نور عین نبی کے جو غم مین مین
ہر چشم سے نکلتی ہین گوہر نئے نئے

ہاے ہاتہہ کٹ گئے ملبوس لٹگیا
بعد فنا ستم ہوئے شہ پر نئے نئے

ق

زینب یہہ بین کرتی تہی رو رو کے لاش پر
ہوتے ہین ظلم ہم پہ برادر نئے نئے

لوٹا ہمین اسیر کیا گہر جلا دیا
کرتے ہین ظلم اہل ستمگر نئے نئے

بلوے ہین بیردا پہری مرنے سوا آپ کے
رنج والم ہین ہم پہ یہ خواہر نئے نئے

محتاج اکر دیا کو ہوئے آل مصطفےٰ
بلوا ہے اور دشمن داور نئے نئے

بازو رسنمین پاؤن مین ہین دہری بیڑیان
دکہہ سہہ رہے ہین عابد مضطر نئے نئے

رو کر سکینہ کہتی تہی سرور کی لاش پر
بے پیر ظلم کرتے ہین ہم پر نئے نئے

دُر چہنگئے رسن مین بندہا ہے مرا گلا
دکہلا رہا ہے رنج مقدر نئے نئے

سلام

امداد جلد کیجئے روشن کی یا حسین
غم دیرہا ہے گنبد اخضر نئے نئے

نمبر (۲۴)

کس جا ہمین ہی پہری رنج و محن کی چال
ہے شش جہت مین بزم غم پنجتن کی چال

بہولی نہ کوئی قاسم ناکتخدا کا چال
اسواسطے ہے بیاہ مین بزم محن کی چال

ق

مادر بلا ہین دور سے لیتی تہی بار بار
جب دیکہتی تہی اکبر گلگون بدن کی چال

پڑہکر درود کہتے تہے جن و ملک تمام
اس نوجوان کی ہے رسول زمن کی چال

خنجر چلا گلے پہ نہ مطلق گلا کیا
ایوب سے تہی بڑہ کی شہ بیوطن کی چال

چلنا جسے محال تہا پہنا یا طوق اوسے
تہی کربلا مین یہہ بدچلن کی چال

رونیکا ہے مقام کہ بے پیر راہ مین
ہنستے تہے دیکہکر حرم پنجتن کی چال

ق

راہب نے جب سر شہ دین سے سنی کلام
دل سے قبول کی نبی ذو المنن کی چال

امداد ہے معجزہ سر شاہ شہید کا
ترک اوس خدا شناس نے کی برہمن کی چال

نیچے سر حسین تہا اور تخت پر یزید
دیکھی نئی جہان مین چرخ کہن کی چال

جوشش بکا ہے اور گریبان پھٹا ہوا — ہے اپنی غم مین شاہ کے دیوانہ پن کی چال

سلام — نمبر (۳۵)

روشن خدا کے فضل سے ہوگا ہمین فروغ
چندن اگر ہے یوہین شعر و سخن کی چال

تھے قاسم داماد سے سلطان زمن خوش — کبرا سے تھی مجرائی بہت روح حسن خوش
پھر خلد مین ہر بیت کے بدلے مین ملیگا — کیونکر نہو مداح شہنشاہ زمن خوش
حضرت مئے تسنیم سے سیراب کرینگے — کیون ہو نہ محبان شہ تشنہ دہن خوش
کیا یوسف شبیر کے چہرے کی ثنا ہو — خوش ابرو تھے رخسار تھے خوش چاہ ذقن خوش
قربان نہ کیون صبر پہ ان کے دل عالم — تھی پیاس مین اطفال شہ تشنہ دہن خوش
حضرت محن و رنج مین کیون شکر نہ کرتے — صابر جو ہین آتا ہے اونہین رنج و محن خوش
بچونکو عبث شہ کے ستاتے تھے ستمگر — رونے پہ یتیمون کے تھے ارباب فتن خوش
ہے روبرو نے نکہت زلف سر شہ خاک — کیا لطف اگر کرتا ہے بو مشک ختن خوش

سلام — نمبر (۳۶)

روشن پھر اشک غم شہ سے ہین خوش ہم
ہرگز نہین آتے ہمین دُر ہائے عدن خوش

حق جانتا ہے شاہ کے زوار کا شرف — ظاہر ہے مصطفی پہ عزادار کا شرف
ہے خازن بہشت برین ایک خوشہ چین — یہہ ہے ہماری نظم کے گلزار کا شرف
حاصل ہوا تلاوت قرآن کا مجکو اجر — لکھا جو شہ کے مصحف رخسار کا شرف
کہتی ہے رشک معدن یاقوت خلق سب — یہہ ہے ہماری دیدۂ خون بار کا شرف
صدقے ہے عرش کعبہ کو شوق طواف کے — یہہ ہے رسول پاک کی دیوار کا شرف
ضرب حسام حیدر صفدر سے بڑہ گیا — دین جناب احمد مختار کا شرف
معراج مین نبی سے ملے ہر مقام پر — اللہ کیا ہے حیدر کرار کا شرف
حلہ دیا وصی رسالت مآب نے — کس سے رقم ہو حر وفادار کا شرف

فخر مسیح باپ ہے مریم کا فخر ماں
ہے دوش مصطفی کے یہہ اسوار کا شرف

ہم سے گناہگاروں کے یہہ ہو گئے ہیں شفیع
کیا اور لکھوں عابد بیمار کا شرف

فردوس کے چمن کی گل تر سے ہے فزوں
صحرائے کربلا کے ہر اک خار کا شرف

سلام نمبر (۳۷)

ہر شعر رشک بہر ریاض بہشت ہے
روشن ہے فضل حق سے یہہ اشعار کا شرف

جنت عزیز ہے نہ ہی عرش علا عزیز
ہمکو ہے ماتم شہ کرب و بلا عزیز

حق بخش دیگا حشر میں جرم ہی کانوں کے
ہمکو ہے ماتم شہ دیں کی صدا عزیز

سگ ہائے کوئے شیر خدا کی غذا ہی یہہ
رکتا عبث ہی ہڈیاں میری ہما عزیز

کیا قدر زائران بن بوتراب ہے
رکھتا ہے انکو خالق ارض و سما عزیز

جینے سے اپنی موت کو بہتر سمجھتے تھے
سبط نبی پیاسے تھے واللہ کیا عزیز

ہوتا سپاہ شام پہ نازل خدا کا قہر
کرتے امام دین کے اگر بد دعا عزیز

کہتی تھی بانو دونوں مرے لال مر گئے
واحسرتا نہ ایک بھی باقی رہا عزیز

ہوگا عزیز پیر فلک کو مہ منیر
ہمکو ہے چاند حیدر کرار کا عزیز

سلام نمبر (۳۸)

کیوں دوست ہمکو رکھتے نہ سلطان انبیا
روشن ہمیں ہے ابن علی کی عزا عزیز

کاٹا ستمگروں نے شہ دیں کا سر عبث
دوڑائے گھوڑے پیکر صد چاک پر عبث

دیگا جواب حشر میں کیا مصطفی کو شمر
کاٹا قفا سے ابن ید اللہ کا سر عبث

کہتے تھے شاہ رکھیو تو ثابت قدم مجھے
یارب مرے ہیں درپئے قتل اہل شر عبث

شہ کہتے تھے کہ پیری میں داغ جواں ملا
سبط نبی کی زیست ہے بعد پسر عبث

دست حسین کاٹا شتربان نے بعد مرگ
ظالم نے ہائے ظلم کیا لاش پر عبث

ہے ہات پائمال ہوا جسم نازنین
نیزہ پہ رکھا شمر نے سرور کا سر عبث

زیر زمین نہاں ہوا ماہ ابوتراب
چرخ زبرجدی پہ ہے روشن قمر عبث

زینب گیا تباہ ہوئی عترت رسول
پامال شاہ دین کے ہوئے سیمبر عبث

افسوس ہے کہ حیدر صفدر کی بیٹیاں
بے برقع و نقاب پھرین دربدر عبث

اک [illegible] ہلاک مہمان ہوا ہے ضرور
انسان کا ہے غرور عبث کر و فر عبث

حصہ میں اپنے جام ہے سلسبیل ہے
ہرگز نہیں ہے مدح شہ بحر و بر عبث

سلام — نمبر (۳۹)

خورشید بوتراب کی بار آئیگا
روشن ہے تیرگئی عدد کا خطر عبث

ہے لب پہ مری مدح شہ زمان خاص
کہتی ہے مجھے خلق خدا سحر بیان خاص

گلہائے مدح اسد کی نکہت بسا ہے
دل بنا کسواسطے ہو رشک جنان خاص

مخصوص ہم آواز ہوں میں روح الامین کا
سدرہ کے تلے ہووے نہ کیوں میرا مکان خاص

لکھتا ہوں جوانان حسینی کی ثنا میں
کسواسطے ہووے نہ مری طبع جوان خاص

مدح شہ ذیجاہ سے ممدوح ملک ہوں
کرتے نہیں تعریف مری اہل جہان خاص

بولے یہہ عدو دیکھہ کے ہمشکل نبی کو
آئے ہیں پئے جنگ رسول دو جہان خاص

طالع نہوا مہر ردا سر سے جو سر کی
تھا یہہ شرف دختر خاتون جنان خاص

دو دن کی عطش میں کسی شخص نے کی جنگ
اعدا سے لڑی ایک شہ تشنہ دہان خاص

روندا گیا لاشہ نہ کسیکا پس مردن
یہہ ظلم ہوا آپ پہ یا شاہ زمان خاص

سلام — نمبر (۴۰)

روشن ہے تجھے محشر کا ہی کسواسطے ڈر کا
کافی ہے پئے بخشش ہے غم شاہ زمان خاص

کیا ہو کسیکو عہد رسول خدا پہ فوق
ادنا گدائے شاہ کو ہے بادشاہ پہ فوق

فضل خدا سے میں بھی گدا اوسکے در کا ہوں
ہے جسکے آستان کو عرش علا پہ فوق

ہم مدح گو ہیں آل رسالت پناہ کے
رنگینئی سخن کو ہے رنگ حنا پہ فوق

ف

خاک اپنے رہ پرستون کی دانش پہ عقل پر
جو کیمیا کو دیتے ہین خاک شفا پہ فوق

یہہ ہے مس جرایم عصیان کی کیمیا
کیونکر نہ خاک پاک کو ہو کیمیا پہ فوق

مدفن ہے یہہ حسین علیہ السلام کا
کرسی کو عرش کو نہین کربوبلا پہ فوق

کسطور کرتے بیعت فاسق امام دین
ہوتا ہے یار کو کہین نور خدا پہ فوق

نوشاہ کا سہرہ بڑہ کے کرن سے ہی ماہ کی
ہے روئے پاک کو قمر پر ضیا پہ فوق

کہتا تہا شمر قاتل ابن علی ہون مین
کس کی بہلا جفا کو ہے میری جفا پہ فوق

اون بی بیون کی چادرین عادی چہین لی
مریم کی تہا حیا کو نہ جنکی حیا پہ فوق

سلام	روشن جب آئے ماہ ید اللہ کیون نہو مرقد کو منزل قمر پر ضیا پہ فوق	نمبر (۴۱)

کہتے تہے بعین تیغ علی کا ہی قضا کاٹ
اے مجرئی حق یہہ ہی کہ تہا قہر خدا کاٹ

کیا منہ ہے ہمارا جو کرین مدح و ثنا ہم
سب جانتے ہین تیغ ید اللہ کا جو تہا کاٹ

جہوٹی تہی جسے جاتا تہا وہ پار سفر مین
قاسم کے تہا شمشیر شرربار کا کیا کاٹ

یہہ جسکے گلے ملتی تہی موت آتی تہی اوسکی
اکبر کے تہا تلوار کا پیغام قضا کاٹ

مژدہ کو دیا شمر نے حکم آئے جو اکبر
سر و چمن احمد مختار کو جا کاٹ

سجاد کو کی شہ نے وصیت دم آخر
زندان کی منزل کو تو با صبر و رضا کاٹ

فرماتے تہے قاتل سے یہہ سلطان دو عالم
سر طاعت معبود مین ای شمر مرا کاٹ

چلاتی تہی زہرا دم قتل شہ بیکس
اے شمر تو للہ نہ سید کا گلا کاٹ

کہتے تہے دم قتل پسر ساقی کوثر
اے شمر تو بے آب غذا کا نہ گلا کاٹ

کرتا تہا شتربان جو ستم کہتی تہی زہرا
پہونچے مرے بچے کے نہ تو بعد فنا کاٹ

سلام	روشن بدن نیر اعظم ہی تہا لرزان شمشیر مدابن ید اللہ کا یہہ تہا کاٹ	نمبر (۴۲)

مجرائی جب کہ چلتی تھی ابن علی کی تیغ
کہتے تھے اشقیا نہین ایسی کسی کی تیغ

جبریل کانپ جاتے ہین سنتے ہین جسکا نام
ایسی ہے آبدار علی ولی کی تیغ

لی جان جنون کی تیغ جناب میر نے
دیکھی ہے آبدار نہ ایسی کسی کی تیغ

ق

وقت نبرد عون و محمد یہہ کہتے تھے
کیا روم و شام کوفی کی ہر اک شقی کی تیغ

دم بھر مین نام باقی رہینگے نہ ایک کا
کیا آگے نیمچون کے ہماری کسی کی تیغ

اک فوج شہ کا لڑکا بھگاتا جو لاک کو
کہتے تھے سبکے شاہ یہہ ہے ہندی کی تیغ

جن جنکے کاٹتے تھے خطا کارون کے گلے
تھا قہر ذو الجلال کا سبط نبی کی تیغ

ہم کیا کہ آسمان پہ مسیحا بھی روتے ہین
بے شک ہے جان گزا غم ابن علی کی تیغ

شمشیر غم سے کیون نہ جگر اپنا چاک ہو
شہ کے گلے پہ چلگئی شمر شقی کی تیغ

چمکی حنین و خیبر و بدر و تبوک مین
روشن جناب ختم رسل کے وصی کی تیغ

سلام نمبر ۴۳

نامی تھے روبروے شہ نامدار ہیچ
تھی آگے فوج کے سپہ نابکار ہیچ

ہے طوطیائے دیدۂ حوران باغ خلد
حقکی قسم نہین ہے ہمارا غبار ہیچ

مین اوس زمین مین دفن ہوا جسکے ہی حضور
عز و وقار خانۂ پروردگار ہیچ

مین نوگل علی کا عزادار ہون سدا
آگے مری فغان کے ہی شور ہزار ہیچ

انصار شاہ مرنیکو جینا سمجھتے تھے
جینے کو اپنے جانتی تھی جان نثار ہیچ

حر نے کیا نہ دولت حاکم کی سمت رخ
دنیاے دون کو سمجھا وہ عالی وقار ہیچ

پایا مکان بہشت مین ملکر حسین سے
سمجھا یزید کو حر عالی وقار ہیچ

اعدا نے باغ فاطمہ زہرا قلم کیا
سمجھا نہ یہہ کہ ہے چمن روزگار ہیچ

باغ رسول پاک پہ باد خزان چلی
معلوم ہمکو ہوتی ہے باد بہار ہیچ

سرور کا قافلہ سوے جنت روان ہوا
دنیا ہے ہیچ گردش لیل و نہار ہیچ

کرتی تھی بانو لاشۂ اصغر پہ یہہ بیان	یہہ بعد تیرے زیست مری گلعذار ہیچ

سلام — داغ غم حسین ہے روشن چراغ قبر / واللہ ہم سمجھتے ہیں شمع مزار ہیچ — **نمبر ۴۴**

کیا ہم سے ہوی جان رسول زمان کی مدح	ممکن نہیں ملک سے شہ انس و جان کی مدح
کرتا ہے کلک پر مری انجم فلک نثار	لکھتا ہوں میں جو ماہ رسول زمان کی مدح
کاغذ تمام تختۂ گلزار بنگیا	تحریر کی جو نو گل شاہ زمان کی مدح
پیدا ہوی دہن میں مری بو گلاب کی	لکھی جو میں نے اصغر غنچہ دہان کی مدح
لب پر گل بتول کے روضہ کی ہے ثنا	شکر خدا کی کرتے ہیں باغ جنان کی مدح
ہر وقت نیک کام ہے میری زبان کو	رہتی ہے روز لب پہ امام زمان کی مدح
ظاہر ہے میری کلک سے اشہب کی جست و خیز	لکھتا ہوں میں جو اسپ امام زمان کی مدح
نا فہم کیا ثنا کرے میرے کلام کی	اہل کلام کرتے ہیں اہل زبان کی مدح
اپنی زبان رسول نے انکے دہن میں دی	کس منہ سے ہو ابن علی کے دہان کی مدح
دی جان کھاکے تیر خطا کار ہاے ہاے	کیا ہو بیان شاہ کے ابرو کمان کی مدح

سلام — لکھو وصف بو تراب کے خورشید و بدر کا / روشن عبث ہی مہر و مہ آسمان کی مدح — **نمبر (۴۵)**

کیا ہم سے ہووے مجرئی شہ کی ثناے رخ	سکان آسمان و زمین میں فداے رخ
بے مثل روئے سبط رسالت مآب ہے	قاصر مری زبان ہے کروں کیا ثناے رخ
قرآن سے بڑھ کے منزلت روئے شاہ ہے	بیجا ہے مدح گل جو کریں ہم بجاے رخ
ملتی نہیں جو رخصت میدان کارزار	اکبر حضور شاہ کھڑے ہیں جھکاے رخ
اعدا سے چہرۂ علی اکبر کی آب و تاب	کہتی ہیں کوہ قاف میں پریاں فداے رخ
رن کو چلا پسر تو کہا ماں نے ایخدا	پھر مجکو چاند سا علی اکبر دکھاے رخ

وہ دہوپ کربلا کی کجا روے شہ کجا
زہرا کی بیٹیاں ہوین بے مقنع و ردا

کس سے بیان ہو واقعہ غم فزاے رخ
اس شرم سے ہے تہامے دہر کو ابہارے رخ

سلام — روشن — نمبر ۴۶

قمر جبین ہے ہلال ابروی جبین
خورشید ایک ذرہ ہے پیش ضیاے رخ

ہی بدہی ہنی شہر کا گل بے خار پہولون کی
مہک خلد برین تک جاتی ہی ہر بار پہولونکی

کہلا جاتا ہے ماں کا غنچۂ دل فرط شادی سے
تن نوشہ سے آتی ہی جو بو ہر بار پہولونکی

کسی شادی مین قاسم کا اگر احوال سنتی ہین
تو بو حضار کو بہاتی نہین زنہار پہولونکی

کہا زینب نے پانی تک نہین ممکن ہے شادی مین
کرون تدبیر کیا مین بیکس و ناچار پہولونکی

ق

دلہن کہتی تہی بابا جلد میرا مر گیا دولہا
نہ تن سی بو ہوی تہی دور ای غفار پہولونکی

مجہے اب عمر بہر رونا ہے دنیا سے وارث کو
نہ زیور کی ہون طالب نا مین دلافگار پہولونکی

خزان فصل بہار مین ہوا گلزار پیغمبر
نہ کیون نکہت کو ہم سمجہین سدا بیکار پہولونکی

گلستان علی کو کردیا پامال تونے ہاے
نہ بہائی تجہکو بواے گنبد دوار پہولونکی

نبی کے باغ کی وصف مین ہم ہی گلشن جنت
خوش آتی ہی کسے نکہت نرہی دو چار پہولونکی

زبان پر اپنی پہر ہے وصف گلہاے پیمبر کا
سنگہا پہر ہمکو بواے خلد کی گلزار پہولونکی

نبی کے گل خوبی کا تو جو ہی مدح اے روشن
دہن سے بیز آتی ہی مہک ہر بار پہولونکی

حصہ چہارم

نوحہ جات خاص شہادت شہدائی کربلا و مصائب جناب حضرت امام زین العابدین و اہلبیت علیہم السلام

مدینہ سے سفر جو سید ابرار کرتے ہین
مزار پاک سے کوچ احمد مختار کرتی ہین

وطن کو ترک مجبور شہ ابرار کرتے ہین
فغان شبیر کی غربت پہ سب بیدار کرتی ہین

چھڑاتے ہین لحد سے مصطفے کی ابن حیدر کو
یزید نحس کا دل شاد بدکردار کرتے ہین

نہ جانے دونگی بابا تمکو کہتی ہی یہی صغرا
در دولت پہ جب حضرت طلب ہوار کرتی ہین

بلاؤنگا تجہے اکبر کو بہیجونگا نہ رو صغرا
شہ دین یون تشفئے دل بیمار کرتی ہین

فراق فاطمہ صغرا کا غم ہی ساری کنبے کو
حرم روتے ہین نالے شاہ کے دلدار کرتی ہین

رسول اللہ کے گہر مین ہی رونے پیٹنے کا غل
حرم کو حودج نشین شاہ دین سوار کرتی ہین

چچا بہائی پدر بہنے چچیری بہائی اور پہوپیان
جدا اصغر کو سب با دیدہ خونبار کرتے ہین

بنی ہاشم شہ بیکس کی خدمت مین جو ہین حاضر
کسی سے آپ ملتے ہین کسی کو پیار کرتی ہین

یزید بیحیا کے ظلم سے شاہنشہ عالم
سفر دشت بلا کا بادل افگار کرتی ہین

ہیں ننھے ننھے بچے ساتھ اور ہے موسم گرما
خدائے پاک جانے کیا ستم اشرار کرتے ہیں

نہ پتے ہیں درختوں میں نہ جھیلوں میں کہیں پانی
وہ لو چلتی ہے اُف اُف شاہ کی اشعار کرتی ہیں

رہے صبر و شکیبائی پسینہ یوں چکے رخ کا
حسین ابن علی شکر خدا ہر بار کرتے ہیں

نوحہ — نمبر (۲)

ہم اے روشن غم سبط رسول اللہ میں و کر
قبالہ جنت الفردوس کا تیار کرتے ہیں

جاتی ہیں وطن سے جو شاہ زمن کعبہ کی طرف بارنج و محن
محزون و حزیں سب اہل وطن ہیں خاک بسر اور سینہ زن

ہیں صرف بکا در پر دیندار حاضر ہیں کجاوے اور رہوار
ہر اک کی یہی ہے لب پہ سخن اب گھر ہے نبی کا بیت حزن

ملتی ہیں جو صغرا سے سرور ہے آل نبی میں اک محشر
محبوب خدا کا چاک ہے کفن مضطر ہیں بہت تربت میں حسن

حیدر بھی لحد میں ہیں گریان زہرا کا یہ ہے جنت میں بیاں
تو چھوڑتا ہے بیٹا جو وطن ہم سہتے ہیں اسکا رنج و محن

رخصت شہ دین ہو کر سب سے کنبے کو لئے کعبہ کو چلے
واں بھی تھے عدوے شاہ زمن پیاسے تھے لہو کے اہل فتن

مجبور شہ دین کعبہ سے کنبے کو لئے روتے نکلے
مضطر تھے سفر میں شہ کی بہن بیچین تھا ہر اک غنچہ دہن

مسلم ہوے بیجان جب سنا شبیر کو صدمہ سخت ہوا
روئے یہ حرم شاہ زمن تھرانے لگا گردون کہن

جا من کی جو ملتی ہے تھی مضطر تھے سفر میں آل نبی
رستے میں جو غازی نے سخن یہ شہ سے کہا اے شاہ زمن

مجکو یہ ہوا ہے حکم امیر ملتے ہی کروں حضرت کو اسیر
یہ سنکے بصد اندوہ و محن آئے سوے مقتل شاہ زمن

دسویں کو محرم بد ذات بیکار لگے کرنے ہیہات
بیجان ہوے سب تشنہ دہن ناموس ہوے قیدی محن

نوحہ — نمبر (۳)

زندان میں روشن الحرم سہتے رہے لاکھوں رنج و الم
بیجان ہوی بنت شاہ زمن سر پیٹتی تھی حضرت کی بہن

ہوا واقف جو زہرا کا دلبر دربدر جاتا ہے یاں بھی ستمگر
کرنی پایا نہ حج ابن حیدر نکلا کعبہ سے سبط پیمبر

راتدن ہے سفر کی صعوبت میں پریشان بنات حضرت
حال بچوں کا بیحد ہے ابتر بیبیاں ہیں گرتی ہیں مضطر

راہ میں پیش سلطان خوش ذات آیا جب حر برائے ملاقات
عرض کی اوسنے با دیدۂ تر حکم حاکم مجھے ہے یہ سرور

آپ سے جس جگہ پر ملوں میں کہیں حضرت کو جانے نہ دوں میں
آپ حاکم کی بیعت کریں گر جائیں پھر سوے قبر پیمبر

سنکے حر دلاور کی تقریر ہوگئے سخت مجبور شبیر
لیکے لینے کو سبط پیمبر آئے کرب و بلا کی زمین پر

اودنون مین جو تہی فصل گرما کرکے خیمے ترائی مین برپا
اوسمین اتری جب آل پیمبر دل تہی سب کے پریشان و مضطر

پہر تو لشکر یہ لشکر عدو کا ساتوین تک محرم کی آیا
دیکہکر یہ حرم کے دلونپر ابر غم چہایا جاتا تہا اکثر

ہوی خواہان بیعت جفا جو جب نہ راضی ہوے شاہ خوشخو
پہر تو افسوس ہر اک ستمگر ہوگیا مستعد قتل شہ پر

ساتوین سے محرم کی ہی بات رہے بی آب سلطان خوش ذات
العطش کہتے تہی آل اطہر منہ سے نکلین زبانین تہین باہر

ہوی پیدا جو صبح دہم آہ چلے مرنیکو سب سوے جنگ آہ
تہا پشیمان جو حر دلاور پہلے جب مر گئے ہوا شاہ دین پر

ہوکے پیاسے کئی دن کے تہی وہ مار ڈالا لعینون نے انکو
غم شہیدون کا دل پر اوٹہاکر ہوگئے شہ بہی مقتول خنجر

لوٹکر زیور و زر جفا جو شاد و خرسند ہین ساری بدخو
قید کرکے حرم کو بد اختر سر برہنہ پہرائی ہین دردر

نوحہ	دل ہو روشن تر اکیون نہ پر غم بعد قتل شہنشاہ عالم پہنا عابد نے لوہیکا زیور ہوی بے چادر آل پیمبر	نمبر (۴)

ہین درپے آزار جو اعدا کئی دن سے
آفت مین ہین شاہنشہ والا کئی دن سے

شبیر کو راحت نہین اصلا کئی دن سے
دل بیبیونکے ہین تہ و بالا کئی دن سے

ہے شام کے لشکر کا جو نرغا کئی دن سے
جنگل مین ہی مضطر منہ زہرا کئی دن سے

چہوڑا وطن اور کعبہ مین بہی امن نہ پایا
ممکن نہین راحت کا ٹہکانا کئی دن سے

بچونکا ہے ساتہ اور سفر موسم گرما
دن رات پریشان ہین مولا کئی دن سے

ہی فرقت صغرا مین شہ دین کی یہ حالت
بیچین ہین مضطر ہے کلیجا کئی دن سے

مسلم کے شہادت کی خبر راہ مین سنکر
مغموم و حزین ہین شہ والا کئی دن سے

ہے پیش نظر بخشش امت جو ہمیشہ
شہ کو ہے شہادت کی تمنا کئی دن سے

دیتے ہین شہادت کی خبر اپنی جو سرور
ناموس مین اک حشر ہے برپا کئی دن سے

لٹ جائیگا گہر کہتے ہین مرجائینگے بچے
اندیشے ہین شبیر کو کیا کیا کئی دن سے

روشن کے مقاصد جو ہین برلا و نہین جلد ہی
کرتا ہے دعا تجہسے خدایا کئی دن سے

نوحہ نمبر (٥)

یہہ نیا چکر ترا چرخ کہن کب تک رہے
بے ٹھکانا ہائے سلطان زمن کب تک رہے

نا مدینہ مین نہ کعبہ مین امان اعدائے دی
مبتلائے رنج شاہ بے وطن کب تک رہے

کہتی تہی زینب سفر مین خاک اڑا کر روز و شب
رنج مین آل رسول ذو المنن کب تک رہے

قطعہ

ام سلمہ سے یہہ صغرا کہتی تہی ای نانی جان
کہئے سونے گہر مین اب یہہ خستہ تن کب تک رہے

دم لبون پر آگیا ہے یہہ ضعیف و ناتوان
بے برادر بے پدر بے مان بہن کب تک رہے

کہتی تہی یاد برادر مین یہہ صغرا ہر گہڑی
یہہ بہن بے اکبر شیرین سخن کب تک رہے

کہتی تہی ہان دود میرا خشک ہے اور قحط آب
ہای پیاسا اصغر غنچہ دہن کب تک رہے

کہتے تہے تشنہ کر کے منہ اپنا سوے نہر فرات
فاطمہ کا لخت دل تشنہ دہن کب تک رہے

خاصگان کبریا نالان ہون حسرت کی ہی جا
ای فلک دنیا مین تیرا یہہ چلن کب تک رہے

شام کے زندان مین عترت مصطفی کی ہی فلک
مبتلای آفت و رنج و محن کب تک رہے

کہتے تہے زندان مین عابد آ رہی ہی پہر بد
دیکہئے در پر ہجوم مرد و زن کب تک رہے

کہتی تہی زینب اوٹہا لے جلد دنیا سے مجہے
زندہ یارب سوگوار پنجتن کب تک رہے

نوحہ نمبر (٦)

اپنے روضہ پر بلالو جلد روشن کو شہا
صرف ماتم ساکن ملک دکن کب تک رہے

ستم مسلم پہ جو ہے ہے ستم ایجاد کرتے ہین
پئے امداد حیدر کو وہ ہر دم یاد کرتے ہین

پئے دنیا جفائین بانئے بیداد کرتے ہین
نہین اوس بیکس و مظلوم کی امداد کرتی ہین

نئی ہین دشمن جان حضرت مسلم کے سب گہی
جفا پر ہے جفا بیداد پر بیداد کرتے ہین

لگاتے ہین لعین ہر سمت سی تیغ و تبر تن پر
جناب مسلم ذی منزلت فریاد کرتے ہین

ہے قتل جناب مسلم مظلوم واویلا
ستمگر تیز اپنے خنجر فولاد کرتی ہین

رولاتے ہین رسول اللہ کو حیدر کو زہرا کو
عبد اللہ کے دلکو ستمگر شاد کرتی ہین

نبی و مرتضیٰ و فاطمہ مصروفِ ماتم ہین — سفر دار جہان سے مسلم ناشاد کرتی ہین
گراتے ہین نہین ہیہات کہ ٹھیرتی مسلم کو — نبی روتے ہین حق سے مرتضیٰ فریاد کرتے ہین
خوشی سے سر کٹاتے ہین جناب مسلم والا — دعائے بد نہین منہ سے پئے جلاد کرتے ہین
کیا کوفہ کے در مین ہی سر مسلم کو آویزان — ستم لاشے پہ ساری باتئے بیداد کرتی ہین
رسن کو باندہکر پاؤنمین کوچونمین پہراتے ہین — نیا یہ ظلم بیکس پہ ستم ایجاد کرتے ہین
کلیجہ آب ہوتا ہے مصیبت سنکے مسلم کی — لہو ہوتا ہے دل ہم اونکو جبدم یاد کرتی ہین

نوحہ	برائین حضرت ناجی کے مقصد یا خدا سارے دعا روشن یہہ ہر دم ہم پئے اوستاد کرتے ہین	نمبر (٧)

حضرت مسلم پہ کوفہ مین عجب بیداد ہے — قتل پر بیکس کے آمادہ ہر اک جلاد ہے
لعل زہراہان نہ آئے ہے یہہ مسلم کی دعا — اہل کوفہ کا ہے دل پتہر جگر فولاد ہے
پتہرون کے ضرب سے جاری تن و سر سے خون — ایلچئے شاہ پر اعدا کی کیا بیداد ہے
تیغ کے نیچے زبان پر جاری ہے نام حسین — ہے نظر سوئے مدینہ دلمین شہ کی یاد ہے
دشمنونمین ہے بہتیجا حیدر کرار کا — خالق کون و مکان سے طالب امداد ہے
لائے ہین کوٹھے پہ بہر قتل مسلم کو لعین — خلد مین محزون علی ہین فاطمہ ناشاد ہے
قتل مسلم ہو گئے کوفہ مین برپا ہے یہ غل — ہین علی گریان عبداللہ نہایت شاد ہے
لاش کے پاؤنمین رسی باندہکر کوچونمین ملے — کہینچتے پہرتے ہین اعدا یہ نئی بیداد ہے
فرق مسلم در پہ کوفہ کے جو ہے لٹکا ہوا — ہر ملک گردون پہ صرف نالۂ فریاد ہے
سینہ زن ہین قتل مسلم سے محبان علی — لشکر کفار مین شور مبارک باد ہے

قصیدہ	یہہ دعا روشن کی ہی ناجی کو خوش رکہہ ای کریم آل احمد کا وہ واصف اور میرا اوستاد ہے	نمبر (٨)

گہر گہر ہین مسلم کی لیئے واویلا سینونمین گہبرا تے ہین جگر واویلا — سنکے صدا ہین ونکی شگر آیا ہی جگر لیئے اندر واویلا

پوچھکی اونکا نام و نشان واویلا خوش ہوا بیحد بے ایمان واویلا
زلفین پکڑکر دونونکی لایا کھینچتا حجرے سے باہر واویلا

دیکھکے اس بیرحمی کو واویلا زوجۂ حارس بے روروواویلا
کہنے لگی ای دشمن دین کرتا ہی یہ کیا اللہ سے ڈر واویلا

اپنے جو کھینچیگا تلوار واویلا ہوگا جہان سب تیرہ و تار واویلا
برج وقار جاہ کے یہ ہین دونو برادر شمس و قمر واویلا

سن تو نہایت انکے ہین کم واویلا کیون نہ ہو مجھکو رنج و الم واویلا
چھوٹا وطن اور باپ سے چھوٹے پاس ہے انکے نا مادر واویلا

پھرتے رہے صحرا صحرا واویلا چین کہین انکو نہ ملا واویلا
جز غم و ماتم چین نہ پایا دونو برادر نے دم بہر واویلا

تلووں مین جو ہین چھالے پڑے واویلا دشت کے اسمین خار چبھے واویلا
چہرے نہین چھپانے ہین جاتی گرد جمی ہے یہ چہر واویلا

یہہ جو پڑی ہے انپر مشکل واویلا سینو نمین گھبراتے ہین اوّل واویلا
قتل کے ڈرسی چھپتے پھرے یہہ خوف ہے دونون کے دلپر واویلا

باپ نہین انکی سرپر واویلا ہین یہہ پریشان و مضطر واویلا
رحم کے قابل ہین یہہ یتیم اب رحم تو کر ان دونون پر واویلا

مانی نہ ایک زوجہ کی بات واویلا ظلم لگا کرنے بدذات واویلا
باندھکے بازو کھینچتا گھرسے غصہ سے لایا دریا پر واویلا

نمبر (۹)	جان شقی نے دونوکی لی واویلا روتی رہی زہرا و علی واویلا رحم نہ آیا بچونپہ روشن قلب لعین کا تہا پتہر واویلا	نوحہ

تہا یہہ طفلان مسلم کا نوحہ چھوڑدی ہمکو حارس خدارا
رحم کر ہمپہ پہونچا نہ ایذا چھوڑدے ہمکو حارس خدارا

تیری بی بی نے ای بانی شر ہمکو رکہا ہی گھرمین بلاکر
اپنی مہمان کو دکھ نہ پہونچا چھوڑدی ہمکو حارس خدارا

ہم ہین کہ تیری جگہ مین تہی اوسی سمت سے ہم جدہر مین
حیف ہے امنی تو ہے کیسا چھوڑدی ہمکو حارس خدارا

ہون گے محزون نبی اور حیدر فاطمہ پر دینگے پٹکر سر
قتل ہمکو اگر تو کریگا چھوڑدی ہمکو حارس خدارا

رحم کر ہمپہ تو ای ستمگر نہ تو بابا ہین سرپر نہ مادر
ہم ہین دلگیر سمین نے سہارا چھوڑدی ہمکو حارس خدارا

دست و پا اب ہوے جاتے ہین سرد تن مین غش ہی رنگ رخ زرد
خوف سی تیرے دل ہین دو پارا چھوڑدی ہمکو حارس خدارا

چھوٹے سنمین چھوٹے ہین سب سے پھرتے ہین دربدر ماں سے سب سے
کہین ملتا نہین ہی ٹھکانا چھوڑدی ہمکو حارس خدارا

قابل رحم ہم ہین جہان مین رشتہ دار رسول زمان ہین
کرنا تن سے جدا سر ہمارا چھوڑدی ہمکو حارس خدارا

ہم ہین باغ نبی کی گل تر کر نہ ہمپر ستم ای ستمگر
خلد کی گر تجھے ہی تمنا چھوڑدی ہمکو حارس خدارا

واسطہ تجھکو خیر الورا کا واسطہ تجھکو شیر خدا کا
واسطہ تجھکو خیر النسا کا چھوڑدی ہمکو حارس خدارا

نوحہ	سمجہا روشن نہ وہ باغ نبی شہر گئے دونو نکلے تن سے بہی جدا آہ کہتے تہے وہ دل و جان زہرا چہوڑدی ہمکو جدا رس جدا ازا	نمبر (۱۰)

آمد ماہ محرم سے نگا ہے ہرطرف — خلق مین برپا شہ دین کی عزا ہے ہرطرف
ہین علم استادہ ماتم کی صدا ہے ہرطرف — ہر مکان شہ کا عزا خانہ بنا ہے ہرطرف
مومنون کے دل ہین محزون دیکہکر ماہ عزا — پہر غم شہ خلق مین تازا ہوا ہے ہرطرف
بیٹہکر سب روتے ہین دنیدار سنکر اندنون — ذکر بربادیٔ آل مصطفےٰ ہے ہرطرف
آج کل بزم عزائے شہ مین مغموم و حزین — پہر رہی روح جناب مرتضیٰ ہی ہرطرف
سینہ زن جنات ہین روتا ہی ہر اک جانور — جنگلو مین بہی شہ دین کی عزا ہے ہرطرف
روتے ہین حور و ملک حسن سنکے بزم خلد مین — واحسینا کی جو جنت مین صدا ہی ہرطرف
دیکہکر یہہ حال روتے ہین جناب مصطفےٰ — قتل شہ پر جو ہر اک بے دین تلا ہی ہرطرف

نوحہ	جا بجا ہم روکے روشن ہو رہی ہین جنتی بزم ماتم سرور دینکی بپا ہے ہرطرف	نمبر (۱۱)

اے مومنو دنیا مین قیامت کے دن آئے — سردار دو عالم کی شہادت کے دن آئے
شبیر پہ اندوہ و مصیبت کے دن آئے — سیدانیون پر مومنو آفت کے دن آئے
افسوس کہ آل نبی پاک کی خاطر — درد و الم و رنج و مصیبت کے دن آئے
بنت اسد اللہ سے واحسرت و دردا — فرزند ید اللہ سے فرقت کے دن آئے
کاٹیگا سر سرور دلگیر قفا سے — شمر ستم ایجاد کی بدعت کے دن آئے
فریاد ہے مرغان ہوا کہتے ہین ہردم — لاش شہ والا کی حفاظت کے دن آئے
تنور مین گہہ طشت مین رکہین گے ستمگار — ہے ہے سر سرور پہ اذیت کے دن آئے
مدفون شہنشاہ زمن ہوئیگا تجہہ مین — ای کرب و بلا اب تری رفعت کے دن آئے
سر قاسم نوشاہ کا نیزے پہ چڑہیگا — اب فاطمہ کبرا پہ قیامت کے دن آئے

نوحہ — جی بہر کے غم شمع ید اللہ مین رو تو / روشن الم و زاری و رقت کے دن آئے — **نمبر (۱۲)**

محزون ہی ہر اک قلب ہر اک چشم ہی پرنم آیا ہی محرم
برپا ہی ہر اک جا شہ مظلوم کا ماتم آیا ہے محرم

ہر گھر مین ہی استادہ نشان شہ عالم آیا ہی محرم
ہر سو سے صدا آتی ہی حسین آتی ہی پیہم آیا ہی محرم

رونے مین ہی چاک گریبان ہی علی کا معصوم ہی زہرا
پہرتی ہین حسن خلد مین با دیدہ پرنم آیا ہی محرم

مقتول جفا ہونگی اب سید خوشخو خوش ہونگے جفا جو
سر کٹیگی اپنا حرم شاہ دو عالم آیا ہے محرم

مٹ جائیگا اب نام امام مدنی کا سلطان غنی کا
لاش شہ مظلوم کو اب روندینگی ظالم آیا ہی محرم

کٹ جائینگے اب بازوے سقائے سکینہ جہد جائیگا سینہ
ہو جائیگی شبیر کی اس غم سے کمر خم آیا ہے محرم

غم مین شہ ابرار کے رو مومنو ابسا طوفان ہو برپا
شہر منارہ ہر اک چشم سے ہو چشمہ زمزم آیا ہی محرم

ہین

نوحہ — حیوان ہی گرتی ہین غم شاہ شہیدان روشن ہی یہہ روشن / کسطرح نہ گریان و حزین ہون نبی آدم آیا ہے محرم — **نمبر (۱۳)**

نبی کے گلے خون کا خون بہا اتنا محرم مین
ہوا گلرنگ دشت کربلا سارا محرم مین

چڑہا نیزونپہ سر سبط پیمبر کا محرم مین
سمم رہواروں سے روندا گیا لاشا محرم مین

بہتیجا مر گیا بیجان ہوا بیٹا محرم مین
ہوی شبیر پر ظلم و ستم کیا کیا محرم مین

صدائے گریۂ جنات ہے پیدا محرم مین
عزا خانہ ہے شاہ دین کا ہر صحرا محرم مین

صدائے العطش بچونکی غم پر غم شہیدونکا
علی کی لعل کا دل تہا تہو بالا محرم مین

کیا پیاسونکو خونخوارون نی مقتول آہ واویلا
لب دریا بہایا خونکا دریا محرم مین ؛

کہین سر شاہ دین کا ہی کہین تن شاہ دین کا ہی
سپہر پیر نے یہ تفرقہ ڈالا محرم مین

بہو شبر کی بیوا ہوئے شبر ہوی بیکس
موا اک شب کا دولہا باندہکر سہرا محرم مین

جلا گہر لٹ گیا زیور موے شاہنشہ والا
بندہی بازو کہلا سر زینب زہرا کا محرم مین

سر اپنا پیٹ کر الیاس فرماتی ہین یہہ ہر دم
موا پیاسا گل گلزار کوثر کا محرم مین

نوحہ — نمبر(۱۴)

مصیبت شاہ کی سنکر حزین ہوتے ہین دشمن بھی
نہ کیون ٹکڑے ہوا ے روشن جگر اپنا محرم مین

یاد شہ مین مضطرب ہے شہ کی دختر رات دن — بھولتے سرور نہین صغرا کو دم بھر رات دن
گریۂ فرقت جو شہ کی ہوتی جاتی ہے زیاد — رہتی ہے تپ تن مین صغرا کے برابر رات دن
چھٹ گئی ہے فرقت سرور مین جو آب و غذا — فاطمہ صغرا ہوی جاتی ہے لاغر رات دن
بڑھتا جاتا ہی مرض کرتی ہین سب جو ن علاج — ہے بجائے پر جو صغرا کا مقدر رات دن
ہر گھڑی صغرا کے بیماری کی ہین سنکر خبر — روتے ہین اہل مدینہ خاک اوڑا کر راتدن
زیست کی امید صغرا کی جو اب پاتے نہین — ام سلمہ پیٹتی ہے سینہ و سر رات دن
دیتی ہی ہر لحظہ قرآن کی ہوا ام البنین — ام سلمہ دم دعا کرتے ہین پڑھ کر رات دن
ضعف یہہ بڑھتا چلا جاتا ہے ہر دم ہر گھڑی — غش مین صغرا رہتی ہی بالائی بستر راتدن
ایسی حالت مین بھی صغرا کو جو ہے سب کا خیال — ہے نظر ہر لحظہ و ہر وقت در پر رات دن
کچھہ خبر صغرا کی بیماری کی جو پاتے نہین — ہین سفر مین مضطرب آل پیمبر راتدن

نوحہ — نمبر(۱۵)

مدح خوان تو ہے نبی کے بدر اور خورشید کا
اوج پر تیرا ہے ای روشن مقدر راتدن

شہ کو لکھا صغرا نی ہین ہون ذرا ت مکدر ای بابا — آتے ہین مجکو یاد ہمیشہ اصغر و اکبر اے بابا
چین ہے ہمکو دلکو مرے نہ شب کو مجھے نیند آتی ہے — آ گئے جب سے ہی میرا یہہ حال برابر اے بابا
صحن مین مین روتی ہون کبھی دالانین کبھی حجرونمین کبھی — آٹھہ پہر رونے سی مجھے فرصت نہین دم بھر اے بابا
ہوتا ہی دلمین درد مری اور روح پہ صدمہ ہوتا ہے — یاد مجھی آجاتی ہی جسدم شفقت مادر اے بابا
بہنونکی فرقت مین بھی یہہ عالم آب ہوا جاتا ہی جگر — ایسے اکیلے پن سی میرا مرجانا ہی بہتر اے بابا
کیونکر لگے گھر مین مرا جی نہ کبھو ہمنشین جنسی سے — آپ نہین یا بہو یہان ہین نہ ہین عمو کے دلاور اے بابا
یاد مجھے آتے ہین جو سب آگ جگر مین لگتی ہے — سینہ گئی ون سی ہی مرا مانند مجمر اے بابا

جینے سے ہی مایوسی مجھے ہر روز بڑھا جاتا ہے مرض
کسکو سناؤن اپنی مصیبت کون مجھے دفنائیگا
کون کریگا فاتحہ میرا کون اٹھائیگا لاش میری

کوئی دنو کی ہے یہان مہمان آپکی دختر اے بابا
چاہنے والے سب ہین جنگل مین خالی ہے یہ گھر اے بابا
رہتی ہے ان فکرون مین سدا بیمار یہہ دختر اے بابا

نوحہ

لکھا پدر کو اے روشن صغرا نے یہہ خط کے آخر مین
آؤ خود یا مجھکو بلاؤ پہر پہیرا سے بابا

نمبر (۱۶)

اسطرح شہ نے صغرا کو لکھا پہونچا مجھکو عریضہ جو تیرا
ہے یہی التجا اسکی ہر دم دے شفا تجھکو خلاق عالم
تو ہے خالق سے ہر دم دعا کر خیر سے سب ملین تجھسے آکر
یاد مین تیری اے میری نادان یہان آل نبی رہتے ہین گریان
تیرا خلاق عالم نگہبان تیری حامی ہین ہ مردان
حال اپنا کرون کیا مین تحریر ہون تنہا روز و شب دلگیر
نکلا جس روز سے ہون وطن سے نہین فرصت ہے رنج و محن سے
فوج پر فوج ہر سمت سے آکر گھیر رہی ہونگی سید و بہیر
جسم پر کہائی شمشیر و خنجر سامنے میری خویش و برادر
مین بہی ہون اکیلا مثل یہ اب ہوگی گردن تہ تیغ بران

دیکھکر جو قلق مجھپہ گذرا نہین لکھنے کی قابل وہ صغرا
تیرا چہرا نہین بہولا جاتا ہر گہڑی ہے بیان سکو تیرا
رہے زندہ تو اے میری صغرا اسکی ہر دم ہے یہی تمنا
روز و شب تیری فرقت مین صغرا دل ہے مجروح و مغموم اسکا
دلکو ہم جہو لیتے ہین تو بہلا میری فرقت کا غم کہا اسکا
دریئے قتل ہین میرے اعدا نہین مجھکو کہین چین ملتا
پہر گئی مین مانند صحرا یہہ صحرا کربلا مین جو پہونچا ہون صغرا
ساتوین سے محرم کی صغرا بند بالکل کیا آب دریا
ہوگئی قتل میدان مین صغرا زندہ ہے اب فقط تیرا بابا
دیکھی قاصد کو حضرت نے نامہ جاکی میدان مین پہر کولٹا

نوحہ

یک تزلزل مین تہا عرش داور ہوی بیوارث آل پیمبر
کٹگیا حلق روشن جو شہ کا ہوگیا سب جہان مین اندہیرا

نمبر (۱۷)

لاشوں پہ جگر بند و نکی یہہ زینب مضطر فرماتی تہے روکر
سینہ مین میرا دل جو تڑپ جاتا ہے تڑپ رہی ہون اسلئے گریان
اعدا سے لڑی تم مری بید برائی خوش ہوگئی بہائی
دودہ اپنا تمہین بخت بد سے نے بخشا ٹہنڈا ہوا سینہ

صدقے ہوی تم ماہو یہ جو دو نو برادر خوش ہوگئی مادر
پرواہ عجب کام کیا دونو نے ملکر مین صدقے ہون پیمبر
پیاسی رہے اور قتل ہوئے خون نہا کر اے فدیہ سرور
تم سے ہوئے خوش حیدر و زہرا و پیمبر و حضرت شبر

تم دونونکو ہونگی عطا خلد کے میوے جو بہت سے
تم پاؤگے آب خنک چشمۂ کوثر خوش ہو اوسے پیکر

یہ الفت شبیر کا ثمرا ہی دلیرو ای غازیو شبیر
تم دونونسے خوش تو ہوا خالق اکبر بعدری مقدر

فردوس کے گلشن مین ہی سیر چلو جاؤ دل حورون سے بہلاؤ
خوش حال رہو نزد ید اللہ فلک پر تا دم محشر

دلوانا نجات امت عاصی کو سفر سے خالق سے یہ کہکے
بخشش کیلئے شیعون کے ای خالق اکبر ہم ہو گئے بے سر

ٹکڑے ہی کلیجہ مرا مین ہوگئی رنجور دو دلبین مین نا سور
تم بچونکا اندوہ الم تا دم محشر ہو لیگی نہ مادر

دم گھٹتا ہی ممکن نہین اب ضبط ہی پیارو ای عرش کی تارو
ہیہین جگر بر مین ہے مین بیٹی ہون سر فا ہو نہین دلبر

نوحہ نمبر (۱۸)

لاشونکو علمدار اوٹھا لیلئے جس آن ای روشن نالان
سیر پیٹتی تہین بی بیان خیمہ مین برابر مغموم تہی سرور

معہ لشکر جو آیا زعفر دیندار صحرا مین
تو دیکھا شہ کھڑے ہین بیکس و ناچار صحرا مین

پڑی ہین خون مین غلطان جو طرف لاشے شہیدون کے
نہ ہین خویش و برادر شہ کی نا انصار صحرا مین

ہزارون زخم ہین تن پر لہو زخمون سے جاری ہے
کھڑے ہین یکہ و تنہا شہ ابرار صحرا مین

عدو سب شاد ہین اہل حرم مین غل ہی رونیکا
صدائے العطش آتی ہے ہر اک بار صحرا مین

یہ سنکر نالۂ و شیون نبی کے آل کا زعفر
ہوا فوراً وہ اپنی زیست سے بیزار صحرا مین

گرا قدمون پہ شہ کے دست بستہ عرض کی رو کر
یہ کیا حال آپکا ہی ای مرے سردار صحرا مین

تصدق آپ پر ہوتا ہون ای آقا اجازت دو
لڑونگا ان لعینون سے مین بی تکرار صحرا مین

کیا ارشاد سرور نے براے بخشش امت
ہوے بیجان پیاسے میرے سب انصار صحرا مین

تو جا جلدی کہ کوئی دم مین مین بھی قتل ہوتا ہون
مری خون سے یہ ہوگی سب زمین گلنار صحرا مین

چلا سر پیٹتا زعفر ادہر با نالہ و شیون
ادہر بے سر ہوا کونین کا سردار صحرا مین

نوحہ نمبر (۱۹)

جہان تیرہ ہوا اور آندہیان چلنے لگین روشن
بجھی شمع مزار احمد مختار صحرا مین

روتی احمد ہین گریان ہین حیدر یہ مصیبت جو پڑی دلبیونپر
خاک بر سر ہین زہرا و شبیر ہی مصیبت جو پڑی بیبیونپر

عرش کو ہی تزلزل ہر اک دم سر گھڑی ہیں ملک صرف ماتم
دوش گردون پہ ہی نیلی چادر ہی مصیبت جو پڑی دلبر شبیر

سر کو ٹکراتی ہیں روکے جبریل پیٹتے ہیں پیر اپنا سر افیل
حور و غلمان ہیں بیتاب و مضطر ہی مصیبت جو پڑی دلبر شبیر

اندنون غیر آدم کا ہی حال کہوی حوا ہیں فرق کی بال
روتی عیسیٰ ہیں ہر دم فلک پر ہی مصیبت جو پڑی دلبر شبیر

ہیں پریشان سارہ و مریم چشم ہی ہاجرہ کی بہی پر نم
ہی خدیجہ کا احوال ابتر ہی مصیبت جو پڑی دلبر شبیر

خضر و الیاس روتی ہیں باہم ہیں سلیمان مصروف ماتم
انبیا سب نہایت ہیں مضطر ہے مصیبت جو پڑی دلبر شبیر

اصفیا خاک بر سر ہیں سارے اولیا روتے ہیں غم کی مارے
دل ہیں خاصان حق کی مکدر ہی مصیبت جو پڑی دلبر شبیر

جانور سارے ہیں غم سے بیتاب ترک کر کے وہ سب دانہ و آب
سر کو ٹکرا رہے ہیں برابر ہے مصیبت جو پڑی دلبر شبیر

آسمان خون روتا ہی ہر دم اور زمین لرزتی ہی باہم
ساری مخلوق خالق ہی مضطر ہی مصیبت جو پڑی دلبر شبیر

مجلس غم جو ہر جا ہی برپا ہو رہا ہی بیان حال سارا
انس و جان روتے ہیں سارے ہی سنکر ہی مصیبت جو پڑی دلبر شبیر

نوحہ	کٹ گئی ہائی سرور کی گردن ہیں گہن میں مہ و مہر روشن ٹوٹ پڑتا ہی ہر ایک اختر ہے مصیبت جو پڑی دلبر شبیر	نمبر (۲۰)

کٹ گیا کرب و بلا میں حلق سرور اندنون
ہے گہن میں ماہ تابان مہر انور اندنون

نوحہ خوان ہی دختر محبوب داور اندنون
خاک اوڑاتے ہیں پئے شبیر شبر اندنون

کربلا کی خاک کا ہے شہ کا بستر اندنون
دہوپ کی ہے مومنوں پڑی چادر اندنون

جلگئی کیسی محبت و باد صرصر اندنون
کٹ گیا پہولا پہلا گلزار حیدر اندنون

ہے بپا بزم غم شبیر گہر گہر اندنون
اہل ماتم ہیں جگر بریان و مضطر اندنون

ساقی کوثر کے نور چشم کا واحسرتا
آب خنجر سے ہوا تر خشک حنجر اندنون

دوش ختم المرسلین پر جو چڑہا تہا روز عید
ہے سنان ظلم پر اوس شاہ کا سر اندنون

سر کہلے نامحرموں میں اونٹ پر اسوار ہیں
دل بزہرا و شبیر حق کی دختر اندنون

گردن و پائے جناب سید سجاد میں
ظلم سے اعدا کے ہے لوہیکا زیور اندنون

شدت تپ میں مہار اونٹونکی تہامیں ہاتہیں
شام کو جاتے ہیں پیدل قید ہو کر اندنون

نوحہ	کیجئے امداد جلدی یا جناب بوتراب آپکا روشن نہایت ہی مکدر اندنون	نمبر (۲۱)

نہ ہین خویش و برادر اور نہ ہین یاور بیابان مین
ہین شہ تنہا پڑے ہین سب کٹا کر سر بیابان مین

خنک پانی ہی ہے سیر فوج شہ بیابان مین
ہی پیاسے تین دن سے آل پیغمبر بیابان مین

شہ دین پیاس سے ہر سو نظر ہر دم جو کرتے ہین
نظر آتے ہین بیجان خاک پر یاور بیابان مین

ہر اک دم آسمان کو دیکھکر شبیر روتے ہین
ہیئے انصار ہوتا ہی جو دل مضطر بیابان مین

کبھی اکبر کے لاشے پر کبھی اصغر کے لاشے پر
بکا فرماتے ہین سر پیٹکر سرور بیابان مین

حرم کی بیکسی و پیاس کا جو دہیان ہے ہر دم
تردد مین ہی ابن ساقی کوثر بیابان مین

صدائے العطش بچونکی سنکر سرور دین کی
تڑپتا تہا دل سکان دشت و در بیابان مین

مگر کیسی تہی فوج شام کے بیدین نہ رحم آیا
کیا پیاسا شہ دین کو تہہ خنجر بیابان مین

چلے ہین جانب کوفہ سرونکو رکہہ کے نیزون پر
اسیرونپر ستم کرتی ہوی اکفر بیابان مین

نوحہ	عجب اندہیر روشن نہین خوف خدا کچہہ ہے رلاتی ہین لعین عابد کو ہنس ہنس کر بیابان مین	نمبر (۲۲)

انس و جن روتے ہین بہر ابن حیدر چوطرف
ہے بپا بزم غم سبط پیمبر چوطرف

قتل شہ کو کرکے لوٹین زر جلادین گہر تمام
کر رہی ہین شور یہ بانئے شر چوطرف

دیکھکر شہ رو رہے ہین جو ہین غلطان خاک پر
ہو گئی بیجان جو پڑی ہین اپنی یاور چوطرف

شاہ گہوڑے سے گرے ہین زخمین و زخمی ہین ہائے
بیٹہی سر بہر ہی ہی شہ کی خواہر چوطرف

شہ کو ہی ہمشیر کے ہر دم بکا جو ہر دم خیال
ہے نظر لحظہ بہ لحظہ زیر خنجر چوطرف

کٹتا ہے حلق شہ کوئی مدد کرتا نہین
دیکھتے ہین پاس سے خاتون محشر چوطرف

بعد قتل شہ دیا یہہ حکم ابن سعد نے
بے ردا در در پہرین آل پیمبر چوطرف

ہون اسیر طوق و زنجیر ستم سجاد بہی
تا عیان ہو ذلت آل پیمبر چوطرف

کربلا سے جاکے کوفہ مین دربار شام مین — ساربان ہوکر پہرے سجاد مضطر چوطرف
جس کے تن مین بحر قہ تپ ہوی اور ہونا توان — وہ پہری پہنے ہوے لوہیکا زیور چوطرف

نوحہ — نمبر ۲۳

روشن واصف ہی کوثر پلا نیکے لئے
حشر مین دہونڈیگا تجکو پہر کوثر چو طرف

یہی نوحہ تہا بانو کا علی اصغر علی اصغر — گیا دنیا سے تو پیاسا علی اصغر علی اصغر
ترے مرنے سی ای جانی ہوا قلب جگر پانی — جئے گی اب یہہ دکہیا علی اصغر علی اصغر
تری ماتم مین ای دل بر حرم مین ہی بپا محشر — جہان نظرون مین ہے تیرا علی اصغر علی اصغر
گلے سی خون ہی جاری ترے لاشے کی مین واری — ترا خون سے ہی تر کرتا علی اصغر علی اصغر
ترا خون اپنی چہرہ پر ملون کیون کر نہ ای دلبر — موا تو مین رہی زندا علی اصغر علی اصغر
تری لاشے پہ ای دلبر کہڑی ہے کب سی یہہ مادر — ذرا تو آنکہہ کو کروا علی اصغر علی اصغر
ہی گریان دیر سے دائی یہہ کیسی نیند ہے آئی — اٹہو بیٹا اٹہو بیٹا علی اصغر علی اصغر
بصد ذلت بصد خواری چلی ہون شام کو واری — تجہے رہنا ہی یان تنہا علی اصغر علی اصغر
بدن تیرا ہی ریتی پر تجہے روئی نہ جی بہر کر — تجہے اللہ کو سونپا علی اصغر علی اصغر
نہ سر پر ہے مرے برقع نہ چادر ہی نہ ہی مقنع — ترا ہے دہوپ مین لاشا علی اصغر علی اصغر
ہمیشہ تجکو روؤنگی مین اپنی جان کہوؤنگی — نہ بہولون گی مین غم تیرا علی اصغر علی اصغر

نوحہ — نمبر (۲۴)

ہوی قتل اصغر ای روشن ہین سب غم و شیون
ہی در گہر سے صدا پیدا علی اصغر علی اصغر

مان لاشہ اصغر پہ یہی کرتی تہی نوحہ ہے ہی مرے بیٹا — غم مین تری سینہ مین تڑپتا ہی کلیجہ ہی مری بیٹا
جہولا ترا خالی ہی جہلاؤن کسی ای جان گہر ہوگیا سنسان — مین لٹ گئی تمنے یہہ جہان کو بسایا ہی مری بیٹا
پر خون ہی چہرہ ترا گرد جبین بال ہی فاطمہ کے لال — بیتاب ہے دل پہر کلیجہ تہ و بالا ہی ہے مری بیٹا
ٹوپی کہین اور ہنسلی گری ہی کہین تیغ سی ای لاڈلی میرے — یہہ حال ترا مجکو مقدر نے دکہایا ہی ہے مرے بیٹا

جلتی ہے زمین ننگی کڑی دہوپ ہے تن پر اے مری مضطر
چادر نہین سر پر کرون کس چیز کا سایا ہی ہی مرے بیٹا

نا غسل ہی ممکن نہ کفن تمکو میسر ہوا ہے مقدر
نا دفن کا ہو سکتا ہی سامان مہیا ہی ہی مری بیٹا

ڈرنا نہ کہین خالق عالم ہی نگہبان ہے مری دل و جان
اب تمکو اسی دشت مین رہنا ہے ہمیشہ ہی ہی مری بیٹا

بیٹھکے بین روتی ہون خوش ہی بن کے بل زمین تیرے قاتل
لیجاتی ہین مجکو طرف شام اب اعدا ہے ہی مری بیٹا

ہووینگی اگر قید مصیبت سے رہائی اے حق کی فدائی
دلواؤنگی مین فاتحہ جب درد بہ تیرا ہے ہی مرے بیٹا

نوحہ — **نمبر (۲۵)**

کہتی تہی بصد درد و الم تا دم مردن بانو بہی وشن
جیتی ہی ابتک تجہی رونیکو یہہ کہیا ہی ہی مری بیٹا

بانو کہتی تہی ہر دم یہ رو کر لاش اصغر پہ باحال مضطر
دہوپ مین ہی جو تو میرے دلبر دل ہی پہلو مین میرا ملکر

بابا کی گود مین تیر کہا کے سر سے پا تک لہو مین نہا کے
تو جو بیجان پڑا ہی زمین پر تیرے غم مین ہے بیچین مادر

تین دن تک تجہی سے بہر جانی درد بہو نہ بخا اک قطرہ پانی
چہوٹی سی سن مین اے وا اکبر ہوا تو پیاسا سبین تیر کہا کر

تہا تری باتین سن ہنکا ارمان گہٹنیو تو چلے کہتی تہی اماں
ان تمناؤنکا ہی ہے دلبر عمر بہر غم رہے گا برابر

تیر کیسا لگا تجکو کاری خون ابتک گلی سی ہی جاری
ہائے خون تیری رگ رگ کا بہکر جم گیا ہی تیرے سارے تن پر

خون سے ہی لال اسلی کرتی بہی ہوگئی ساری گلنار ٹوپی
تہر کرتا بہی ہی خون مین سب تر حال تیرا یہ دیکہون مین کیونکر

غسل تیرے لئے خون تن ہی گرد صحرا اب آئے کفن ہے
ہائے کیسا ہی تیرا مقدر قبر تک بہی نہین ہی میسر

تم نہ سوتے تہی گہر مین اکیلے چین پاتے تہی پہلو مین میرے
آجکی شب کٹی تمپہ کیونکر اس تردد مین حیران ہے مادر

تمکو تنہا لحد مین ہی سونا وان نہ تکیا ہی اور نا بچہونا
ہائے وان ہی نہ آغوش مادر دی تشفی تمہین کون آکر

مین نے اللہ کو تمکو سونپا خوف تنہائی ہرگز نہ کرنا
آئینگے قبر مین تیرے حیدر دینگی تسکین خاتون محشر

نوحہ — **نمبر (۲۶)**

بے قراری پہ بانو کی روشن آل احمد مین تہا شور شیون
کہتے تہے سب ملک یہہ فلک پر کس مصیبت مین ہی آل اطہر

چراغ خانۂ سرور علی اکبر علی اکبر
ضیائے دیدۂ مادر علی اکبر علی اکبر

گل و ریحان پیغمبر علی اکبر علی اکبر
سرور سینۂ حیدر علی اکبر علی اکبر

جناب زینب خوش خو بہا کر چشم سے آنسو
یہی کہتی ہین لاش پر علی اکبر علی اکبر
لگا ہے زخم کیا کاری ہوی ہے اشک جاری
زمین ہے خون سے تیری تر علی اکبر علی اکبر
یہہ حالت تیری ابتدا ہی مین دیکھنے کے زندہ
لہو مین غرق ہے پیکر علی اکبر علی اکبر
تیری شادی کی تہی ارمان مجہے ہر لحظہ و ہر آن
ہے اسکا غم مرے دلبر علی اکبر علی اکبر
ترے تابوت کو سہرا مین باندہون کسطرح بیٹا
چڑہا نیزہ پہ تیرا سر علی اکبر علی اکبر
اٹہا کر پیاس کی زحمت برائے بخشش امت
موا تو اے مرے دلبر علی اکبر علی اکبر

نوحہ — نمبر (۲۷)

بہا کر اشک اے روشن یہی کہتی ہین مردوزن
گئے پیاسے سوئے کوثر علی اکبر علی اکبر

مقتل مین بیان کرتی تہی یہہ بانوی مضطر ہے علی اکبر
کن آنکہون سے دیکہے ترا احوال یہہ مادر ہی علی اکبر
اے جان پیمبر - اے دلبر حیدر
اے عاشق داور - اے شیر دلاور
ای نور دو عین علی و فاطمہ ہر دم گہتا ہے میرا
کچہہ منہ سے تو بولو کہ مرا دل ہے مکدر ہی علی اکبر
نیزہ تجہے کیسا - ظالم نے لگایا
منظر ہے کلیجہ - جلدی مجہے بتلا -
غم سے تری بیتاب جگر ہی مرا ہے بین چل اٹہکے تو گھر مین
کیون تجکو پسند آیا ہے یہہ خاک کا بستر ہے علی اکبر
پانی نہین پایا - مارا گیا پیاسا
مرنے پہ ہی تیرا - بیگور ہے لاشا
ہر شام و سحر روئینگے سب صاحب اولاد سنکر تری روداد
ناشاد و پر ارمان تو موا ای مرے دلبر ہی علی اکبر
دولہا تو بنیگا - دیکہون گی مین سہرا
اے لعل ہمیشہ - تہی دلہن تمنا -
ناحق ترا اعدا نے لہو ہے بہایا کچہہ رحم نہ کہایا
لوٹیگی اس دشت پر آشوب مین مادر ہی علی اکبر
چلاتی تہی ہر آن - بنت شہ مردان
اے روشن نالان با دیدۂ گریان

نوحہ — نمبر (۲۸)

دیدار بہی تیرا مین نہین دیکہنے پائی اے حق کی فدائی
کیا جلد زمانے سے گیا تو مرے دلبر ہے علی اکبر

لاشۂ اکبر پہ فرماتے تہے سرور کیا کرون
مر گیا تو ہائے ہمشکل پیمبر کیا کرون

زخم سے سینے کی باہر آگیا تیرا جگر
وار یہہ کیسا لگا اے دوا اکبر کیا کرون

مثل پرنالے کے جاری خون ہی زخم صدر سے
ہے زمین گلنار رمید انکی ہا ہر کیا کرون

دیکھکر سینہ کا تیری زخم پھٹتا ہے جگر
چل رہے ہین غم کی نیزے میری دلبر کیا کرون

تو موی نیزہ سی تشنہ لب مین دیکھون ہائے ہائے
تہی یہہ مجہ بیکس کی تحریر مقدر کیا کرون

مین نہ تیری دیکھنے پایا جوانی کی بہار
ہو گیا پژمردہ ای مرے گل تر کیا کرون

آنسوؤنکے بدلے ہی آنکہون سے مری خون روان
تیری غم کا چل رہا ہے دل پہ خنجر کیا کرون

تیری سوز غم سی دل جلتا ہی اوٹھتا ہے دہوان
بنگیا سینہ مرا مانند مجمر کیا کرون

خاک و خون مین بہر گیا ہے چاند سا چہرا ترا
اوڑ رہی ہے ریگ صحرا تیری تن پر کیا کرون

دیکھکر لاشے کو تیرے خون مین غلطان ہو مین
چھائی ہی غم کی گھٹا میری جگر پر کیا کرون

ہات پاؤن مین مری قوت ہی نا آنکھون مین نور
لاش کو تیری اوٹھاؤن ہای کیونکر کیا کرون

نوحہ	میری نظرون مین جہان تیرہ ہی تجھ بن اے پسر کہتی ہین روشن بہی ہر بار سرور کیا کرون	**نمبر (۲۹)**

کہا بانو نے دیکھا قاسم غمخوار کا سہرا
نہ دیکھا مین نی میری اکبر دلدار کا سہرا

لگاؤن پاؤن مین تو نہین مہندی اوسکی شادی کی
تمنا تہی کہ دیکھون اکبر جرار کا سہرا

یہہ سمین تن نبی نوشہ ہو جوڑا جسم مین زرین
مین دیکھون فرق پر اسکے طلائی تار کا سہرا

مجھی ارمان تو تہا یہہ و ریہہ تہا منظور گردونکو
نہ دیکھون مین جگر بند شہ ابرار کا سہرا

لئے جاؤنگی مین یہہ آرزو ہمراہ مرقد مین
بہولا ئی نہ دیکھا اکبر ناچار کا سہرا

جوانی مین سنان پر اسکا سر دیکھون یہہ تہا لکھا
نہ دیکھون مین قتیل نیزہ خونخوار کا سہرا

روان زخمون سے سر کی خون کے دہارین ہین چہری پہ
دکہایا حق نے یہہ مجھکو مری دلدار کا سہرا

لٹا باغ جوانی ہائے اس جنگل مین اکبر کا
کہان دیکھون گی اب مین اس گل بیخار کا سہرا

نہ راس اٹھارہوان سال آیا اسکو آہ وا دردا
نہ دیکھا نانے پیغمبر مختار کا سہرا

چمن میں کہتے ہیں یہہ بلبلیں آپس میں رو کر
نہ دیکھا شہ نے اپنی نو گل گلزار کا سہرا

نمبر (۳۰)	غم اکبر میں یہہ روتا ہی تو روشن ترے رخ پر پڑا رہتا ہے ہر دم آنسوں کی تار کا سہرا	نوحہ

شہ نے تابوت پہ اکبر کے جو باندھا سہرا
حشر رانڈوں میں ہوا جبکہ یہہ دیکھا سہرا

کہتی تھی پیٹ کے سر دیکھکے لیلا سہرا
دیکھوں کیونکر تری تابوت پہ بیٹا سہرا

دیکھکر پیٹتی ہیں سینہ و سر بیبیاں سب
سر تابوت بندھا ہے جو سنہرا سہرا

قطعہ

کہتے تھے شاہ دلہن آئی نہ تیری اکبر
میں نے ہی نہ ترا دیکھنے پایا سہرا

قتل تو عین جوانی میں ہوا اور میں نے
بعد مردن ترے تابوت پہ دیکھا سہرا

دیکھکے سہرے کو تابوت پہ بولی زینب
مجھکو کیا خوب مری لعل دکھایا سہرا

قطعہ

گھر میں لائے نہ دلہن کو ترے ارمان یہہ تھا
دیکھنے پائی نہ شادی کا یہہ دکھیا سہرا

نامرادی پہ تری روؤں میں جتنا وہ ہی کم
دیکھا تابوت پہ تیرے مری شیدا سہرا

قطعہ

کہتی تھی بانو تری سہرے کو دیکھا نہیں آہ
سر کے بدلے تری تابوت پہ دیکھا سہرا

ٹکڑے دل ہوتا ہی خون آنکھوں سے جاری ہی مرے
ایسا یا رب کسی ماں کو دکھانا سہرا

نمبر (۳۱)	بانو کہتی تھی یہی زیست تک اپنی روشن مجھے اکبر کا خدا نے نہ دکھایا سہرا	نوحہ

پڑھ چکے جب سے عقد ابن شبر دشت میں
یاد سب کرنے لگے شبر کو رو کر دشت میں

[illegible] شاہ نے حجلہ کے اندر یہہ خبر
ہو گئی بیجان بیوی اماں کی دلبر دشت میں

آگیا خیمہ سے باہر اور چلا بہر وغا
ہو گیا مقتول اعدا سے وہ لڑ کر دشت میں

[illegible] تھا ہم کو جو رن میں دیکھکر
گریہ کبرا سے یک برپا ہی محشر دشت میں

[illegible] جڑھی چھن گئی خلخال پا او [illegible]
ہو گیا گرشتہ کبرا کا مقدر دشت میں

دھوپ میں مجروح جسم پاک ہی عریان ملے
لاشہ ابن حسن پر ہی نہ چادر دشت میں

سر سنان پہ دیکھکر ابن حسن کا بار بار | روتی تھی کبرا اڑا کر خاک سر پر دشت مین
اہل بیت بادشاہ انبیا کو لوٹ کر | دمبدم باجے بجاتے تھے ستمگر دشت مین
ناریون کے ظلم سے عاشور کو ہنگام عصر | جل گئے شبیر کے خیمے سراسر دشت مین
مجھکو حیرت ہے قیامت کیون نہ برپا ہو گئی | لٹ گیا آل رسول اللہ کا گھر دشت مین
جز طیور احوال شہ پر کوئی بھی گریان نہ تھا | شاد تھے روشن سب اہل شہر ابرد شت مین

نوحہ نمبر (۳۲)

قاسم پہ باندھا شہ نے جب با چشم تر سہرا | بہت روئی حسن کی روح اقدس دیکھکر سہرا
گیا تھا قاسم نوشاہ رن مین باندھ کر سہرا | صد افسوس اُسکا اعدا نے کیا شب بین تر سہرا
جو تھا ملبوس دولہ کا ہوا تھا خون سے وہ ٹکڑے | ہوا گلنار خون سے وہ جو تھا رشک قمر سہرا
دلہن بنتی ہی بیوہ فاطمہ کبرا بنی ہے ہے | نہین کچھ دیر تک بھی رہنے پایا فرق پر سہرا
حرم سر پیٹکر رونے لگے نوشاہ کے غم مین | دلہن نے توڑ کر پھینکا جو اپنا خاک پر سہرا
ق
کہا یہ لاشہ قاسم پہ مان نے پیٹکر سر کو | نہ آیا راس تجھکو ہائے اے میرے پسر سہرا
تو اک شب کا بنا تھا اور تھی اک رات کی کبرا | وہ بیوہ ہو گئی تیرا ہوا سب خونمین تر سہرا
ہزار افسوس آیا موت کا پیغام یہ جلدی | نہ کھلنے پایا سر سے تیرے اے رشک قمر سہرا
ترا سہرا تجھے جس طرح دکھلایا مقدر نے | نہ دیکھے اس طرح اولاد کا کوئی بشر سہرا
کوئی دم مین یہ ہوگا قتل کبرا رانڈ ہو ویگی | نبی کے سبز باندھا شاہ نے یہ جانکر سہرا

نوحہ نمبر (۳۳)

مین رہتا ہون پریشان روز و شب ماتم مین قاسم کے
الجھکر صاف اے روشن یہ دیتا ہے خبر سہرا

مان نے قاسم سے کہا دیکھ کے رخ پر سہرا | راس آئے یہ تجھے اے مرے دلبر سہرا
خوش ہین سب دیکھ کے اے میرے گل تر سہرا | آج دنیا مین نہین دیکھی جو شبر سہرا
دیکھکر اسکی ضیا ہے شہ خاور نادم | ہے وہ پرنور ترا اے مہ انور سہرا

یہہ دعا ہی کہ نہ زخمی ہو ترا چاند سا رخ — نہ بہرے خون مین ترا یہہ مری دلبر سہرا
قتل تو ہو نہ دلہن کو تری بیوا دیکھون — خون مین ڈوبا ہوا دیکھے نہ یہہ مادر سہرا
اسکی لڑیان نہ کٹین تیغون کی وارون سے کہین — فضل حق ہی جو بندھا ہے تری سر پر سہرا
نہ دلہن ہو تری بیوا نہ بڑھے نت اوسکی — ہو مبارک جو بندھا اوسکے ہی سر پر سہرا
مانگ اجڑی ہوی دکھلاؤ دلہن کی نہ خدا — خاک مین اوسکا ملائے نہ مقدر سہرا
حشر تک کہنا دلہن دولہ کو شاد و خرم — جیسا دکھلایا ہے تونے مرے داور سہرا
عقد ہوتے ہی فلک نے کیا فوراً بیوا — رخ پہ کبرا کے نہ رہنے دیا دم بہر سہرا

نوحہ — زمین پر خون کیا اعدا نے اوسے ای روشن / باندہکر آیا تھا جو قاسم مضطر سہرا — **نمبر (۳۴)**

بیان تھا بنت سرور کا مرے گلگون بدن دولہ — برہنہ سر ہے میرا تم ہو بیگور و کفن دولہ
عجب شادی ہوی سہرے کے بدلے بال منہ پر ہین — عوض کنگنے کے ہی میری کلائی مین رسن دولہ
سنان و تیغ کین سی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہی تن — نہ شادیکا رہا تن مین تمہاری پیرہن دولہ
بندھا ہی ہات رسی سے کھلا ہی سر مرا ہے ہے — پریشان حال بلوے مین تمہاری ہی دلہن دولہ
نہین واقف ہون مین شاہد خداوند دو عالم ہی — کہو کیا بین کرکے روئے اک شب کی دلہن دولہ
تمہاری روح واقف ہی بخوبی حال سی میرے — اگر ہوتی ردا سر پر تمہین دیتی کفن دولہ
سدھارے تم سوئے خلد برین گلزار ہستی سے — تمہاری غم مین ہو نہین ہو ورد رنج و محن دولہ
سنان پر ہی تمہارا سر تن زخمی ہے ریتی پر — نیا یہہ دیکھتی ہون مین زمانہ کا چلن دولہ
نہ سمجھاتے ہو مجکو بات کرتے ہو نہ کچھہ مجھہ سے — کہڑی ہون قتل کے میدان مین سی سینہ زن دولہ
کرو ارشاد کچھہ منہ سے بہت ہون مضطر و حیران — رہون یا آپکے لاشے پہ یا جاؤن وطن دولہ

نوحہ — قیامت تھی بپا آل نبی مین اوس گھڑی روشن / دلہن کہتی تھی جبدم ہائی میری کم سخن دولہ — **نمبر (۳۵)**

کہتی تہی یہہ کبرا کہ دو ہائی مری دولہ
سہرا ابہی تیرا - کہولا بہی نہین تہا
شب کو تو ہوا بیاہ سحر کو ہوئی بیجان
بنڑی مری دولہ - کل ہیر القب تہا
رنڈسالہ مری تن مین ہی رک شب کی دلہن ہون
خاک اے دل شبر - سب بیبیان وکر
واحسرت و دردا کہ مری مانگ پہوپی نے
کل اے دل شبر - پہنا تہا جو زیور
ماربگئے تم روکے مری ساس نے بے ہے
اے دلبر زہرا - دکہہ بین ہے یہہ ہوا

دیکہو ہے دلہن لاش پہ آئی مری دولہ
کیا جلد قضا کا - پیغام ہے آیا
شادی یہہ تمہین راس نہ آئی مری دولہ
تہا ہاتہین کنگنا - ہون آج بین بیوا
تقدیر نے یہہ شکل دکہائی مری دولہ
ڈالی ہین سراسر - دل ہے میرا مضطر
افشان مری ماتہے سے چہڑائی مری دولہ
آج اوسکو ڑاکر - یہہ بین ہین لب پر
چہرے پہ مرے خاک لگائی مری دولہ
بعد آپ کے میرا - جینا نہین اچہا

نوحہ

روشن یہی کہتی تہی دلہن لاش پہ روکہ
افسوس مجہے موت نہ آئی مری دولہ

نمبر (۳۶)

ہوا پانی جو بند آل رسول اللہ پر کل سے
حرم روتے ہین بچے پیاس سے جو بلبلاتے ہین
صدائے العطش کا بہی اثر ہے آل احمد کی
علی صغر کی گردن پر لگا جب تیر ظالم کا
رفیقون سے جو مرتا تہا عزیزون سے جو مرتا تہا
جولائے قاسم نوشہ کا لاشا شاہ خیمے مین
نظر آتا نہ تہا شبیر کو دریا اندہیرا تہا
کئی لاکہہ آئے تہے سرکاٹنے فرزند سرور کا
رہے دو روز تک پیاسے گلا خنجر سے کٹوایا

صدا زہرا کی رونے کی چلے آتی ہے جنگل سے
یعنوں مین خوشی کی ہو رہے ہین جابجا جلسے
نکل آتا ہے پانی سرعدوئے دین کی چہاگل سے
لہو بہنے لگا ہے شبر کے سلی سے ہیکل سے
اٹہا لائے تہی لاش اوسکی شہ کوئین مقتل سے
دلہن رونے لگی ٹکرا ہاتہے ہوئے منہ پیا انچل سے
جو اہل شام تہے چہائے ہوئے بیدا نہین دل سے
لرزتی تہی زمین کربلا اعدا کی ہل چل سے
یقین اپنی شہادت کا تہا شہ کو روز اول سے

جبا نمین پائینگے ہم حلہ استبرق و سندس
غرض کیا ہے زیبان و قاقم و دیبا و مخمل سے

نوحہ

کفن سے کیا غرض میری تن لاغر کو ای روشن
غبار پاک راہ کربلا بہتر ہے ململ سے

نمبر (٣٧)

بند ہے پانی جو شہ پر ساتوین تاریخ سے
ہے حزین آل پیمبر ساتوین تاریخ سے

روتے ہین زہرا و حیدر ساتوین تاریخ سے
مضطر و حیران ہین شبر ساتوین تاریخ سے

پیاس سے بچے ہین مضطر ساتوین تاریخ سے
ہے حرم مین شور محشر ساتوین تاریخ سے

پیاس سے غش ہوتے ہین بچے تو اہلبیت شاہ
پیٹتے ہین سینہ و سر ساتوین تاریخ سے

آل احمد مین ہے فریاد صدائے العطش
خوش ہے ہر اک بانئے شر ساتوین تاریخ سے

پیاس کا معصومون کی از بسکہ ہے اندوہ و غم
مین بہت مغموم سرور ساتوین تاریخ سے

قتل شہ پر اور بربادئے اہل بیت پر
مستعد ہے لشکر شر ساتوین تاریخ سے

کر رہے ہین تیز اعدا بہر قتل شاہ دین
نیزہ و شمشیر و خنجر ساتوین تاریخ سے

بیکسی اور تشنگی پر شاہ کے الیاس و خضر
روتے ہین ہر دم برابر ساتوین تاریخ سے

نوحہ

کیون نہ ہم غمگین ہون روشن نرغہ اعدا مین ہے
راحت جان پیمبر ساتوین تاریخ سے

نمبر (٣٨)

کہتی تہی شہ دینان ہی ہی عباس ہوی بیجان ہی ہے
آنکہون سے ہوی پنہان مری تصویر شہ مردان ہے

مین کیون نکرون آہ و زاری زخمون سے ہی پیہم خون جاری
رہتی یہ تمہارا گل سا بدن سب خون مین ہی غلطان ہے

گلنار ہوی ہی خون سے زمین پہنچا کہین اور تن ہے کہین
مشکیزہ پڑا ہی رہتی پری خون مین علم غلطان ہے

اندہیر جہان نظرون مین ہے مر کسطرح نہ ہو لے بہائی
ہو جائیگا اب آنکہون سے مری چاند سا رخ پنہان ہی ہے

پہونچی جو شہ دین پیٹتی سر دیکہا تو ہی تن سب خون مین تر
باقی تن صد پارہ مین ہے عباس کے کچہہ اک جان ہی ہے

آواز یہہ لاشے سے آئی پیاس آہ سکینہ کی نہ بجہی
لیجاتا ہون دنیا سے لحد مین اک یہی ارمان ہی ہے

زندہ جو مین ہوتا ای سرور حضرت کے قدم پر رکہتا سر
تکلیف ہوی حضرت کو بڑی ای خسرو انس و جان ہے

خیمے مین نہ مری میت کو لیجائی یا شاہ خوش خو — عباس سکینہ سی ہی خجل ای بادشہ دوران ہے ہے
خیمے مین جو مین پہونچی یہہ خبر کہنے لگی یون سب بیٹھکے سر — پانی کیلئے آخر جا کر عباس نے دیدی جان ہے ہے

نوحہ — ہم عاصیونکی بخشش کیلئے روشن شہ دین بھی قتل ہوئے
سب اہل حرم بھی قید ہوئے خیمے بھی ہوئے ویران ہے ہے — **نمبر (۳۹)**

لاش عباس پہ نوحہ یہہ سکینہ کا تھا حیف صد حیف چچا — واسطے پانیکی عدا نے تمہین قتل کیا حیف صد حیف چچا
اسکا عالم ہے خدا - مجھے معلوم نہ تھا — تمپہ ہوگی یہہ جفا - بازو ہوو نیگے جدا
جلد سقای حرم مشک کو لائی یا رب پیاسین کہتی تھی سب — تھوی ایک بھی اب تشنہ کی مقبول دعا حیف صد حیف چچا
آب پانی کے لئے - جسگھڑی سمت نہر گئے — یہی ولیکن تھا مری - گھر مین جو مین پیاسے
سب کو دونگی جو چچا لائے مین پانی اسدم بہنین پیاس کا غم — قطع امید کو اعدا نے مری کر ڈالا حیف صد حیف چچا
دشمن جان تھے شقی - ہوا آخر کو وہی — آپکی جا نہ بنی - مین پشیمان ہوی
کرگئے ذر مین نے تمہین پانیکو بھیجا ہی تما آپکے مانی نہ ہات — منہہ کسیکو مرد کھلانیکی قابل نہ رہا حیف صد حیف چچا
تن کہین ہات کہین - شق ہے زخموں سے جبین — لال ہی خون سے زمین - ای شہ عرش نشین
آپکی لیکے بلا کیون نہ موے ہائے غضب بھی الکو نعب — دیکھنے آپکا یہہ حال رہی مین زندا حیف صد حیف چچا
کھولکر آنکھہ ذرا - دیکھیئے پھر خدا — حال کیا میرا ہوا - سر سے بلوین کھلا
عمو جان اٹھو مری عاشق دغمخوار اٹھو ای علمدار اٹھو — کب سے ہے لاش پہ گریان تمہاری شیدا حیف صد حیف چچا
سخت ہے مجھپہ جفا - ریسمان بین ہے گلا — گھٹتا ہے دم میرا - کیجے امداد ذرا

نوحہ — یہی رو رو کے بیان کرتی تھی شہ کی دختر روشن خستہ جگر
موت آئی نہ مجھے ہمنے کی دنیا سے قضا حیف صد حیف چچا — **نمبر (۴۰)**

کہتی تھی یہہ بنت شہ با چشم نم پردیس مین — مرگئے تم ای چچا دکھہ مین ہین ہم پردیس مین
دیکھنے پائی نہ آکر آپکا دیدار تک — آپکا دریا پہ نکلا تن سے دم پردیس مین
تین دن پیاسے رہے شانے کٹے مارے گئے — آپنے کیا کیا اٹھائے ہین الم پردیس مین

ہے علم رہتی یہ تن ہی خونمین غلطان آن پکا
تین دنکی پیاس مین لاکہون سے لڑکر مر گیے
نہی تمنا ملکے ہم سب جائینگے سوئے وطن
ہوگئے ہین قتل سب پیاسے ہمارے سامنے
کر رہے ہین ظلم اعدا کیجیے اٹھکر مدد
دیکھکر لاشے کو بے دست آنکے خونمین بہرا

خاک مین سب ملگیا جاہ و حشم پردیس مین
دکھ اٹھایا ہوگا ایسا کوئی کم پردیس مین
چھٹگئے آج آپ سی افسوس ہم پردیس مین
یار ہے ہین دکھ پہ دکھ ہم غم پہ غم پردیس مین
بیکس و ناچار ہین شاہ امم پردیس مین
آل محبوب خدا کو ہے الم پردیس مین

نوحہ	ہے وطن مین منتظر روشن ہر اک عباس کا ہوگیا مقتول سقاے حرم پردیس مین	نمبر (۴۱)

کٹیگا کل شہ مظلوم کا پیاسا گلا ہے ہے
لٹیگا کل لباس جسم سبط مصطفے ہے ہے
کہین گے ہیکر کل سر کو مخلوق خدا ہے ہے
چڑہیگا کل سنان پر سرور دین کا سر انور
جلیگی مسند سرور لٹیگا کل زر و زیور
جلیگا شاہ کا کل گہر جلیگا مہد اصغر کل
گلے مین بازومین آہ باندہینگی رسن اعدا
پڑینگی پاؤنمین کل بیڑیان سجاد نبیار کے
رسول اللہ روئینگے علی بیتاب ہوئینگے

کرینگی کل نبی کی آل پر اعدا جفا ہے ہے
کٹین گے ہات کل لاشے کی بیجرم و خطا ہے ہے
ہوا مقتول پیاسا شافع روز جزا ہی ہے
تن پر نور کل گہوڑون سے روندا جائیگا ہی ہے
ہر اک آفت کا کل ہونکو ہوگا سامنا ہے ہے
اسیر رنج کتنا ہوویگا کل شاہ کا ہی ہے
نبی کی آل ہوگی کل اسیر اشقیا ہے ہے
گلوئے پاک مین کل طوق دوہرا ہوئیگا ہی ہے
بتول پاک مضطر ہونگی محزون مجتبی ہی ہے

نوحہ	کل اہلبیت ہی روشن کرین گی ماتم و شیون شہیدان محن کی لاشونپر باصد بکا ہے ہے	نمبر (۴۲)

آج ہین مہمان سبط پیمبر کل تہہ خنجر ہونگے
کل لب دریا خونمین تر عباس دلاور ہونگے

مومنو کل ہوا رسول کی آل پیمبر ہون گے
سامنے کل شبیر کے بیجان تیر سے اکبر ہون گے

تشنہ جگر کل دشت مین شبیر تیغ سے بے سر ہونگے
نوحہ کناں کل خلد برین مین حیدر صفدر ہونگے

خاک مصیبت اپنی سر پر ڈالوگے جب رو رو کر
تیغوں سے ٹکڑے ہائے غضب کل زین پہ اکبر ہونگے

لاشہ پہ کل چلائینگے بانو کہا کے پچھاڑین مقتل مین
تیر سے بیجان کل شہ دین کی گود مین اصغر ہونگے

کاٹ کے حلق شاہ زمن اور خیمے جلا کر واویلا
خرم و خنداں حد سے فزون کل سارے ستمگر ہونگے

سینہ پہ کہا کر تیر سہ پہلو زمین سپاہ ظلم کے
شاہ کی کل انصار و اقارب عازم کوثر ہونگے

دشت بلا مین بنت پیمبر پیٹینگی اپنے سینے کو
ظلم و ستم کل فوج شقی کے آل نبی پر ہونگے

اہل حرم کو با سر عریان دیکہہ کے فوج اعدا مین
خلد مین کل بیتاب نہایت احمد و حیدر ہونگے

بیڑیان پہنی پاؤن مین ہے ہی طوق گلوئے نازک مین
شام کو کل اسطرح روانا عابد مضطر ہونگے

نوحہ	تو ہی ثنا خوان ابن علی کا خوف ہے کیا روشن تجکو تیری بلا شک حشر مین حامی شافع محشر ہونگے	نمبر (۴۳)

کل گلا پیاسا کٹیگا سید ابرار کا
کل عدو چھینینگے برقع زینب ناچار کا

قتل کل ہوگا نواسا احمد مختار کا
راج کل ہمین لٹیگا بانوے غمخوار کا

کل گلا اصغر کا ہوگا تیر ظالم سے فگار
دل سنان سے کل چھدیگا اکبر جرار کا

مصطفے جس حلق کے لیتے تہے بوسے ہائے ہائے
ہوویگا کل وہ صدمہ شمر کی تلوار کا

راکب دوش نبی کی ہوگی کل پامال لاش
کل سنان پر سر چڑہیگا دین کے سردار کا

کل یتیم شاہ دیکہیگا گہر کا ظلم و جور
بنت شہ پر ظلم ہوگا شمر بدکردار کا

لوٹکر اسباب اور اہل حرم کو کرکے قید
کل جلائینگے لعین گہر حیدر کرار کا

کل گلہ شہ شام کو پیدل روانا ہوئیگا
رنگ ہوگا سرخ خون سے دشت کے ہر خار کا

نوحہ	لکہنے سے مدح شہنشاہ زمین و آسمان ہر جگہہ شہرا ہوا روشن تری اشعار کا	نمبر (۴۴)

فرق ابن سعد پر ہے چتر زر دہوپ مین
ہائے بے سایا پڑا ہے ابن حیدر دہوپ مین

قتل سرور ہوگئے اور جل گئے خیمے تمام
کشتہ ہائے تیغ نے گور و کفن تک پا ہائے
دیکہکر یہہ حال اہلبیت مین یک حشر ہے
جاتے ہین سوئے کوفہ قید ہو کر اہلبیت
بی بیونکا دم جو گہبراتا ہی لوسے دشت کی
خون تن ہر دم اسیر نکا ہوا جاتا ہی خشک
پاؤنمین گر نہین پانون مین پڑی ہین آبلے
سائے مین ہنستے ہین اعدا اونکو کرتے مقام
اوڑ گئے تہے بی بیون کے صدمون کی تو رنگت

خاک پر سیدانیان بیٹہین لپٹ کر ہوئین
بے کفن ہی لاشہ سبط پیمبر ہوئے ہین
خاک پر ہر اک کا لاشا ہے جو نئے سرد ہوئین
اوس مین رہتے ہین شب بہر اور دن بہر ہوئین
ڈالے ہین بالونکو سب چہرون کا اوپر ہوئین
چلتے ہین صحرا بہ صحرا جو برا برد ہوئین
جسم عابدین جو ہی لوہیکا زیور د ہوئین
رکہتی ہین اہل حرم کو باندہے شتر د ہوئین
ایک مدت تک جو گذری اون کے لے ویر ہوئین

نوحہ	کربلا سے کوفہ اے روشن وہان سے تا بہ شام لیگئے اہل حرم کو باندہے شتر د ہوئے ہین	نمبر (۴۵)

نہ باز آئے لعین ہی جفا و پیر جفا کرکے
رولایا مصطفے کو حیدر و زہرا و شبر کو
زمین و آسمان جنبش مین تہی تہا عرش کو لرزہ
خوش و مسرور ہوتی تہی خدا کا شکر کرتے تہے
چلے گہر لوٹنے اعدا مہیا قید کا سامان
نہ تہا خوف خدا نہ مصطفے کا پاس عدا کو
بہت روتی تہین رانڈین سبہا ہی اپنی بردائی پر
برا ہی بخت قاتل مت ہوئی مقتول تشنہ لب
ہوئی مختار کونین اور قسیم نار و جنت ہی
رفیق و جبیش شہ کی حالپر سب خلق روتی ہی

کیا پامال تن گہوڑون سے شہ کا سر جدا کرکے
حرم کو لوٹکر اعدا نے شہ کا سر جدا کرکے
چڑہا جب صدر شہ پر تیز خنجر بیجا کرکے
تن شہ پامال سم اسپان اشقیا کرکے
برا ہی حضرت زین العباد بے دوا کرکے
لئے پہرتے تہے اہلبیت کو تشہیر کرکے
لعین ہوتی تہی خوش اہل حرم کو بے ردا کرکے
تہہ خنجر نماز عصر کو حضرت ادا کرکے
تحمل آفتونین پادشاہ کربلا کرکے
موئی پیاسے جہانمین نام پیدا باوفا کرکے

نمبر (۴۶)	ہوا تو مستحق کوثر و تسنیم اے روشن جناب ساقی کوثر کے دلبر کی ثنا کر کے	نوحہ

جو زیر خنجر گلوئے سردار جن و انس ملا رہا ہے
زمین سے تا عرش ہائے ہائے حسین کی جا بجا صدا ہے

سوار دوش نبی کا سر نیزہ ستمگار پر چڑھا ہے
زمین کو لرزا فلک تزلزل میں عرش خالق کو زلزلا ہے

سپاہ شمر کے ہر ایک نشتر نے گویا غضب کی جا ہے
طپیدا رہتی ہے جو زمین غلطان محب و لا ثنا حسین کا ہے

کہا یہہ زینب نے لاشہ شہ سے کفن جو تمکو نہیں ملا ہے
ہمین تمہاری ہی مجمع اشقیا میں بے برقع و ردا ہے

جناب سجاد ناتوانکو ہر اک قدم پر غش آ رہا ہے
لگاتے ہیں تازیان بیدین مریض کی یہہ ہی دوا ہے

سپاہ اظلم میں قتل شہ کی خوشی کی باجے بجا رہی ہیں
حرم میں ہے ہی حسین ابن علی کی فریاد اور بکا ہے

نہ روئیں لاشے پہ شاہ دینکے یہہ ہے ہی بن سعد کی منادی
حرم میں ہے بچین ضبط گریہ سے دم جو ہر بار گھٹ رہا ہے

غبار آلودہ سر برہنہ بندھے ہوے بازو میں رسن سے
یہہ دیکھکر حال بی بیونکا ہر اک دشمن بہی رو رہا ہے

الم میں قاسم کے خاک اپنے سر میں ڈالے ہیں بی بیو نے
بجائے غازہ دلہن نے دولہ کا خون چہرے پہ جو ملا ہے

نمبر (۴۷)	ضرور کرنا مدد ہر ایک جا تم اپنے روشن کی یا شہ دین صراط و میزان کا خوف اور دغدغہ لحد کی فشار کا ہے	نوحہ

تھا یہہ مقتلمین زینب کا نوحہ ۔ میرے مظلوم و ناچار بھیا
تمنے ہی کفن بہی نہ پایا ۔ میرے مظلوم و ناچار بھیا

تمکو کسطرح پہچانے خواہر ۔ دیکھکر یہہ ستم دل ہے مضطر
تن کہیں سر کہیں ہے تمہارا ۔ میرے مظلوم و ناچار بھیا

ہوتی چادر اگر میرے سر پر ۔ اوسکا سایا میں کرتی معور
دہوپ میں تن پڑا ہے تمہارا ۔ میرے مظلوم و ناچار بھیا

دوپہر میں گہر آل نبی کا ۔ کیا اعدا نے برباد ایسا
اک ردا کو ہی محتاج کنبا ۔ میرے مظلوم و ناچار بھیا

گہر جلا لٹ گیا زیور و زر ۔ عترت مصطفی ہے کہلے سر
گذری بعد آپکے ہمپہ کیا کیا ۔ میرے مظلوم و ناچار بھیا

حال اپنا کسے ہم کہائیں ۔ کسکو روداد اپنی سنائیں
خون کی پیاسے ہمارے ہیں اعدا میرے مظلوم و ناچار بھیا

جو ستم چاہتے ہیں ستمگر ۔ کر رہے ہیں وہ بیخوف ہمپر
کوئی حامی نہیں یان ہمارا میرے مظلوم و ناچار بھیا

ہمکو بلوے میں لائے ہیں کفار ۔ ننگے اونٹونپہ کرکے ہیں اسوار
دیکھتے ہیں ہمارا تماشا ۔ میرے مظلوم و ناچار بھیا

کیسا بلوے مین ہے مصطفے کا - نہین کوئی شناسا ہے بے پردہ کا — مرگئے تم کری کون پردا - میری مظلوم ناچار بہیا
جانکر ہمکو جان پیمبر - ہمکو عترت نبی کی سمجہکر — قتل تمکو کیا ہمکو لوٹا - میری مظلوم ناچار بہیا
بیڑیان پاؤن مین ہین ہے تن مین - طوق گردن مین رسن بازو مین — تو خبر قید غم مین ہے بیٹہا - میری مظلوم ناچار بہیا

نوحہ — نمبر (۴۸)

تہی زمین و فلاک و وحش - سبکے روتا تہا ہر ایک دشمن
تہا جو زینب کے لب پر یہہ نوحہ - میری مظلوم ناچار بہیا

بنت حیدر کا یہہ تہا لاش شہ پر نوحہ میری مظلوم حسین — شمر نے سجدہ مین اے تشنہ تمہین قتل کیا مری مظلوم حسین
کاٹکر آپکا سر - لوٹکر زیور و زر — کرکے ہمکو بے گہر - خوش ہین سب اہل شر
کوئی سنتا نہین ہم ہونگی فریاد دعا سخت آفت مین ہے جان — کرو امداد ہماری اٹہو بہر خدا میری مظلوم حسین
سر ترا نیزہ پہ ہے روان - خاک پہ تن ہے طپان — اے شہ کون و مکان - کیون نہ مین ہون گریان
ہاے میت کو تری دفن نہ کر پائی فاطمہ کی جائی — اب پڑیگی تن مجروح پہ خاک صحرا مظلوم حسین
تہی یہہ مجکو خبر - آپ کٹوائینگے سر — مین پہرونگی در در - اے شہ جن و بشر
کسقدر بغض و حسد فوج ستمگار کو تہا ہمکو بے جرم و خطا — لوٹکر کر دیا برباد بہرا گہر سارا مری مظلوم حسین
آپکی اے شہ دین - لاش چہوڑی جو نہین — ظلم سے شمر لعین - آگیا بچے کے قرین
کہینچکے لاش سے ظالم نے طمانچے مارا رحم مطلق نہ کیا — آپکے بعد سکینہ پہ ہوئی یہہ جفا مری مظلوم حسین
سارے یہہ اہل فتن - ہم سے چہڑوا کے وطن — دیتے ہین رنج و محن - کیسے ہین انکے چلن
سارا میدان ہوا کرب و بلا کا گلنار اے شہ عرش وقار — ظلم اعدا سے یہہ خون آل محمد کا بہا مری مظلوم حسین
کہتی تہی زینب زار - روکے روشن ہر بار — ہے جہان آنکہون مین تار - تری لاشہ کے نثار

نوحہ — نمبر (۴۹)

بعد مردن بہی صد افسوس ہوا ہے یہہ ستم کیون نہ ہو مجکو الم
ہوگیا گہوڑون سے پامال تمہارا لاشا مرے مظلوم حسین

لاشہ شبیر پہ یہہ زینب کہتی تہی باصد فغان ہاے مرے بہائی جان — آپ دریا کے کنارے مرگئے تشنہ دہان ہاے مرے بہائی جان
ہمپہ ہے ظلم و جفا - بیگناہ و بے خطا — کرتے ہے اشقیا - ہم ہین مصروف بکا

لا کی ہمکو قتل کے میدان مین یا شاہ دین کہتی ہین سب لعین
خاک پر ہمکو ہی پیرا کا ہر اک مہ جبین سہتی ہین ہی تن کہین
ظلم کرتی ہین لعین - خوف حق انکو نہین
آتش غم سے جگر سینے مین ہے جلکر کباب نہین آتی ہی تاب
ہمیہ ونیکی ستائی کرتی ہیہ خانہ خراب حق کو کیا دینگے جواب
کٹ گئی انگشت پاک - جسم ہے سب چاک چاک
کاٹکر اونگلی کو حضرت کی لعین نے ایک بار لی بس انگشتر اتار
تا کفن ہمکو ملا نا تو میسر ہی مزار ہین بہت ہوش ستمسار
یہہ کیا اعدا نے حال - لاش ہے سب پائمال
قاعدہ دنیا مین ہے یہہ دیتی ہین اوسکو سزا گر کری کوئی خطا
تا دم مردن غم و رنج و الم تہا کونسا جو نہین ہم پر ہوا
کہتی تہی بنت علی - رہ گئے روشن سر گہری
ہے سر لرزان زمین لرزان ہے عرش کبریا ای امام دوسرا

لاش پر کوئی سکے اس جگہہ رونا نہین ظلم عالم ہی ہو نہین
سنکے یہہ حکام ظالم مضطرب ہین بیبیان ہائی میرے بہائی جان
شاہ دین سب اہل کین - ہم ہین غمگین و حزین
دل امنڈ آتا ہی بہر آ چشم ہی ہر اک پہ آب روح پر ہر اک عذاب
کچہہ نہین اعدا کو خوف خالق کون و مکان ہائی میری بہائی جان
زلف مشکین پر ہے خاک - دل ہے میرا درد ناک
کٹ گئی دست مبارک خاطر بد از ای شہ گردون وقار
گر روا ہوتی تو دفناتی ہین یہہ خستہ جان ہائی میری بہائی جان
ہائی اے زہرا کے لال - دلکو ہے رنج و ملال
کس کے مذہب مین بہلا ہی ظلم مردی پر روا ای شہید کربلا
بعد مرنے کے بہی ہی لاشہ پہ جور کوفیان ہائی میری بہائی جان
آپکی گردن کٹی - آ کے مین یان لٹ گئی
کوہ ٹکڑے ہین او جنات مین صف بکا دل ہے پانی ہر کا

نوحہ	ہین فلک نالان و گریان سینہ زن ہین انبیا روتی ہین اولیا آپ کے غم سی مری آنکہونمین تیرہ ہی جہان ہائی میری بہائی جان	نمبر (۵۰)

لاشہ شہ پر بیان کرتی تہی بنت مرتضی ہائی ہائی بہائی حسین
شمر کرتا ہے ستم - سہتی ہین ظلم ہم
ہمکو ہر دم بلبلکر کہتا ہی یہہ شمر شقی کیون نہ ہو دلکو خوشی
آپکی پہلی نہ موت افسوس مجکو آگئی کاہیکو زندہ رہی
لٹ گئی ہم خستہ تن - بازوؤن مین ہے رسن
لوٹکر سارا ہمارا مال یہہ اہل ستم خرم و خوش ہین بہم

بیکسی ہو بیخطا سر آپکا کاٹا گیا ہائی ای بہائی حسین
کب تلک اوٹہین الم - یا شہنشاہ امم
چڑہکے سینے پر ہی کاٹا فرق فرزند علی نا کیا خوف نبی
طعنہ زن آل محمد پر ہی شمر بیحیا ہائی ای بہائی حسین
سہتی ہین رنج و محن - خندہ زن ہین مرد و زن
مسند احمد جلائی اور ملبوس حرم ای امام محترم

کردئے تاراج سارے خیمہ گردو خشم بیٹھیں اب کسی جا ہم
اٹھا گہوارہ بے شیر سارا جلگیا ہائے بہائی حسین

کون ہے اب دستگیر - ہو گئے ہیں ہم اسیر
ظلم کرتے ہیں شریر - سہمے جاتے ہیں صغیر

کرتے ہیں جو ظلم ہیر جو ستم یہہ گمان ہم کریں کس سے بیان
مرگئے عباس و اکبر کہاکی شمشیر و سنان تمنی بہی دی ہی جان

باقی اک سجاد ہی جو غمگسار بیکسان ہے سو وہ ناتوان
اب کوئی مونس نہ ہمدم ہی ہمارا جز خدا ہائے بہائی حسین

ظلم کرتے ہیں شقی - ہے سکینہ رو رہی
قید میں سجاد ہی - ساربانی ہے ملی

ظلم ہیں اعدا کے ہی بالی سکینہ کا یہہ حال زندگی تک ہے محال
ساربانی کا جب آجاتا ہی عابد کو خیال رنج ہوتی تہا کمال

روبرو آنکھوں کے ماں ہیں کہلے بانو کے بال سخت ہی دلکو ملال
گود میں بہی جن مصیبت میں نہیں آتی تہی قضا ہائے بہائی حسین

روتے ہی سب انس و جان - نوحہ خوان تہی قدسیان
تہے ملک سینہ زنان - حشر تہا اوس دم عیان

سر کہلے روتی تہی اے روشن رسول ذوالمنن بہائی کہہ کے جب بے کفن
پا برہنہ مضطر و غمگین تہی شاہ بن شکل فاطمہ تہیں نعرہ زن

نوحہ

خاک پر گر گر پچہاڑیں کہاتی تہی ہر دم حسن بہر سلطان زمن
جب یہہ زینب کہتی تہی گہر فاطمہ کا لٹ گیا ہائے بہائی حسین

نمبر (۵۱)

مٹایا نام شاہ بحر و بر آہستہ آہستہ
کیا برباد بیدینوں نے گہر آہستہ آہستہ

تنہ دین قتل کے ہنگام یہہ قاتل سے کہتی ہے
نہ مجکو ذبح تو اے شمر کر آہستہ آہستہ

نہ دے تکلیف اب مجکو بہت صدمہ مجہے ہوگا
تو کاٹیگا گلا میرا اگر آہستہ آہستہ

یہی ہے دہیان مجکو میری خواہر ٹہوکریں کہاتی
نہ آجائے یہان پر نوحہ گر آہستہ آہستہ

کریگی اک قیامت حلق کٹتے دیکہکر برپا
نہ رو بیگی وہ تفتیدہ جگر آہستہ آہستہ

بہت کچہہ شاہ فرماتے ہے کہ قتل تو جلدی
کیا سر کو جدا تن سے مگر آہستہ آہستہ

سکینہ کہتی تہی اے شمر زخمی کان ہوتے ہیں
تو لے میرے گہر اے بدگہر آہستہ آہستہ

کہا زینب نے احسان شمر کا ہوگا جو عابد کو
اتاریگا تو نشتر سے اوسکو گر آہستہ آہستہ

یہہ ہے دستور عالم جو کوئی بیمار ہوتا ہے
کیا کرتا ہے طے راہ سفر آہستہ آہستہ

ہزار افسوس سے تہے بیمار بیحد حضرت عابد
نہیں چلنے دیا اعدا نے پر آہستہ آہستہ

نوحہ	مہیا ہو کے جلدی چل شہ دین کی زیارت کو نہ کر روشن تو سامان سفر آہستہ آہستہ	نمبر (۵۲)

ہو گیا مقتول پیاسا ابن حیدر ہائے ہائے — جل گیا گھر قید ہوئی آل پیمبر ہائے ہائے
چھن گئی سر سے ردائے بنت حیدر ہائے ہائے — ہے حزین بالی سکینہ بہر گوہر ہائے ہائے
کربلا مین شاہ کا لوٹا گیا گھر ہائے ہائے — بیڑ ڈالو مین ہین آل پیمبر ہائے ہائے
مصطفےٰ ہین کربلا مین خاک بر سر ہائے ہائے — نعرہ زن ہے ضیغم خلاق اکبر ہائے ہائے
نیزۂ کین سے ہوا بیجان اکبر ہائے ہائے — چھد گیا تیر ستم سے حلق اصغر ہائے ہائے
ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تیغون سے تن نوشاہ کا — لٹ گیا اک رات کی بیاہی کا زیور ہائے ہائے
لاشۂ عباس دریا پر پڑا ہے دھوپ مین — کہتے ہین سر پیٹکر جنت مین حیدر ہائے ہائے
ایک سی مین بندھے ہین سب اسیرونکے گلے — ہین نہایت رنج مین ناموس سرور ہائے ہائے
گلرخ نخل جناب حیدر کرار کے — پھول سے تلوے ہین پر خون خار جگر ہائے ہائے
قطعہ
کہتے تھے سر پیٹکر بلوے مین اہلبیت شاہ — ہو گیا برگشتہ حیف اپنا مقدر ہائے ہائے
ہم رسن بستہ کھلے سر ہین جو مصروف بکا — دیکھکر ہمکو خوش ہے ہر اک ستمگر ہائے ہائے

نوحہ	شاہ کے ماتم مین روشن روز و شب ہر بزم مین کہہ کے روتی پھرتی ہین خاتون محشر ہائے ہائے	نمبر (۵۳)

ہو گیا قتل جو پیاسا ابن حیدر ہے ہے — کہتے ہین خلد مین زہراؑ و پیمبر ہے ہے
لوح محزون ہے قلم کا بھی کلیجہ ہے چاک — حامل عرش برین کے ہے زبان پر ہے ہے
سینہ زن ہے غم سرور مین ہر اک پیغمبر — کہتے ہین خلد مین سر پیٹکے شبر ہے ہے
حورین سر پیٹتی ہین روتے ہین غلمان بہم — غم سرور مین ہر اک کہتا ہے رو کر ہے ہے
روتے میکال ہین اور نوحہ کنان ہین جبریل — ایک غل ہوتا ہے افلاک کے اوپر ہے ہے
خون برساتا ہے ماتم مین شہ دین کے فلک — اور کہتی ہے زمین خاک اڑا کر ہے ہے

آج دنیا مین بھی برپا ہے غم سرور دین — کہتے ہین سارے محب جا کا واڑا کر ہے ہے
اٹھ گئے تعزیے سب ہو گیا عشرہ بھی تمام — جاتے ہین ہند سے اب سبط پیمبر ہے ہے
ہو گیا سونا ہر اک تعزیہ خانا شہ کا — دل ہر اک شخص کا ہے غم سے مکدر ہے ہے
روتے ہین وحش و طیور اور ہین جن صرف بکا — جنگلون مین بھی ہی اک شور کہ سرور ہے ہے

نوحہ	تو بھی سر پیٹ کے کہہ وش محزون ہر دم ہائی اے ابن علی کشتۂ خنجر ہے ہے	نمبر (۵۴)

چلا ہے کوفہ کو فرق سرور پڑا ہے تن بیمار زمین — ہی فاطمہ سر کی ساتھ گریان مین مرتضی بیقرار زمین
زمین ہی لرزان فلک لرزین عرش کو زلزلہ ہی پیہم — جو روندڈی ہین سمون سے گھوڑون کے جسم نابکار زمین
ہوا ہی خون بدن سے ہر اک شہید راہ خدا کا غل آہ — عوض کفن کی پڑا ہوا ہی تنون کے اوپر غبار زمین
پڑا ہی بیگور ہائی سردار انس و جن کا تن مطہر — غضب ہے کرتی ہین دفن کشتون کو اپنی سب شعار زمین
پرند کرکے پرونکا سایا ہر اک کے لاشے پہ رو رہے ہین — پڑا ہی بیگور باغ زہرا کا جو ہر اک گلعذار زمین
نہین ہے جو دفن کر دے لاشا کوئی بھی تن ہائے بیکسان کا — جز ند صرف بکا مین رہتی تو نہ بلبل و نہار زمین
زبان سی ہے حسین کہتی ہین اور روتی ہین پیٹکر سر — شہ زمن کے ہین لاشے لے پہ روز و شب جن نثار زمین
ہر ایک لحظہ ہین سینہ زن لاشۂ شہ دین پہ حور و غلمان — فلک سے آ کے روتے ہین دم بدم ملک بے شمار زمین

نوحہ	کیا ہی بعد رہائی عابد نے شام سے آ کے دفن لاشا پڑا رہا ایک سال روشن حسین کا جسم زار زمین	نمبر (۵۵)

کرتی ہے زینب بیان ہائی مرے بھائی جان — تم موئے تشنہ دہان ہائے مری بھائی جان
نیزے پہ سر چڑھا حشر نہ کیون ہو بپا — تن ہی زمین پہ طپان ہائے مری بھائی جان
دیکھکے یہ حال زار دل ہے بہت بیقرار — خون ہی جو سر سے روان ہائے مری بھائی جان
ہمیں ہین رنج والم کس سے مدد چاہین ہم — تم نے تو دی اپنی جان ہائے مری بھائی جان
لٹ گئین راند بیت تمام جل گئے سارے خیام — امن ملے اب کہان ہائے مری بھائی جان

ہمیہ ستم اور جفا کرتے ہین وہ اشقیا
ہونٹونپر آئی ہی جان ہائے مری بہائی جان

کیا کہون عابد کا حال زیست ہی اوسکی محال
تپ سے ہی وہ ناتوان ہائے مری بہائی جان

اسپہ بہی کرکی اسیر طوق پہنا کر شریر
دیتے ہین دکہہ بیزبان ہلے مری بہائی جان

نوحہ کہتے تہے بنت علی روروکے روشن یہی
مین نہ موی خستہ جان ہائی مرے بہائی جان **نمبر (۵۶)**

جنا مین کہتی تہی زہرا مرے حسین حسین
تو قتل ہوگیا پیاسا مری حسین حسین

بدن تو خون مین غلطان ہے سری نیزے پر
ستم ہی تجہپہ کیا کیا مرے حسین حسین

لٹا زرا ونکا بندہے بازو اور کہلا سر ہے
ہے قید مین ترا کنبا مرے حسین حسین

نبی ہین صرف بکا مرتضی ہین گریہ کنان
حسن کا ہے یہی نوحہ مرے حسین حسین

تڑپتے ہین ترے ماتم مین حضرت آدم
یہہ کہہ کے روتی ہین حوا مرے حسین حسین

حزین ہین تیری لئے سارے انبیا و رسول
یہہ غم جنا مین ہے تیرا مرے حسین حسین

سر اپنا پیٹ رہا ہے ہر ایک پیغمبر
یہہ رنج اونکو ہے تیرا مرے حسین حسین

نو راہ حق مین ہوا ہے فدا ہین سب تجہپر
نہ کیون ہو غم ترا ہر جا مرے حسین حسین

نوحہ سر اپنے پیٹتے ہین حورین خلد مین روشن
جو روکے کہتی ہے زہرا مرے حسین حسین **نمبر (۵۷)**

مقتل مین یہہ بنت شہ مردان کی صدا ہی
اے سبط پیمبر تمہین دل ڈہونڈ رہا ہے

اے دلبر حیدر دل ہے مرا مضطر
بتلاؤ برادر - روتی ہے یہہ خواہر

کسطرح سے پہچانے بہن لاشہ بی سر
حضرت کا سر پاک تو نیزہ پہ چڑہا ہے

سرپر مرے چادر - گر ہوتی برادر
تو آپکو خواہر - دفناتی مقرر

لاشہ ہے اگر بیکفن و گو تمہارا
بلوے مین سر خواہر بیکس بہی کہلا ہے

ہمکو سر بازار - لائے ہین ستمگار
پہونچاتے ہین آزار - کیسے ہین جفا کار

سادات پہ دیندار ونپہ تہا نونپہ یہہ ظلم
لوٹا گیا زیور - چھینی گئی چادر
تم سب ہے سوئے گلشن فردوس سدہارے
تپ یہہ ہے بدن مین - طاقت نہین تن مین
بیمار بتیجے کا مرے غیر ہے احوال
ہے آپکی دختر - گریان پئے گوہر
بچون کو ڈراتے ہین ستاتے ہین ستمگر
سب ناصر و یاور - صدقے ہوی تمپر
گہر جلگیا لوٹا گیا سارا زر و زیور
آفت مین ہے خواہر - اے سبط پیمبر
اب شام کو لیجاتے ہین اعدا مجہے بہائی
سر کٹ گیا میرا - اے دختر زہرا
آئی یہہ صدا لاشہ شاہ شہدا سے
روتے ہین پیمبر - مغموم ہین حیدر
اے دختر زہرا او ید اللہ تمہارا
گرمی ہے نہایت - ہین تن پہ جراحت

ق

کس دین مین کس مذہب و ملت مین روا ہے
نا بیٹہنے ہے گہر - ہم پہرتے ہین دردر
آل نبوی مورد آفات و بلا ہے
بازو ہین رسن مین - عابد ہے محن مین
پانی ہے میسر نہ دوا ہے نہ غذا ہے
کبرا ہے کہلے سر - باقر بہی ہے مضطر
کیا ظلم ہے کیا قہر ہے کیا جور و جفا ہے
مارا گیا اکبر - بیجان ہوا اصغر
اب اور نہین علم کہ تقدیر مین کیا ہے
لاشے سے چہڑا کر - بے برقع و چادر
مجبور ہون کس سے کہون یان کون مرا ہے
اب روز زیادہ - دکہہ دینگے اعدا
ٹلنیکا نہین جو کہ مقدر مین لکہا ہے
بے چین ہے مادر - بیتاب ہین شبر
ہر حال مین ہر دکہہ مین نگہبان خدا ہے
پیاسے رہے حضرت - دی جان پئے امت

نوحہ

اے روشن محزون تجہے میزان کا خطر کیا
آلے یہ ترے سبط رسول دوسرا ہے

نمبر (۵۸)

بانو نے کہا رو رو کے فریاد حسینا
کرتے ہین ستم بانئے بیداد حسینا
وہ ڈہا گئے بیدین نہ کیا رحم کسی نے
تم مر گئے گہر ہو گیا برباد حسینا
فریاد ہے فریاد ہے فریاد حسینا
سینہ پہ چڑہا آپکے جلاد حسینا

پامال کیا ظلم سے اعدا نے صد افسوس
گہر فاطمہ زہرا کا تہا آباد حسینا

گہر جلگیا ہم قید ہوے اور تمہاری
گردن پہ پہرا خنجر فولاد حسینا

دُر چھینے سکینہ کو طمانچے ہی لگائے
بیدینونکی ہمپر ہوی بیداد حسینا

سر برہنہ بلوے مین لے آئے ہین ستمگار
تم مرگئے ہمپر ہے یہہ بیداد حسینا

یک رات کی بندڑکا نہ دہا تات رسن مین
دیکھے نہین دنیا نہین یہہ رود حسینا

اصغر ہوے اکبر کو کیا قتل لعین نے
کیا اونہین نہ تہا صاحب اولاد حسینا

اونٹونپہ برہنہ ہمین بٹہلاتے ہین اعدا
ہتہی ہوے ہین طوق ہی سجاد حسینا

مقتل مین رہون رونیکو یا جاؤن سوئے شام
منظور ہو جو کیجئے ارشاد حسینا

ہوتے ہین ہزارون ہی زیارت سے مشرف
روشن کو بہی فرمائیے اب یاد حسینا

نوحہ نمبر (٦٩)

تاج سر آدم و یحیا حسین
فخر شعیب و ذکریا حسین

راہبر خضر و مسیحا حسین
جان علی دلبر زہرا حسین

زینب خستہ جگر۔ ہائے ستم ہائے ہائے
لاشۂ شبیر پر ہائے ستم ہائے ہائے

کہتے تہے سر پیٹکر۔ ہائے ستم ہائے ہائے
ہوگئی مین ننگے سر ہائے ستم ہائے ہائے

لاش پہ مین حیدر صفدر ملول
کہتی ہین رو رو کے یہہ مان بتول

خون مین جو تو غرق ہے ماہ رسول
ہوگیا تاریک زمانا حسین

بچے وہان روتے ہین ہائی ستم ہائے ہائے
اشکون سے منہ دہوتی ہین ہائے ستم ہائے ہائے

اونپہ ستم ہوتے ہین۔ ہائے ستم ہائے ہائے
آپ یہان سوتے ہین ہائے ستم ہائے ہائے

فاطمہ کی بلوے مین اولاد ہے
برہنہ سر بانوئے ناشاد ہے

کیجے مدد اب دم امداد ہے
ظلم لعینون کے ہین کیا کیا حسین

کس سے کرین التجا ہائے ستم ہائے ہائے
مرگئے سب اقربا ہائے ستم ہائے ہائے

الٹ گیا سب گھر ہائے ستم ہائے ہائے
کٹ گیا حلق آپکا اے بھائی جان
پشت پہ ہین نوک سنان کے نشان
مر گئے سب لالہ فام ہائے ستم ہائے ہائے
پی کے شہادت کا جام ہائے ستم ہائے ہائے

رہگئی روتی ہوی ہین دل حزین
آپکا اے سرور دنیا و دین
فاطمہ کے جان و تن ہائے ستم ہائے ہائے
دیتی ہین دو گز کفن ہائے ستم ہائے ہائے

چھن گئی افسوس ردا بھی مری
بن نہ سکی مجھہ سے لحد آپ کی
آتا ہے غش ہر گھڑی ہائے ستم ہائی ہائے
پاؤنمین بیڑی پڑی ہائے ستم ہائے ہائے

جسم مین تب ہے لبٹہ پہ آئی ہے جان
ہاتہہ مین ہے اونٹون کی ریسمان
خوش ہین تمہین دیکھکر ہائے ستم ہائے ہائے
بیٹھی ہون اتنا سہر ہائے ستم ہائے ہائے

روتے ہوے کب سے کھڑی ہے بہن
باندھکے بازو مین ہمارے رسن
لاش سے آئی صدا ہائے ستم ہائے ہائے
تم پہ ہوی کیا جفا ہائے ستم ہائے ہائے

شمر نے چھینی ردا ہائے ستم ہائے ہائے
زخمی ہوے بالی سکینہ کے کان
رنج مین ہے آپکا کنبا حسین
کرکے دعا تشنہ کام ہائے ستم ہائے ہائے
خلد مین پہونچے تمام ہائے ستم ہائے ہائے

آپکی گردن پہ چلی تیغ کین
گھوڑون سے روندا گیا لاشا حسین
اے شہ گل پیرہن ہائے ستم ہائے ہائے
دکھہ مین ہے بھیا بہن ہائے ستم ہائی ہائے

اے جگر و جان نبی و علی
روئے نہ کیون دختر زہرا حسین
ہاتہہ مین ہے ہتکڑی ہائی ستم ہائی ہائے
پاؤنمین ہے بہت بڑی ہائی ستم ہائے ہائے

گردن نازک مین ہے طوق گران
دکھہ مین ہے کیا آپکا بیٹا حسین
ہوتا ہے ٹکڑے جگر ہائے ستم ہائی ہائے
مجھسے ہو تم بے خبر ہائے ستم ہائی ہائے

کچھہ تو کہو منہ سے پیے ذو المنن
شام کو لیجاتے ہین اعدا حسین
اے دل خیر النسا ہائے ستم ہائے ہائے
ہوگئے تم بیردا ہائے ستم ہائے ہائے

جاؤ خدا حافظ و ناصر بہن
راہ میں سہنا غم و رنج و محن

صبر کرو دکھ جو دین اہل فتن
ساتھ تمہارے ہے ہر اک جا حسین

سرور والا حسب ہائے ستم ہائے ہائے
خسرو عالی نسب ہائے ستم ہائے ہائے

ابن امیر عرب ہائے ستم ہائے ہائے
مر گئے تم تشنہ لب ہائے ستم ہائی ہائے

روشن نالان ہے صدا صرف غم
اشک ہیں آنکھوں سے روان دمبدم

نوحہ | لب پہ یہہ فریاد ہے با صد الم / ہائے مرے سرور آقا حسین | **نمبر (۶۰)**

زینب کا تھا شور و بکا واویلا اتنا تھا یہہ نوحہ واویلا
قتل ہوی تم رنج و مصیبت میں ہے پیمبر کا کنبا واویلا

لوٹ لیا سارا زیور و زر واویلا خیمے جلا کر بانٹے شمر واویلا
چھین لی ہے ہیں پہلو میں لا کر مجھکو مری سر کی ردا واویلا

آپکی بعد اے شاہ امم واویلا دیکھئے کس آفت میں ہیں ہم واویلا
مارتی ہیں شمر لعین ہم جان سے نہیں سکتے ترسا واویلا

گور و کفن انکو نہ ملا واویلا آپکے لاشکو یہہ یا واویلا
دفن ہوی بید تنونکی لاشیں کیسے غضب کی ہے یہہ جفا واویلا

بھائی میں یہہ سارے لعین واویلا ایک ان ساتھی ہیں تنہا ہیں واویلا
پھر نہ نکلا شمر سی سر کی تہی جو مری سر کی ردا واویلا

آج مصیبت میں ہیں ہم واویلا ظلم کی ہے بارش ہیں سن واویلا
برہنہ سر بلوے میں کھڑی ہیں بالوں سے منہ ڈہانپے بیبیاں واویلا

گھر میں ہماری روح الامین واویلا آتی کبھی بی اذن نہیں واویلا
عزت و توقیر آل رسول پاک کی یہہ تہی پیش خدا واویلا

اوسکا نہ ظالم کو کچھ خیال واویلا پہنچا ہے سر کا کمال واویلا
گھر میں در آکر آل نبی کو اہل دغا نے لوٹ لیا واویلا

جسم میں ہے ہی نہیں جان واویلا گردن میں ہے طوق گران واویلا
ظلم سی اہل شر کی ہے بیدل شاہ کو را نبی ابن العبا واویلا

بالی سکینہ کا ہے یہہ حال واویلا زندگی اب ہو سکی ہے محال واویلا
گھٹتا ہے دم رسن ورسن سے رسی ہے کسا ظالم نے گلا واویلا

نوحہ | ہو گئی سب دنیا تیرہ و تار واویلا گل ہوی شمع شبیر خدا واویلا / کیسے غضب کی دشت بلا میں چلی ہی روشن یہہ ہوا واویلا | **نمبر (۶۱)**

اے تشنہ دہن جان پیمبر الوداع
فاطمہ کے دلربا بازوئے شبیر الوداع

کشتہ تیر و سنان و تیغ و خنجر الوداع
تشنہ لب بیکس وطن آوارہ بی گھر الوداع

قاسم ناروجنان حاجت روائے انس و جان — رہبر عالم شفیع روز محشر الوداع
ای دو عالم کے شہنشہ جانشین مصطفے — بندۂ خاص جناب داور الوداع
زینب خستہ جگر کہتی ہے سر کو پیٹ کر — لاشۂ شہ شبیر پر ہر بار رو کر الوداع
آکے مقتل مین یہہ بانو کہتی تھی سر پیٹ کر — حق نگہبان ہے ترا اے میری اصغر الوداع
لاشۂ شبیر پر کہتے مین سجاد حزین — شام کو جاتا ہون مین با حال مضطر الوداع
تعزیہ شیعہ بڑہاتے مین اٹہاتے مین علم — کہتے مین رو رو کے سب اے ابن حیدر الوداع

نوحہ	کہتا ہے شیعہ ہر اک روشن یہہ سر کو پیٹکر اے شہید و ای ذبیح راہ داور الوداع	نمبر (۶۲)

ہے یہہ ہر سو صدا الوداع الوداع — اے شہ دوسرا الوداع الوداع
گہوڑون کی ٹاپون سے ہائے روندا گیا — تن نازک ترا الوداع الوداع
تو نے گرد بیابان کا پایا کفن — غسل خون سے ہوا الوداع الوداع
سر ہے نیزہ پہ تن ہے تیرا خاک پر — تفرقہ کیا ہوا الوداع الوداع
راہ خالق مین سر ہی دیا گہر دیا — بہو کا تو مر گیا الوداع الوداع
تو نے بخشایش عاصیون کے لئے — سہے کیا کیا جفا الوداع الوداع
کہتے ہین مومنین پیٹکر اپنے سر — جان مشکلکشا الوداع الوداع
روکے فرماتے ہین یہہ نبی و علی — دل خیر النسا الوداع الوداع
کہتی ہے لاش پر بانو اصغر کے یہہ — اے مری مہ لقا الوداع الوداع
شام کو جاتی ہون مین تجہے چہوڑ کر — حق نگہبان ترا الوداع الوداع

نوحہ	رو لے روشن شہ دین کو جی بہر کے تو ختم ماتم ہوا الوداع الوداع	نمبر (۶۳)

جب جدا تن سے سر شاہ شہیدان ہو گیا — کنبہ محبوب الہی کا پریشان ہو گیا

ہو منو کانپی زمیں اور چرخ لرزاں ہو گیا | جب تہ خنجر علی کا ماہ کنعان ہو گیا
ٹکڑے تیغوں سے جو جسم شاہ ذیشان ہو گیا | چاک اس غم سے گل تر کا گریبان ہو گیا
اکبر گلپیرہن جب خون میں غلطان ہو گیا | فاطمہ کا لال صرف آہ و فغان ہو گیا
گود میں شبیر کے اصغر جو بیجان ہو گیا | تر بتر خون سے شلوکا تا بہ داماں ہو گیا

ق

مہر کی جب شہ نے محضر پر تو بولے جبرئیل | خلد کا پروانہ یہہ بہر غلامان ہو گیا
مرحبا تیرے سبب سے اے حسین ابن علی | امت احمد کی اب بخشش کا سامان ہو گیا
دیکے سر اپنا بچایا نار دوزخ سے ہمیں | فاطمہ کے لال کا ہم پر یہ احسان ہو گیا
بہتا آل نبی کا خون تن اتنا بہا | کربلائے پاک کا گل رنگ میدان ہو گیا
گلشن ایجاد میں پھر پھول نے پایا نہ ہائے | پائمال ایسا رسول اللہ کا بستان ہو گیا
مصطفے کے گل رخوں کا وصف جب میں نے لکھا | صفحۂ کاغذ مرا رشک گلستان ہو گیا

نوحہ

ہے یہہ الطافِ خدا اور حضرت ناجی کا فیض
نوحہ جو روشن ماہ زہرا کا ثنا خوان ہو گیا

نمبر (۶۴)

زیب دہ گلشن ایمان حسین | احمد مختار کے ریحان حسین
نور نگاہ شہ مردان حسین | جان دو عالم ترے قربان حسین
تم کو نہ سمجھا کوئی ہائے ستم ہائے ہائے | جان نبی و علی ہائے ستم ہائے ہائے
بوند نہ پانی کی دی ہائے ستم ہائے ہائے | کاٹی گردن تری ہائے ستم ہائے ہائے
روتے رہے وادریغ غربت میں ہائے | کی بسر اندوہ و مصیبت میں ہائے
تم نے پیا پیاس کی شدت میں ہائے | آب دم خنجر بران حسین
فوج ستم کے ستم ہائے ستم ہائے ہائے | بہانجونکا رنج و غم ہائے ستم ہائے ہائے
نور نظر کا الم ہائے ستم ہائے ہائے | آپکا وہ ایک دم ہائے ستم ہائے ہائے
ظلم و جفا کاروں کے لاکھوں سہے | سانویں تاریخ سے پیاسے رہے

خون کے سر و تن سے دڑ پڑے ہے
ہمدم و یاور نہین ہائے ستم ہائے ہائے
کوئی دلاور نہین ۔ ہائے ستم ہائے ہائے
راہی فردوس ہوے سب کے سب
اب کوئی مرد و نہین نہین ہے غضب
بج رہے ہین ہر طرف ہائے ستم ہائے ہائے
شاد ہے اعدا کی صف ہائے ستم ہائے ہائے
چاک ہے دل سید لولاک کا
سر ہے کہلا زینب غمناک کا
زینب مغموم کو ہائے ستم ہائے ہائے
عابد مغموم کو ہائے ستم ہائے ہائے
دیر ہے ہین رنج پہ رنج اہل شام
ناریون نے ربین جلائے خیام
لاش نے پائی نہ گور ہائی ستم ہائی ہائے
بی بیون ہین ہے شور ہائی ستم ہائے ہائے
دہوپ مین زہرا کا ہے ماہ تمام
آؤ مدد کو نبئ نیک نام
آپکا سر کٹ گیا ۔ ہائے ستم ہائے ہائے
غم سے جگر پہٹ گیا ہائے ستم ہائے ہائے
یاور و ناصر مین زمین پر پڑے
آپکے ایسے ہین مصائب کڑے

ہوگئی لاش آپکی عریان حسین
قاسم مضطر نہین ہائے ستم ہائے ہائے
اکبر و اصغر نہین ہائے ستم ہائے ہائے
آپ پہ صدقے ہوے تشنہ لب
زندہ ہین اک عابد نالان حسین
چنگ و نیو طبل و دف ہائی ستم ہائی ہائے
روتے ہین شاہ نجف ہائی ستم ہائی ہائے
ٹکڑے جگر ہے حسن پاک کا
کرتے ہین اہل حرم افغان حسین
حضرت کلثوم کو ہائے ستم ہائے ہائے
باقر معصوم کو ہائے ستم ہائے ہائے
لوٹ لیا آپ کے گہر کو تمام
بال حرم کے ہین پریشان حسین
خونین ہے شب شور ہو رہائی ستم ہائی ہائے
کچہہ نہین چلتا ہی زور ہائی ستم ہائے ہائے
دفن ہو کس طرح سے لاش امام
دیکہتے ہے خونین غلطان حسین
خاک مین رخ اٹ گیا ہائی ستم ہائی ہائے
لاشون سے رن پٹ گیا ہائی ستم ہائی ہائے
آپکے صدمے سہے دلیر بڑے
جو نہین رکتے کبہی پایان حسین

عیسیٔ آدم کا حال ہائے ستم ہائے ہائے — کھولی ہین حورون نے بال ہائے ستم ہائی ہائے
یوسف فرخندہ فال ہائے ستم ہائے ہائے — کرتے ہین یہہ مقال ہائے ستم ہائی ہائے
ہائے امام دو جہان مر گیا — ہائے شہ کون و مکان مر گیا
ہائے سلیمان زمان مر گیا — ہائے مرے فخر حسینان حسین
کیا کرو روشن بیان پہلو میں ہے بی بیان ہا ستم ہائے ہائے — شاہ نہین ہے پرسان اب یہی فغان ہائی ستم ہائی ہائے
شام کو لیجاتے ہین اعدا ہمین — دیتے ہین بے سبب ایذا ہمین
کوئی بھی دیتا نہین پرسا ہمین — ہائے غضب ہو گئے بیجان حسین

نوحہ نمبر ۶۵

ای رحمت داور ہائی حسین ای سبط پیمبر ہائی حسین — ای دلبر حیدر ہائی حسین ای بازوی شبر ہائے حسین
سر آپکا ہو بالا سنان تن ہو میں ہی رہتی یہ طلبان — ہی غسل کا سامان اور نہ کفن ہی قبر میسر ہائے حسین
مر جینگی ہی بعد آپکے شاہ امم تھی در پئے ظلم و جور اظلم — گھوڑوں کے سمون سے چور کیا تیرا تن اطہر ہائی حسین
کر گئی رخ انور یہ ملا غازیکے عوض خون دولہ کا — یاں شبکی دلہن کا حال وہ ہے دولہ گیا مارا ہائی حسین
ہی دکھہ مین جناب زین العباد کوئی نہین کرتا ہی مدد — ہی زار بدن سے طوق سنبھالی طوق کا لنگر ہائی حسین
بلوہ مین کھلے سر ہی زینب مغموم و مکدر رہے زینب — رسی جو بندھی ہی بازو مین ہنستی ہین ستمگر ہائی حسین
دنیا سی گیا حضرت نے سفر آفت مین ہے حضرت کی خواہر — حضرت کی ہی غم مین یہہ نوحہ ای میرے برادر ہائی حسین
رو نہ سکی مجھے مہلت نہ ملی لاش پہ تیری ای جان نبی — کیا جلد چھٹی ہمسے بہیا بیکس مین خواہر ہائی حسین
بہنونکو بہائی اونٹوں پر لیجاتی ہین سارے ہائی شمر — کوئی کو بہان ہے بے محمل بے برقع و چادر ہائی حسین
دکھہ پا کے سکینہ کو جو دئے شمر لعین نے چھین لئے — پہنائی تہے اسکو عید کے دن جو آپنے گوہر ہائے حسین
ماتم مین تمہارے جن و بشر کہتے ہین یہہ سر پیٹ کر رو رو کر — ای حامی دین ختم نبی ای شافع محشر ہائے حسین
جنت مین پیمبر بیحال رہے سر پیٹتی ہی ماں سرکی — غمگین مین سب ای روشن کہتی ہین حیدر ہائے حسین

نوحہ نمبر ۶۶

نبی کی عترت ہی سخت حیران بلا کا آفت کا سامنا ہے
ہر ایک میت کا فاتحہ کرتی ہیں جہان میں یہہ قاعدہ ہے
سوم شہیدان کربلا کا جو آج دنیا مین جا بجا ہے
امام کونین و حامی دین مصطفے جو کی ہوی ہے
کہان یہ میت ہے شہ کی سر دہری ہین حالت ہے آج وا اسفا
حرم مقید ہین پاک تن ہین کری شہیدونکا کون سویم
خدا نے دیتا ہی جسکو حلہ کیا ہی جسکو شفیع محشر
جلا یا اعدا نے جسکے گہر کو ہوا ہی پامال جسکا لاشا
ولعین یہہ کہتی ہی روکے سر زم میانہ او دبراہ وزاری

عجب مصیبت ہے ایک گہر مین سوم بہتر شہیدونکا ہے
مگر شہیدان کربلا کی نہ پہول نا فاتحہ ہوا ہے
کسی مکان مین ہی شور گریہ کہین بپا مجلس عزا ہے
وہ ہوی محتاج فاتحہ کو جہان مین یہہ نشان کبریا ہے
نہ آب ممکن ہی فاتحہ کو نہ پان بیسر مجہے غذا ہے
جناب سجاد کا ہی طوق گران میں سو جہان ہو گلا ہے
ملا نہ گور و کفن اوسے اور نہ اوسکے سوم کا فاتحہ ہی
جتر ہا ہی بہنری یہ جسکا سویم ادس عزت و شہید کا ہی
ای ابن شبیر مین ہو پریشان کرون کیا سوم جو ایکا ہے

نوحہ	جلتے مین آنکہ سے اپنی کربلا شاہ تجکو تو کیا ہی روشن تو ہے ثنا خوان نور داور تری دل مصطفے مین جا ہے	نمبر (۶۷)

دل و جان نبی و مرتضی کا آج سویم ہے
جگر بند بتول پارسا کا آج سویم ہے
سرور سینۂ پیغمبر و جان و دل زہرا
شہ دین شافع روز جزا کا آج سویم ہے
دو عالم مین بپا ہے بزم غم و ماتم نہ ہو کیونکر
امیر دین و شاہ ماسوا کا آج سویم ہے
کرو جیب قبا چاک اپنا اے اہل عزا روکر
امام بیکس و بے آشنا کا آج سویم ہے
میسر جسکے لاشے کو کفن ہے اور نہ ہے مرقد
جہان مین اوس غریب بینوا کا آج سویم ہے
ہر اک گلشن مین وہ کہتے ہین ہر اک بلبل یہی رو کر
گل باغ رسول دوسرا کا آج سویم ہے
ہو غم سے کلیجہ ہے جناب ام لیلا کا
شبیہ حضرت خیر الورا کا آج سویم ہے
سر اپنا پیٹتے ہین ام فروہ خاک اڑاتی ہین
جگر بند جناب مجتبا کا آج سویم ہے
یہہ بانو کہتی ہی روکر سویم ہے آج اصغر کا
سکینہ کہتی ہے میرے چچا کا آج سویم ہے
کوئی روتا ہی جعفر کو اور کوئی بو تمامہ کو
رفیقان شہ کرب و بلا کا آج سویم ہے

نمبر (٦٨)	بپا ہے ساکنان شش جہت مین شور و غل روشن جناب خامس آل عبا کا آج سویم ہے	نوحہ

پردہ پوش خلق رب دوسرا ہین اہلبیت
وارثونکا سر کٹا۔ یہہ بیان زینب کا تہا
سر برہنہ پا پیادہ بے ردا ہین اہلبیت
وارثون کی لاش پر۔ عترت خیر البشر
گہہری ہین سب کے دم ضبط بکا و آہ سے
تیغ شہ پر چلگئی۔ ہین حزین آل نبی
شور باجونکا ہی بیحد خوش ہین سارے اہل شام
عابد خستہ جگر سر کو اپنے پیٹکر
اک رسن مین ہین بندہی بارہ اسیرونکے گلے
جہک گئے زین العبا۔ ہے یہہ صدمہ طوق کا
تازیانے جب لگاتے ہین لعین ہوکر خفا
کہتے تہے الحرم۔ مرگئے شاہ امم

ای محب و رازدار کبریا ہین اہلبیت
وقت ہی امداد کا۔ آئے شبیر خدا
مبتلائے آفت و رنج و بلا ہین اہلبیت
روتے ہین جو ننگے سر ہین گہر گئے اہل شر
کس مصیبت مین بلا مین مبتلا ہین اہلبیت
قتل سرور کی خوشی۔ کر رہے ہین سب شقی
ہائی سر دم سینہ زن صرف بکا ہین اہلبیت
کہتے ہین با چشم تر۔ لٹگیا احمد کا گہر
اے فلک یہہ ظلم کے لایق بہلا ہین اہلبیت
چل نہین سکتے ہین راہ گرتے ہین ہر اک جا
دیکہکر عابد کو مصروف بکا ہین اہلبیت
رنج و ماتم مین ہین ہم یہ ہوتے ہین ہم پر ستم

نمبر (٦٩)	اب قلم کو روک روشن بر ہین دل بیتاب ہے مرگئے شبیر اسیر اشقیا ہین اہلبیت	نوحہ

ہوا مقتول خنجر دینکا سردار جنگل مین
موئی تشنہ لب نہین حرم کی جل گئے خیمے
چڑہا نیزہ پہ سر لوٹی گئی پوشاک کہنہ تک
جفاؤ پر جفائین کر رہی ہین روز و شب اعدا
حرم سر پیٹتے ہین شہ کا سر نیزہ پہ روتا ہے

ہوئی قید اوسکی ہی عترت اطہار جنگل مین
لٹے بس عصر تک شبیر کی سرکار جنگل مین
ہوا تن شہ کا پامال سم رہوار جنگل مین
حرم شہ کے ہین بیحد مضطر و ناچار جنگل مین
سکینہ شمر سے پاتی ہے جب آزار جنگل مین

چھوتے ہیں لعین نیزوں کی نوکیں پشت اقدس میں
ستم ہے یہ برائے عابد بیمار جنگل میں
جو پیدل جا رہا ہے حضرت شبیر کا گل رو
اذیت دے رہا ہے پاؤں کو ہر خار جنگل میں
بہایا خون تن اعدا نے ہر اک لعل زہرا کا
ندا دیتے ہیں یہ ہر سمت سے کہسار جنگل میں
لٹا جو باغیوں کی ظلم سے سرسبز باغ شہ
ہوئے جاتے ہیں خشک اس رنج سے اشجار جنگل میں
غم سردار بحر و بر میں ان روزوں ہر اک لحظہ
ہیں مرغان ہوا با دیدۂ خونبار جنگل میں

نوحہ	نہیں کچھ بستیوں میں ہی بپا ماتم ہے اے روشن مہ زہرا کو جن بھی روتے ہیں ہر بار جنگل میں	نمبر (۷۰)

یہ رو رو کہتی تھی شہ کی بہن حسین حسین
کدھر ہوا ہے مرے تشنہ دہن حسین حسین
سر آپکا تو ہے نوک سناں پہ ہائے غضب
پڑا ہے آپکا عریاں بدن حسین حسین
ہیں اشک آنکھوں میں نالے ہیں لب پہ دل ہے حزیں
تمہارے غم میں ہے مضطر بہن حسین حسین
میں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں تمہارے لاشے کو
ندا تو دیجے مرے کم سخن حسین حسین
جلا کے خیمے زر و مال لیکے اب پھر
جفائیں کرتے ہیں اہل فتن حسین حسین
تمہارے بعد لعینوں نے لیکے سر سے ردا
ہیں باندھے بازوؤں میں پھر رسن حسین حسین
جلائے خیمے لعینوں نے بیٹھوں اب کسجا
ہیں رنج میں پھر رہی ہوں نعرہ زن حسین حسین
مدد کرو کہ پسر کو تمہارے کر کے اسیر
ستا رہے ہیں اوسے تیغ زن حسین حسین

نوحہ	فلک پہ حور و ملک پیٹتے تھے سر روشن جو رو کے کہتی تھی شہ کی بہن حسین حسین	نمبر (۷۱)

قید میں ہے مصطفے کی آل بیکل آج کل
جز غم و ماتم نہیں راحت ہے یک پل آج کل
مر گئے سبط پیمبر ہو گیا یثرب تباہ
کربلا کا ہے تمام آباد جنگل آج کل
شام کو راہی ہے آل مصطفے سر برہنہ
صرف غم جنت میں ہے ہر اک مرسل آج کل
شرم کے مارے ہے چھپائی اپنا منہ بالوں سے ہے
ہائے کبرا کے نہیں سر پر ہے آنچل آج کل

خون لٹے ہیں کے بہنے پہ ہے فرق پدر — ہے پسر طوق سلاسل ہین مسلسل آج کل
بیڑیاں پاؤن بازو مین رسن گردن مین طوق — شام کو جاتے ہین یون سجاد پیدل آج کل
خون پا ہائے جناب سید سجاد سے — بن گیا گلرنگ ہے ہر ایک جنگل آج کل
روتی ہے بیٹو نکو اور اکبر کو شہ کو بار بار — دلبر زینب کے گہر ہی غم کا بادل آج کل
عرش کے تارے ہین فرش خاک پر بد نہین ملے — ہے عدوی دین کے خاطر فرش مخمل آج کل
ایک دن وہ تہا کہ مسکین تہین پہا لین تہہ تہین — پاس عابد کی نہین ہی ایک چہا گل آج کل

نوحہ	ابن سعد و شمر ہی روشن ہین گہوڑون پر سوار چل رہے ہین سید سجاد پیدل آج کل	نمبر (۷۲)

کٹ گیا سر شاہ کا ہلتا ہے عرش خدا — روتے ہین خیر الورا - بیٹے ہین مرتضیٰ
خاک بسر ہین بتول آج ہین شبر ملول — غم مین ہین سب انبیا رو رہے ہین اصفیا
مرنے پہ بہی ہے ستم سر ہے سنان پر الم — گہوڑون سے روندا گیا تن شہ مظلوم کا
آل رسول کرام برہنہ سر ہے تمام — خیمہ سرور جلا مال بہی سب لٹ گیا
کر کے حرم کو اسیر شاد ہین سارے شریر — آل نبی پر جفا کر رہے ہین بیحیا
کہتے ہین سدانیاں ہم ہین نبی زادیاں — ہم پہ برائے خدا رحم کرو اشقیا
ہین جو حرم سینہ زن شاد ہین اہل فتن — بس نہین چلتا ذرا کرتے ہین بچے بکا
جاتے ہین اہل حرم کوفے کو با درد و غم — حال ہے سبکا برا کوئی نہین پوچہتا
کوئی جو حامی نہین راستے مین اہل کین — کر رہی ہین وہ جفا جسکی نہین انتہا
لیکے او نہین بد گہر پہر رہے ہین دربدر — کرتے نہین بیحیا خوف خدا مطلقا
راستے کی سختیان کس سے ہو روشن بیان — شام تلک ننگے پا شاہ کا کنبا گیا

نوحہ نمبر (۷۳)

بہہ شمر سے کہہ رہی مین عابد ہی ناتوان تب سے تن ہمارا — نہ ہی اذیت اری لعین ہے بدن نبی کا بدن ہمارا

ہوئی ہے لوگوں سے برچھیوں کے جو زینت سارا ہماری زخمی | ہماری خون بدن ہی سارا ہوا ہے زیر پیرہن ہمارا

چھلی ہی گردن لہو رواں ہی مہار اشتر سے ہات زخمی | ستم سی اعدا کی جب سے زیور بنا ہی طوق و رسن ہمارا

حرم میں ہلوہیں ہم برہنہ اسیر زنجیر و طوق میں ہم | گہروں سے آ آ کی کر رہی ہیں تماشا سب مرد و زن ہمارا

پدر کی غم میں جو سر ہی ٹکرایا ہمنے خیمے کی چوب سے ہے | بہری ہیں خون جبین سی رخسار اور چاہ ذقن ہمارا

پدر سدھارے ہی چچا سدھارے بہیو فرزند بہی سدھارے | سدھارا سوئے ریاض جنت برادر گلبدن ہمارا

کسی نے ایسا نہ غم اٹھایا کسی پہ گذری نہ ایسی آفت | الم سے ہر اک ہی حق کی فزون ہی رنج و محن ہمارا

کیا ہی سلطان صابروں کا جہاں میں رب زمن نے ہمکو | ہر ایک رنج و بلا میں صابر رہیں یہی ہے چلن ہمارا

مصیبتوں کی شکایتیں ہم کبہی خدا سے نہیں ہیں کرتے | زبان ایسی نہیں ہماری نہیں ہی ایسا دہن ہمارا

جفا سی باز آؤ کہہ رہے ہیں یہ آہ و زاری ہر ایکدم ہم | ہزار افسوس آج کوئی نہیں ہے سنتا سخن ہمارا

دعائے روشن یہی ہی تجہے ہمیشہ اے خالق دو عالم
ہو ہفت اقلیم کا شہنشاہ پادشاہ دکن ہمارا

نوحہ — نمبر (۷۴)

ہی روز دہم آج بہتر شہدا کا واحسرت و دردا | سر بیٹھے ہیں قید میں و رسن نہیں چلتا ناموس نبی کا

کس چہنیں یہ دین فاتحہ پیاسوں کی دہم کا سجاد حزین آہ | پانی و نہیں ممکن نہ غذا کا ہی ٹہکانا افسوس خدایا

ہر بار یہی قید میں لیلا کی تہی فریاد ای اکبر ناشاد | سویم نہ ہوا اور نہ دہم ہی ہوا تیرا ہی ہی میں کروں کیا

زینب نے کہا سر تشنہ دین یہہ وکرا ہے سبط پیمبر | دسواں ہی ہوا ہائے نہ تیرا مری بہیا او نا ہوا تیجا

ہر وقت نیا ظلم ہی ناموس نبی پر ہنہ انکھوں سے تر | اس حال میں پیاسوں کا کرینگی وہ دہم کیا انصاف کی ہی جا

دن رات ہی سجاد کو اسکا ہی بڑا غم روتے ہیں وہ ہیم | بیدینوں کی بیدادی سے ہونے نہیں پایا دسواں بہی کسیکا

والی مری ہی آج دہم آپکا ہیہات کس سے کروں فریاد | تنہا ہوئی عباس کا ہر دم یہی نوحہ ہی میں کروں کیا

بانو بہی کہتی ہی بصد گریہ و زاری مادر تری واری | ہی آج دہم تیرا ای اصغر میں کروں کیا کچھہ بس نہیں چلتا

اک شب کی دلہن کہتی ہی یہہ خاک اوڑا کری قاسم مضطر | ہوں قید میں میں زندہ دہم کر نہ سکی تمہارا مجبور ہے ہوا

کرتی ہیں غم سبط پیمبر میں جو شیون کچھہ شک نہیں روشن | محشر میں جنان و ارم و کوثر و طوبا خالق دو نہیں گا

نوحہ نمبر (۵)

آج ہے جان و جگر بند پیمبر کا دہم
جان ہم کہوئین نہ کیون ہی بن حیدر کا دہم

نہ ملا گور و کفن لاشۂ حضرت کو ہائے
حیف ہونے نہین پایا شہ بے پر کا دہم

ہین حرم قید مقید مین جناب سجاد
ہوئے کسطرح بہلا کشتۂ خنجر کا دہم

قاعدہ ہے کہ دہم کرتے ہین ہر میت کا
ہونے پایا نہین افسوس ہے سرور کا دہم

زوجہ عباس کی کہتی ہی مین ہون قید مین آہ
کرون کسطور سے عباس دلاور کا دہم

قید مین مضطر و حیران ہی جناب لیلی
کہتی ہے روکے ہے میری علی اکبر کا دہم

کہتی ہے بیٹکے سر قید مین ہر دم یہہ رباب
ہائے مجبور ہون مین ہی علی اصغر کا دہم

کہتی ہے روکے دلہن فاتحہ کسطور سے دون
قید مین ہون کرون کیونکر مری شوہر کا دہم

نوحہ	ظلم اعدا سے حرم قید جو ہین اے روشن ہونے پایا نہین افسوس بہتر کا دہم	نمبر (۳۶)

بیان تہا بنت حیدر کا سکینہ جان سکینہ جان
تمہاری صدقے یہہ کہا سکینہ جان سکینہ جان

سدہاری تم سوئے جنت اٹہا کر قید کی آفت
ہمین رونیکو یہان چہوڑا سکینہ جان سکینہ جان

ہمین بیٹھنے چہوڑا ہماری آس کو توڑا
ہوا زندان اب سونا سکینہ جان سکینہ جان

گئین تم تو سوئے کوثر نظر آیگا اب کیونکر
تمہارا چاند سا چہرا سکینہ جان سکینہ جان

کہلی رسی ہی ای پیاری ہہوپی سی تو کہو واری
گلے کا درد ہی کیا سکینہ جان سکینہ جان

ہزارون رنج و غم پاکے گئے تم پاس بابا کے
دکہائی نیل گردن کا سکینہ جان سکینہ جان

کن آنکہون سے پہوپی دیکہے ستم سے تازیانون کے
تمہارا تن جو ہی نیلا سکینہ جان سکینہ جان

زمین پر قید مین سونا چچا کو باپ کو رونا
یہہ تہا تقدیر کا لکہا سکینہ جان سکینہ جان

بہت سن تہا تمہا کم اٹہائے اسپہ بیحد غم
پدر کی عاشق و شیدا سکینہ جان سکینہ جان

تجہے شمر لعین گہر کا ہوا رنج والم در کا
سہی جور و ستم کیا کیا سکینہ جان سکینہ جان

نوحہ	فدا تم پر ہوئی اماں یہی روشن کی ہے ارمان کرو زوار بابا سکینہ جان سکینہ جان	نمبر (۷۷)

قید میں زینب کا ہر دم تھا یہ نوحہ ہائے ہائے — اٹھ گئے دنیا سے بنت شاہ والا ہائے ہائے
زینب ناشاد و محزون شام کے زندان میں — دیکھنے زندہ رہی تیرا جنازہ ہائے ہائے
نیل گردن پر پڑی باقی گلے سے کانوں پر ہی ہے — خون سے کانوں کے ہی اب تک سرخ کرتا ہائے ہائے
قید سے چھوٹی نہ پائیں چل بسے سوئے بہشت — رہ گئی دل میں رہائی کی تمنا ہائے ہائے
اب مناؤنگی کسے میں کس کو بہلاؤنگی میں — مر گئی تو اے شہ بیکس کی شیدا ہائے ہائے
غسل کو پانی ہے نہ چادر کفن کیواسطے — کسطرح ہو دفن بیٹی تیرا لاشہ ہائے ہائے
کوئی مرد و ہیں نہیں عابد جو ہیں وہ ہیں اسیر — کون اٹھائیگا یہاں تابوت تیرا ہائے ہائے
کوئی دم میں تم تو ہو جاؤ گی پنہاں خاک میں — میں کہاں دیکھونگی اب چہرا تیرا ہائے ہائے
اسطرح زندان سے نکلی ہے یہ بنت شہ کی لاش — چادر گل ہے نہ حمل شامیانہ ہائے ہائے
ہر قدم پر لنگر طوق گران تھامے ہوے — ساتھ ہی تابوت کی سرور کا بیٹا ہائے ہائے
شاد ہو کر اہل کین اپنے گھروں سے آئے ہیں — راستہ میں جمع ہیں بہر تماشا ہائے ہائے
ہے اسیرو نہیں قیامت روتے ہیں زین العبا — ہو رہا مدفون ہے لاشا بنت شہ کا ہائے ہائے

نوحہ	بابا کی فرقت میں اے روشن موئی زندان میں یہ مقدر کا سکینہ کے لکھا تھا ہائے ہائے	نمبر (۷۸)

کہا زینب نے ای گردون پھریں ہم دربدر کب تک — رہیگی آل احمد پر لعینوں کی جفا کب تک
ہماری غم میں جنبش میں رہی عرش خدا کب تک — زمین و مکان عرش و فرش مصروف بکا کب تک
رہی گریاں ہماری ساتھ بنت مصطفیٰ کب تک — اٹھائیں رنج و غم ہم بہر ہماری مرتضیٰ کب تک
ہر یک قصبے میں ہر یک شہر میں بجتی ہیں جنگ و دف — یہ جشن عیش ہے جا قتل شہ کا ہوئیگا کب تک
بندھی بازو کھلے گیسو جفا کاروں کے نرغہ میں — برہنہ اشترو پہ ہم پھریں جابجا کب تک

ق

پھرے ہم کوچہ و بازار میں کوفے کے ننگے سر
تماشا آل احمد کا کرینگے بیحیا کب تک

بیان ابن زیاد بیحیا سے کرتی تھی زینب
یہہ جور آل محمد پر ترا اے روسیا کب تک

ہوے وارث ہوی ہم قید تیری حکم سی ظالم
رہیگا بغض تیرا ہم اسیروں پر بھلا کب تک

تری جور و ستم سے گھر جلا لوٹا گیا سب روز
رہے قیدی جگر بند شہید کربلا کب تک

گھٹے جاتے ہیں دم رسی کا صدمہ ہے گلو تیری
کریگا ہمکو زندان مصیبت سے رہا کب تک

خدا کے واسطے کر رحم ہم میں رحم کی قابل
ستم آل نبی پر تو رہیگا یہہ روا کب تک

نوحہ — نمبر (۷۹)

اجل پھر پڑی ہے جو تک اور جبل شہ کی روضہ پر
رہیگا خواب غفلت میں نوای روشن بھلا کب تک

لائی گھر میں سر ابن حیدر کہتی ہی سر سے شہربن بہہ کر
آپ تو تھی ہمیں سے لیکر دیا آپکو کس نے بے سر

میں تو سمجھی تھی سر رکھ دینگے آپ پر جان دینی ہے نثار
فاتحہ پڑھنی ہوگی مقرر اندن اپنی جد کی لحد پر

کیوں لعینوں نے سب ہوکے دشمن آپکی ہاے کاٹی ہی گردن
لوٹا سادات کو کس خطا پر ہو کیوں قید سجاد مضطر

آپ تو ہیں امام زمانا معجزہ مجھکو اسدم دکھانا
ظلم جو جو کہ گزری ہیں ہمپر وہ کہی مجھسے ہیں ضعف میں تو تمپر

پھر خدا جلد فرماو آقا حال اپنا ہی اور بی بیوں کا
دیکھکر حال آل پیمبر دل نہایت ہی ہیں مکدر

بولا شہربن سے فرق شہ دین کیا کہوں حال اپنا میں شہربن
ہوی خواہان بیعت ستمگر میں نہ راضی ہوا جب تو مجھپر

کیا کہوں ظلم و جور بد ایمان کر دیا سب میں سبکو ہیجان
بیچطا ہای اعدا نے ملکر کاٹا دشت بلا میں مرا سر

بیبیونکو لوٹکر گھر جلایا رحم اعدا کو بالکل نہ آیا
تن پڑا بیکفن ہے زمین پر پھرتا ہی سناں پر مرا سر

میں جو آونگا تجھسے کہا تہا اسلئے تیری گھر میں سر آیا
ساتھ کنبی کے تانے مرا سر جائیگا پیش حاکم مقرر

سر شہربن نے سنکر یہہ سب حال بیٹا اسقدر تو جگر پاش
ہوی بیہوش گر کر زمین پر لیکے فرق دل و جان حیدر

نوحہ — نمبر (۸۰)

پہونچی کوفے میں روشن جب عدا سر برہنہ تہا کنبہ نبی کا
دیکھکر خوش تھی ایسے بد اختر شادیانے بجاتی تھی گھر گھر

ظلم تیرا ایہہ رہیگا چرخ اخضر کب تلک
با سر عریان پھرے آل پیمبر کب تلک

نیزہ کین پر رہے شبیر کا سر کب تلگ — بے کفن ہی یہ رہے جسم مطہر کب تلک
در پئے ایذا رہین گے اشقیائے شر کب تلگ — ہائے زندان مین رہین خاصان داور کب تلک
کہتی تہی بانو سوائے غم کی مجہے راحت نہین — دیکہین برگشتہ رہے اپنا مقدر کب تلک
راہ مین کہتی تہی زینب شمر سے اے بیحیا — باز آ یہہ ظلم ہم رانڈون کے اوپر کب تلک
کہتے تہے عابد قدم اوٹہتے نہین ہین اے خدا — مین سنبہالون طوق و بیڑی کا لنگر کب تلک
ق
رو کے کہتی تہی سکینہ قید مین ہون جان بلب — لو خبر بابا رہے دکہہ مین یہہ دختر کب تلک
کہتی تہی کلثوم رو کر شہ کے سر سے ہر گہڑی — مین کرون دل اپنا پتہر کا برادر کب تلک
سہی یک جان اور ستم اعدا کے بیحد و حساب — دکہہ اوٹہائے روز و شب حضرت کی خواہر کب تلک
یا تو چہوٹون قید سے یا موت آجائے مجہے — لو خبر غفلت یہہ اے سبط پیمبر کب تلک

نوحہ	بہر حق بر لائیے روشن کا ہر اک مدعا وہ رہے امیدوار ای ابن حیدر کب تلک	نمبر (۸۱)

آتی ہین سر ہائی شہدا کوفہ مین آتا ہی سر نکلی کنبا کوفہ مین — عابد محزون سات حرم کہتے ہین لوہیکا زیور کوفہ مین
چہرہ کو اہل الحرم کوفی مین ڈہانپے ہین بالون سے منہ کوفہ مین — شرم سے پانی ہوتا ہی اُن پہلو مین ہر اک بی بی کا کوفہ مین
ہین جو اسیر بیداد کوفی مین کرتی ہین ورد فریاد کوفہ مین — برہنہ سر در در پہرائو پہر خدا ای اہل جفا کوفہ مین
مردونکی ہین شیر و پہر کوفی مین بی بیان ہین ننگے سر کوفہ مین — دیکہ کے روتا ہی ہر اک سردار دو عالم کا شہدا کوفہ مین
ہی یہہ خوشی قتل شہ کی کوفہ مین بیبیون کے لٹنی کی شادی کوفہ مین — جنگ و نیو طبل و دف کی آتی ہی ہر اک کوچہ سے صدا کوفہ مین
ق
آیا ہی زینب کو یہہ خیال کوفہ مین اپنا تہا یکروز یہہ حال کوفہ مین — دیکہنے ہمکو آئی ہی سب خلقت ہوکے پدر سی لیکے ضیا کوفہ مین
آج ہین ہم آفت مین پڑی کوفہ مین آج ہین ہمکو رنج بڑی کوفہ مین — دیکہہ رہی مین برہنہ سر ہمین بلوہ مین سارے اعدا کوفہ مین
اہل حرم کو بانی شر کوفہ مین آہ پہرا کر ننگے سر کوفہ مین — لیگئے پیش ابن زیاد دون مع سر ہائی شہدا کوفہ مین
دیکہکے سب بیبیونکو اسیر کوفہ مین خوش تہا عبد اللہ شریر کوفہ مین — حکم لعین سے قید رہی کچہہ روز حرم با درد و بکا کوفہ مین
تو تینین سجہتی ہین گہر گہر کوفہ مین دیتا تہا ہر اک بانی شر کوفہ مین — کنبہ نبی کی لال کا جب تک قید رہا صد آفتہا کوفہ مین

نوحہ — نمبر (۸۲)

کوچون مین بازارون مین پہر کوفہ مین سامنے آئے ظالم کی کوفہ مین
کس سے بیان احوال ہو روشن گذرا اسیر و نیر کیا کیا کوفہ مین

بیسوان ہے آج ہے ہے سید ابرار کا
قید مین بیچین ہے دل زینب ناچار کا

آج محزون بر مین دل ہے حیدر کرار کا
چاک غم سے ہے جگر پیغمبر مختار کا

انبیاؤ اولیاؤ اصفیا سب ہین حزین
بیسوان ہے آج جو کونین کے دار کا

روتے ہین حور و ملک غلمان ہین سب سینہ زن
خلد مین ہے بیسوان جو دینکے سردار کا

کہتے ہین رو کر یہہ ہر دم عندلیبان چمن
بیسوان آج ہے گل پیغمبر دادار کا

بادشاہ تشنہ لب کا آج ہی جو بیسوان
پانی پانی اس الم سے قلب ہے کہسار کا

پیٹکر سر رو رہے ہین قید مین سب بی بیان
روز ستم آج ہی شہ کے ہر اک غمخوار کا

ق

کہتی تہی بانو یہہ رو کر کیا کرون نادار ہون
بیسوان ہی آج ای خالق مری دلدار کا

ہی کہان شربت یہان کسپر دلاؤن فاتحہ
قاسم و عباس کا اور اکبر جرار کا

لاش پر باباکے یان سی جا نہین سکتا ہون مین
یہہ بیان زندان مین ہے عابد بیمار کا

نوحہ — نمبر (۸۳)

فاتحہ اوسکا نہ ہو روشن عجب اندھیر ہے
جو کہ مالک ہو زمین و گنبد دوار کا

کہتے ہین اہل عزا شاہ کا ہی بیسوان
کیون نہ کرین ہم بکا شاہ کا ہی بیسوان

ہوتا ہی ٹکڑے جگر چشم بہی ہوتی ہے تر
ہے جو یہہ ہر سو صدا شاہ کا ہی بیسوان

ذکر شہ تشنہ لب کر رہی ہین آج سب
روتے ہین سب جابجا شاہ کا ہی بیسوان

ماتم سلطان دین دہر مین کسجا نہین
آ چکے دن جابجا شاہ کا ہے بیسوان

قید ہین اہل حرم اونپہ پڑے ہین ستم
دے کوئی کیا فاتحہ شاہ کا ہے بیسوان

کہتی ہے شہ کی بہن مین ہون اسیر محن
مجہسے بہلا ہو گا کیا شاہ کا ہی بیسوان

کرکے شہ دین کو یاد کہتے ہین زین العبا
مین ہون اسیر بلا شاہ کا ہے بیسوان

کبھی نہی بانو بھی ہائے مین زندہ رہی　　دینے کو یان فاتحہ شاہ کا ہے بیبسوان

نوحہ　نمبر (۸۴)

بیٹھتی ہین انس و جان کرکے یہہ روشن بیان
روتین نہ کیون خوب سا شاہ کا ہی بیبسوان

پہرتے ہین دردر برہنہ سر بادیدہ پرنم اہلحرم　　ہائی غضب ان روزون جفا سہتے ہین دم دم اہلحرم
راہ مین ہردم بیٹیکے سر رونے ہین وہ اپنے پیارونکو　　پاتی نہین ہین رنج و بلا مین اپنا جو ہمدم اہلحرم
پشت پہ اونکے نوک سنان ہر چبہاتے ہین اعدا　　اٹہنے نہین ہین جلد قدم جانے ہین جو بیہم اہلحرم
ضبط کا سی گہٹنے ہین دم ورسلیون مین دل گہبراتے ہین　　شمر لعین کی جور کے ڈرسی رونے ہین جب کم اہلحرم
کہتی تہی زینب شمر سی ہمکو برہنہ سر دردر نہ پہرا　　غور تو کر اس جور و جفا کی لایق ہین ہم اہلحرم
بازوؤن مین اپنی ہی رسنا ور سر بہی کہلی ہین بلوین　　کہتے ہین روکر فرق شہ والا سے یہہ ہر دم اہلحرم
واسطے رر کی رنج والم کیا کیا نہ اونہین اعدا نے دئے　　جانتی تہے سب یہہ ہین فخر حاجر و مریم اہلحرم
بجتے ہین باجے ہائی خوشی کے شادہین اعدا سرایک جا　　گیسوؤن سے منہ ڈہانپہ کی اپنی روتے ہین ہر دم اہلحرم
تا دم مردن بازو پہ ہر اک کے نشان تہے صاف عیان　　باندہ گیے رسی مین ستم کے تہے ایسے محکم اہلحرم
پانیکے بدلے خون جگر پیتے تہے وہ یاد سرور مین　　بدلے غذا کے ابن علی کا کہاتے رہے غم اہلحرم

نوحہ　نمبر (۸۵)

سنکے صدا روتی تہے ملک افلاک پہ ای روشن اوسوقت
قید ستم مین کرتے تہے جسدم شیون ماتم اہلحرم

پہر رہا ہے ہائے جو سرور کا کنبا جا بجا　　خاک اوڑاتی ساتھہ ہی سر ننگے زہرا جا بجا
کشتے آل نبی خون کی ہوے دریا مین غرق　　پہر رہا ہی سر سنان پر نا خدا کا جا بجا
راستو مین رونے دیتے ہین نہ سونے دیتی ہین　　دیرہے ہین دکہہ پہ دکہہ اونکو اعدا جا بجا
صدمہ طوق گران سے چل نہین سکتا ہی راہ　　بیٹہہ جاتا ہے شہ والا کا بیٹا جا بجا
گہہ سنان پر اور کبہی تنور مین گہہ طشت مین　　فرق سرور نے اٹہا یا رنج کیا کیا جا بجا
وارثون کو یاد کرکے روتے تہے اہل حرم　　راہ مین اونپر جفا کرتے تہے اعدا جا بجا

اوس سے کہتے تہے لعین یہ ہین گنہگار یزید — حال سیرونکا جو کوئی پوچھتا تہا جا بجا
ساکنان شام بیٹھے ہین بہت خوش حال ہائے — دیکھنے ناموس سرور کا تماشا جا بجا
شام کے بازار مین داخل ہوے جب اہلبیت — بانون سے منہ ڈہانپ لیتے ہین وہ اپنا جا بجا
قتل سرور ہو گئے اور قید مین اہل حرم — روتے ہین سنکے یہہ حضرت کی شیدا جا بجا

نوحہ — نمبر (۸۶)

خوف کیا مرقد کا روشن تجھکو کیا محشر کا ڈر
آئیگا تیری مدد کو تیرا مولا جا بجا۔

ہوی مدفون نہ بے سر کشتہ ہائی کربلا جبتک — رہا ارض و سما کو روز و شب اک زلزلہ جبتک
زمین گرم پر لاشا رہا شبیر کا جبتک — نگہبان دشت مین ہر دم رہے شیر خدا جبتک
حرم پہرتے رہے بلوہ مین دربدر دا جبتک — رہا عریان جنت مین سر خیر النسا جبتک
رہے زندان مین قید آل پاک مصطفے جبتک — رہا جبریل کا استاد مصروف بکا جبتک
فرشتے چرخ پر روتے تہے حورین باغ جنت مین — گہن مین مہر تابان شہ والا رہا جبتک
لعین آپس مین کہتے تہے نہ تب تک چین آئیگا — برہنہ سر پہرے نا آل احمد جا بجا جبتک
ق
کہا شمر لعین نے فوج سے ہے حکم حاکم یہہ — نہ پہرلے شام مین آل رسول کبریا جبتک
کسیکو خلعت و جاگیر و سیم و زر نہ دونگا مین — بر آئیگا مرے دل کا نہ ہر اک مدعا جبتک
تہا ناسامنے دربار مین میرے اسیرونکو — نہ ہولے آل احمد پر جفا کی انتہا جبتک
نبی کی آل تہی صرف بکاؤ ماتم و شیون — ستمگر شام مین کرتے رہے جور و جفا جبتک

نوحہ — نمبر (۸۷)

نہ ہونگے داخل گلزار جنت آپ ای روشن
نہین ہیجین گے شبیو نکو جنا نمین مرتضی جبتک

شام مین سبط خیر الورا کا قید ہو کر جو آیا ہے کنبا — دیکھنے قید یو کا تماشا جمع کثرت سے ہر جا ہین عدا
ہین شہیدون کے سر آگے نصب نیزون پر اہل جفا کی — ہین حرم بیچ مین گرد اعدا حال یہ ہی مصیبت نے دونکا
جو ستم چاہتے ہین بلا خوف کرتے ہین آل اطہر کا لشکر — کوئی حامی نہین ہے جو اونکا بیٹکر سر روتے ہین اپنا

قتل سردار دین کے خوشی کے بج رہے ہین ہر اک سمت بلجے
ہے لعینون کے گھر مین ہر اک جا عیش و عشرت کا سامان تھا

ہو کے خوشحال ہر اک ستمگر بر مین پہنا ہے ملبوس پر زر
ہائے افسوس آل عبا کا یک رد الکو ہے محتاج کنبا

پھر چلے لیکے بازار بازار روبروے یزید ستمگار
لیکے جاتے ہین جو سبکو اعدا متفکر ہے کنبا نبی کا

چل نہین سکتی ہین روتی ہین جان ہر اک گام پہ کھو رہی ہین
سامنا ہی ہوتا پھر ہو گا شرم سے [illegible] سبکے ہے رعنا

منہ کو بالون سے اپنے چھپاتی تھے حرم حضرت مصطفی کے
دیکھتے تھے نئی رد بو کا اہل دربار سارے تماشا

روبروئے یزید بد ایمان آیا جب فرق شاہ شہیدان
دیکھکر سر شہ تشنہ لب کا تھا اسیرون مین حشر برپا

کس سے ہو وے بیان حال دربار تھی زینب جو عابد گرفتار
دیکھکر خوش تھی محفل مین اعدا شاد تھا دل یزید لعین کا

سات سو کرسیون پر تھے ظالم ایستادہ حرم تھی بصد غم
رنج دربار مین سہتے صدما آیا زندان مین سرور کا کنبا

حد نہین جسکی وہ غم سہے ہائے [illegible]
کنبہ افسوس مشکل کشا کا رنج مین ایک مدت تلک تھا

نوحہ نمبر (۹۸)

پوچھتا کوئی روشن جو روکر اوس ہی کہتے تھے سجاد مضطر
رنج پہونچا کسی جا نہ ایسا جو تم شام مین ہمنے گذرا

اسیرون نے غذا و آب کا صدمہ سہا کیا کیا
اٹھائے بار ہائی رنج و غم اس کے سوا کیا کیا

اوڑا کر خاک سر وہ مین دختران مرتضی کیا کیا
ہوئے مقتول زمین کربلا ئے مصطفی کیا کیا

تڑپتے ہین جگر سینو مین از بہر دوا کیا کیا
لعینون سے حرم کرتے ہین ہر دم التجا کیا کیا

کھلے سر اور جلا گھر لٹ گیا زیور ہوئے قیدی
ستم اعدا کا ناموس شہ دین پر ہوا کیا کیا

ہوئی ہین شام مین داخل حرم شبیر کے جس سے
ہے اک اک گام پر رنج و محن کا سامنا کیا کیا

تماشائی ہین گرد اور بیچ مین ہین ننگے سر قیدی
غم و اندوہ آفت کا ہوا و بہر معرکا کیا کیا

ہر یک سو بج رہی ہین چنگ و طبل و دف لعینو مین
مسرت قتل شہ کی شام مین ہے جا بجا کیا کیا

لباس فاخرہ پہنے ہوئے آپس مین ملتے ہین
پہونچکر شام مین ہین شاد و خرم بیحیا کیا کیا

مصفا ہین دکانین راستو مین آب پاشی ہے
ہوا ہے شام کا ہر اک مکان آراستہ کیا کیا

رسن بستہ کھلے سر جب حرم دربار مین آئے
ہوا ہے دیکھکر خرم یزید بیحیا کیا کیا

سر شبیر نیچے تخت کے جب طشت مین رکہا
ہوا محزون دل زین العباد بیدوا کیا کیا

ہزارون تہے کسیکو بہی نہ آیا رحم وا دردا
حرم کرتے رہے محفل مین فریاد و بکا کیا کیا

کہا پرسا کوئی پرسان نہ تہا زندان مین ہے ہے
تڑپتے تہے حریم خامس آل عبا کیا کیا

نوحہ | ملین گے اونکو حورین خلد کوثر اونکو ہی روشن
صلے پائین گے مداح شہید کربلا کیا لیا | نمبر (۸۹)

یزید سے کہہ رہے ہین زینب جگر ہے غم سے فگار اپنا
تری جفاؤن سے گہر لٹا ہمین چہٹ گیا ہی دیار اپنا

بلا یا دربار مین کہلے سر سلوک یہہ عترت نبی سے
ہزار افسوس کر کی امت مین مصطفے کے شمار اپنا

کہلے سر آل رسول کے ہین بندہے ہین بازو بہی رسیون سے
ہماری جانب نہ دیکہہ تو سر جہکا لی ہی بدشعار اپنا

اوتر ستمگار تخت سے جلد سر ہی نیچے امام دین کا
برہنہ سر ہین رسول داور یہہ تاج پرزر اتار اپنا

ہم اہلبیت رسول حق ہین ہمارا گہر زادت ملک ہین
اسیر ہوکر جو یان ہین آئے بہت ہی دل شرمسار اپنا

سپاہ کین نے جفائین کر کے بنائی یہہ شکل ہی ہماری
دکہائین کسکو سوا جناب الہ کے حال زار اپنا

جہان تلک تیرا چاہے دل تو ستا تا جا عترت نبی کو
نہین ہے کوئی معاون اپنا نہین کوئی غمگسار اپنا

اگرچہ بیحد تو کر رہا ہے ستم ولیکن نہین خطر کچہہ
خدا نگہبان ہی اور معین ہی حبیب پروردگار اپنا

ڈرا ستمگار تجہہ پہ نازل نہوی قہر و غضب خدا کا
نہ نکلے منہ سے کہین شکایت بہت ہے دل بیقرار اپنا

خبر ہی ہمکو رہائی ہوگی مدینہ جائین گے شام سے ہم
ضرور ہمکو کہائینگے پہر ہمارے نانا مزار اپنا

نوحہ | کبہی ہے گیسوے شہ کی مدحت کبہی ہے روشن ثناے چہرہ
خدا کے فضل و کرم سے ہے مشغلہ یہہ لیل و نہار اپنا | نمبر (۹۰)

نہوئے پایا شہ کے فاتحہ یک ماہ کا ہے ہے
یہان قید اک شب کی دلہن کی قضا ہی ہے

نہ پانی پیاس بہر پایا نہ کہائی کچہہ غذا ہے ہے
دلہن پر قید خانہ مین ہوی کیا کیا جفا ہی ہے

رہا تا زندگی رسی مین کبرا کا گلا ہے ہے
رہائی پائی ہو کر قید ہستی سے رہا ہے ہے

گلا تہا ظلم کی رسی سے زخمی خون بہا جاری
بوقت غسل زندان مین تہا اک محشر بپا ہے ہے

یہی کہتی تھی زینب لاشۂ کبرا پہ رو رو کر
رہائی تمنے پائی مین ہون کہین مبتلا ہی ہے

تمہین غسل و کفن کیونکر پہونچی دی قبا جاہین
نہ پانی ہے نہ میری پاس ہی کوئی ردا ہے ہے

ق

ہوی یکرات تین یو اٹھائے رنج و غم بیحد
رہین تا زندگی تمہی اسیر اشقیا ہے ہے

گئین تم سوئے جنت اور رہی مین قید خانہ مین
جہٹین تم ہی یہہ تہا تقدیر کا میری لکہا ہے ہے

رہیگا زندگی تنگ میری نظرون مین جہان تیرہ
مین دیکھونگی کہان یہہ چاند سا چہرا ترا ہی ہے

کدہر مین دہونڈنے جاؤن کہان اب تجہکو پاؤن مین
ہوی تجہسے جدائی مجہکو تا روز جزا ہے ہے

نوحہ	وہ دیوے فاتحہ شہ کا دیا لاشے کو دفنائے پریشان حال ہی روشن ہی شہ کا لاڈلا ہی ہے	نمبر (۹۱)

اک ماہ گزرا آج ہے سرور کا فاتحہ
جان بتول و روح پیمبر کا فاتحہ

اک ماہ ہی گذر گیا حضرت کو ہو کے قتل
ہے آج ہائے کشتۂ خنجر کا فاتحہ

سر پیٹ کر یہہ کہتی ہین جنت مین فاطمہ
دنیا مین آج ہے مری دلبر کا فاتحہ

زینب یہہ رو کے کہتی ہے پانی ہے نا غذا
کس چیز پر دلاؤن برادر کا فاتحہ

سر پیٹ کر یہہ کہتے ہین سب کودک و جوان
ہے آج اکبر و علی اصغر کا فاتحہ

محزون حرم ہین قید مین عابدین بیقرار
زندان مین ہے جو آج بہتر کا فاتحہ

ہر گہر مین آج مجلس ماتم ہی شاہ کی
ہے آج جابجا شہ بے سر کا فاتحہ

ہر عندلیب کہتی ہے رو کر ہے آج ہائے
گلزار مصطفے کے گل تر کا فاتحہ

نوحہ	روشن ہر ایک آہ ہوے صحرا مین نعرہ زن ہے آج شبیر حق کے جو دلبر کا فاتحہ	نمبر (۹۲)

حرم شبیر کے کرتے تھے یہہ فریاد زندان مین
رہین کبتک الٰہی بیکس و ناشاد زندان مین

چہلے جاتے ہین ہونٹونکے گلے رسی کے صدمے سی
غریبونکی کوئی کرتا نہین امداد زندان مین

جفا سی ظالمون کے دم ہمارے لب پہ آئی ہین
خدایا دی تو اب ہم بیکسونکی داد زندان مین

گلے بارہ اسیرون کی بندھے ہین ایک رستی مین
یہہ ہے آل رسول پاک پر بیداد زندانمین

اسیرونکو غذا و آب ہی نہ رونے دیتے ہین
جفائے اشقیا کی ہی نہ کچھہ تعداد زندانمین

ق

سکینہ چل بسے جسدم جہانسے بولی یہہ بانو
موئی افسوس میری دختر ناشاد زندانمین

موئی یاد پدر مین وہ رہی رو نیکو مین زندہ
کمائی میری وارث کی ہوئی برباد زندانمین

گلے مین طوق بیڑی پاؤن مین ہاتون مین ہتھکڑیان
رہائی تک رہی یہہ حالت سجاد زندانمین

سہا یا اغنیون کے ظلم سے تہا زرد وا درد
حسین ابن علی کے باغ کا شمشاد زندانمین

صباح و شام صرف نالۂ آہ و غم و شیون
تہے سب بہر قتیل خنجر فولاد زندان مین

نہ چھوٹے قید سے جبتک حرم سبط پیمبر کے
رہا صرف فغان جبرئیل کا اوستاد زندانمین

نوحہ	جو گذری ظلم فرماتے رہی صبر و سپاہی روشن نہ بہولا شاہ کے ارشاد کو سجاد زندان مین	نمبر (۹۳)

ہے قید کی روز سے جو عترت سرور مضطر پیمبر
سر پیٹتے ہین فاطمہ بیچین ہین حیدر مغموم مین شبیر

اک رات کو سویا جو یزید ستم آرا یہہ خواب مین دیکہا
زندانمین حرم روتے ہین با حالت مضطر

مضطر ہین علی فاطمہ زہرا بہی ہین گریان شبر ہین پریشان
یہہ دیکہکے دل اوسکا ہوا ایسا مکدر جاگ اٹہا ستمگر

زندان سے اوسیوقت اسیرونکو بلایا عابد کو سنایا
تم میری خطا عفو کرو پہر ہمری جا مئے محشر

چاہو تو رہو شام مین با عزت و توقیر ای عابد دلگیر
یا سوی وطن جاتی ہین تو جائی بہر جنبرا ہین ہمہر

لوٹا ہوا سب مال بہی ظالم نی دلایا اور سر شہ دین کا
دیکہا جو ابہر و نبی سر سبط پیمبر برپا کیا محشر

لیکر سر پر نور شہنشاہ دو عالم با نالۂ و ماتم
وارد ہوا جب کرب و بلا مین ہین و رہا حالت مضطر

مقتل مین حرم شہ کے یہہ کہتی تہی بصد غم ای سرور عالم
بعد آپکے ہم قید ہوے اور پہرے در در بی مقنع و چادر

نوحہ	فریاد حرم ہی تہا بپا حشر کا سامان ای روشن نالان ہلتی تہی زمین گنبد اخضر کو تہا چکر بے نور تہے اختر	نمبر (۹۴)

بیکفن تہا آج تک یا شاہ لاشا آپ کا
آج چہلم ہے زمانہ مین ہر اک جا آپکا

کر رہے ہین آج ماتم روکے عیسی آپکا
بے سبب سر کٹ گیا افسوس آقا آپ کا
قبر شہ پر کہتی تہی زینب بصد آہ و فغان
نہ سمجہنا تو د ہم ناہبسوان ہین کرسکی
قتل ہو آپ اور مقید ہو کے ہم دربدر
سات ہی ہیونکا اب ورنہ نہین رہتی تہین
شہ کی آئی یہہ صدا زینب کو ای دکہیا بہن
رنج و غم کیا کیجیے امت کی خاطر میری بعد
جاؤ تم سوی وطن مین یاد ہوگا حشر تک
ہائے جی بہر کے نہ روئے کہتے ہین اہل عزا

قطعه

اربعین گر دو پہ ہے ای فخر موسی آپکا
بے ردا در در پہرا بلوہین کنبا آپکا
آج مین کرتی ہون چہلم لٹے بہیا آپکا
فاتحہ یک ماہ کا ہوئے نہ پایا آپکا
یہہ مقدر تہا ہمارا وہ نصیبا آپکا
جاتی ہون سوئے وطن لیکر مین کنبا آپکا
لٹ گیا گہر ہو گیا مقتول بہیا آپکا
مین بہت ممنون ہون ای بنت زہرا آپکا
ای بہن خالق نگہبان ہے ہمیشہ آپکا
ختم ماتم ہو گیا اے شاہ والا آپ کا

نوحه	شرع کے عالم مین قبر نارہین اور حشر مین ہر جگہ روشن کو ہے مولا بہروسا آپکا	نمبر (۹۵)

شام سے آ کے سجاد والا- دفن کر کے شہ دین کا لاشا
آپکی بعد ای شاہ خو نیچو خیمہ پاک مین پہر کے سو
کر کی ہراک کا تن سی جدا سر- رکہکے نیزونکے اوپر پہر
باندکر پہر حرم کو رسنین مبتلا کر کے رنج و محن مین
ساربان مجکو تب مین بنا کر- لیکے قید کر کے ستمگر
پہونچی کوفہ مین جب آل احمد کچہہ او نپر ہوئی ان ظلم کی جا
خوش ہوا دیکہکر ہمکو بیجد رکہا کچہہ دن ہمین وان مقید
شام مین جلد کوفہ سے پہونچی بجتے تہے شادیانے خوشی کے
گئے پیش یزید لعین جب اکے رسنین مقید تہے ہم سب

بیٹہکر تخت پہ وہ ہمارا اپنا- قبر پر کر رہے ہین یہہ نوحا
لیگئے مال بہجرم کا تہی جو اعداکو زر کی تمنا
روند ا گہوڑونسے حضرت کا لاشا رحم اعدا کو آیا نہ اچہلا
ننگے انٹونپہ انکو بٹہایا- یون ہوئی شام کو سب روانا
راہ مین مجہہ پہ جو ظلم گذرا- وہ بیان مجہسے کیا ہووے بابا
پیش ابن زیاد آہ شاہا- گیا ننگے سر حضرت کا کنبا
کوئی پرسان نہ تہا وان ہمارا کس سے کرتی بیان حال اپنا
دیکہنے کو ہمارا تماشا جمع کثرت سے اعدا تہی ہر جا
بیٹہا تخت مرصع پہ وہ تہا دیر تک ہم رہے ایستادہ

پہر تو قید مین ایک مدت وان ہوی ہیہ آفت آفت
پا کے بیحد جفا و ستم ہم چہوٹے زندان سے باچشم پرنم
آئی عابد کو آواز پہر دیگا اسکی جزا تمکو داور
پہر پانی پہ جو جلکو نہین جب تشنگی یاد پہر کی کرین

ہوی بالی سکینہ جو اون جا اک الم سب اسیرونپہ گذرا
اب یہان آ کی حضرت کا شیدا دفن کرتا ہی حضرت کا لاشا
پہر رسن سہی رنج بیٹا پہ بڑا بار تمنے اوٹہا یا
شیعون کو پہر جانب سے کہنا تین دن کا ہو تمہین پیاسا

نوحہ	ہوئی سجاد حضرت سی رخصت پہونچی غمگین وطن مین بدقت رو تو پہر پیٹکر روشن اپنا - ختم ماتم ہوا آج شہ کا	نمبر (۹۶)

آیا ہے مدینہ مین شہ کرب و بلا کا لوٹا ہوا کنبا
خط لکہے لعینون نے کہ آئین شہ عالم شایق ہین بہت ہم
کعبہ کو یہان سے گئے جب قبلۂ عالم تہا دہیان یہہ پرغم
وان سرور دلگیر خبر قتل کی پا کر بیحد ہوے مضطر
کعبہ سی حیرہ کو لئے شبیر لصد غم با دیدۂ پرنم
مسلم کی شہادت کی خبر راہ مین سنکر حضرت تہے مکدر
حاکم کی ہمارے کرو بیعت کا تم اقرار کیجی کا جو انکار
پہر تو ہوی لاکہون ہی ہم کوفی و شامی ورا فرمامی
پانی کیلئے پا ور وناصر شہ دین کے بیچین بہت تہے
لوٹا گیا اسباب و زر جل گئے خیمے اعدا کے ستم سی

ہمراہ ہین سیدانیون کی عابد والا کرتی ہین یہہ نوحا
اسوجہ سے شبیر نے چہوڑا وطن اپنا اور مرقد زہرا
حج کر کے چلے جائین گے ہم جانب کوفا خوف کا ہے پہرا
اعدا کے ستم سی دل و جان شہ بطحا حج کرنے نہ پایا
نکلے تو ہر اک شخص کو صدمہ ہوا ایسا مضطر تہا کلیجا
اس حال مین حرنے شہ ابرار کو پایا کی عرض یہہ آقا
ہی حکم مجہی آپکو ہر حال مین زندہ چہوڑو نہ مولا نہین صلا
پانی نہ دیا تین شب و روز ذرا سا بیدینونے اصلا
ہی ہی دہم ماہ محرم کو ہر اک کا سر کٹ گیا پیاسا
قیدی ہوا اب سید ابرار کا کنبا افسوس کی ہی جا

نوحہ	سجاد نہی سنکر خبر سبط پیمبر روشن مضطر پیر پیٹتی تہی لوگ مدینہ مین ہر اک جا اک حشر تہا برپا	نمبر (۹۷)

قبر احمد پہ نانی زہرا کی کرتی تہی رو کے سرپیٹ یہ نوحہ
تم ہوی مان بہن ہوی حیدر اور سدہارے زمانے سی شبر
چہوڑ کر آپکی قبر نانا سوی مکہ ہوے ہم روانا

نکلے آئی ہی نانا یہہ کہیا سنئے گزری مین جو ظلم عدا
تہی جو شبیر کی دشمن عدا بے سبب اونکو گہر سے نکالا
رنج دینی لگے وان بہی اعدا چہوڑ کر حج چلی وانسے بہیا

ہو گیا سب سے بحال پریشان - کر گئے سارے دشت و بیابان
پہلے بھائی سے ہر اک بد ایمان - ہوا حاکم کی بیعت کا خواہان
ساتوین ذی محرم کی ہمپر - بند پانی تہا بچے تہے مضطر
ہر گہڑی سب کے نیزون اوپر - رہے بیگور تن ہائے بے سر
تہی رسن بازوؤن مین ہمارے - طوق سجاد پہنے ہوئے تہے
کربلا مین ہمارا لٹا گہر - شام مین پہونچی جسدم کہلے سر
قید کی ہمنے ایذا اٹہائی - بعد مدت کی پائی رہائی
مین ہوئی بیزار زندگی سے - جلد بلوائی پاس اپنے

پہونچی کرب و بلا مین جو بہیا - چہایا ہم سب پہ اک غم کا
جب نہ راضی ہوا ابن زہرا - در پئے جان ہوئے تو اعدا
دسوین تاریخ تا عصر بہکا - کٹ گیا وہ جہلا حلق پیاسا
گہر جلا لٹ گیا مال سارا - ہو گیا قید حضرت کا کنبا
جا بجا ہائے ہم قیدیون کا - دیکہا ہر اک لعین نے تماشا
کر دئے تہے جو ستم ہمپہ اعدا - نانا سے جا کے سب کچھ کہیا
شام سے کربلا ہوکے آیا - اب مدینہ مین حضرت کا کنبا
مر گئے بھائی نانا ہمارا - جز خدا اب نہین ہے سہارا

بہن سے بنت حیدر کی روشن - مرد و زن سارے کرتی تہی شیون
در تہی ٹکرانے اور کانپتا تہا - روضہ پاک خیر الوریٰ کا

تاریخ طبع

قطعہ تاریخ جناب مولوی سید اصغر حسین صاحب قبلہ مدظلہ المتخلص بہ ناجی

ہو گئے نوحہ قصیدے اور سلام - سب بفضل رب ذو المنن طبع اب
مصرع تاریخ ناجی نے کہا - ہو گئے تصنیف روشن طبع اب
١٣٢١ھ

قطعہ تاریخ جناب مولوی میر لاور علی صاحب دانش شاگرد رشید جناب ناجی صاحب قبلہ مدظلہ

بمدح و ذکر مصائب مصطفی و آلش - کلام روشن بگشت مطبوع چون شنفتم
برائے تاریخ انطباعش بدیہہ دانش - طلوع مہر از کلام روشن بشد بگفتم
١٣٢١ھ

قطعہ تاریخ جناب میر مومن علی صاحب نور شاگرد رشید جناب ناجی صاحب قبلہ مدظلہ

مطبوع ہوئے نوحہ قصیدے سارے — ہے فضل و کرم یہہ خالق ذوالمنن کا

اے نور کہو طبع کا یہہ مصرع سال — خوب آج کلام چھپ گیا روشن کا ۱۳۲۱ھ

قطعہ تاریخ جناب میر یسین علی صاحب شیدا شاگرد رشید جناب قبلہ ممدوح

بآئین بہین از فضل داور منطبع گشتہ — کلام روشن مدحت سرائے آل پیغمبر

پئے تاریخ طبع آن چو شیدا فکر بنمودہ — بگفتا ہاتف غیبی ہمہ خوب و ہمہ بہتر ۱۳۲۱ھ

قطعہ تاریخ جناب اکبر علی مرزا صاحب منصبدار رکاب شاگرد جناب قبلہ موصوف

چودہ معصوم کی ثنا خوانی سے — مشہور ہوا جہان مین نام روشن

اکبر نے کہا یہہ مصرع سال طبع — روشن مہ سا ہوا کلام روشن ۱۳۲۱ھ

قطعہ تاریخ مرزا فدا علی بیگ صاحب فدا شاگرد جناب حضرت معز

چہا نظم بنمود روشن علی — غم سبط آن سید المرسلین

پئے سال طبعش ندا داد ہاتف — بگوئی ریاض حسین این چنین ۱۳۱۳ف

تاریخ تصنیف جناب میر فیاض علی صاحب ڈاکٹر المتخلص فیاض

برائے ماتم شبیر و شیون — مرتب گشتہ نظمش وجہ احسن

ندا شد بہر تاریخش بفیاض — بگو۔ اعجاز بینان شعر روشن ۱۳۲۱ھ